

عمران سریز

ٹوپاز

مکمل ناول

از

منظہر کلیم ایم، اے

[HTTP://FORUMS.HIBUDDIEZ.COM](http://forums.hibuddiez.com)

چند باتیں

اس ناول کے تمام اہم مقام، کردار و واقعات اور
پیش کردہ ہر شخصیت و شخصیت پر کسی قسم کی مبالغہ
یا لگن و محبت نہیں لکھی گئی ہے۔ ہر شخصیت
محض و پختہ نفس و ذہن پر مشتمل ہوں گے

معزز قارئین! یہ سلام سنو۔

میرا نام ادا ہے۔ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول کی
کبھی خفیہ نہ رہے۔ دلی ایک ایسی تنظیم کی کہانی ہے، جسے دنیا کا
سب سے عظیم و بڑا دیکھ بولنے کا فخر حاصل تھا۔ اور جس کے مقابلے میں
میرا قادیان، انداد و خشیات بھی بے بس ہو کر رہ گیا تو عمران کو مدد کے
لیئے بلا گیا۔ لیکن عمران کو مسخرہ کہہ کر ہی طرح دکھا دیا گیا۔ اور عمران اپنی
توجہ کا بدلہ لینے کی خاطر وہی خشیات کا سرنگو بن گیا۔ جی ہاں وہی عمران
جو آج تک مجھ سے لڑا رہا۔ انتقام تو باز کے ساتھ ایک ادب ڈالو کی
خشیات کا سودا کرنے پر تیار ہو گیا۔ مگر تو باز کا چیت باس نے مسکرتا دیکھنے
کے باوجود اس کی موت کا خواہاں تھا پھر عمران کی موت کے لئے ایک بھانگ
جال بنا گیا۔ اور اب جو تم تنظیم کی سربراہ مارا مہریشی عمران سے ٹکرائی اور
عمران صرف مارا مہریشی کی خاطر راستہ موت کے جال میں پھنسا چلا گیا۔
اس طرح گولیوں کی بارش میں موت کا بولناک کھیل شروع ہو گیا۔ اور
تاکو کھل اچھنکی، سربراہ کا قتل ہالینڈ جس نے عمران کو مسخرہ کہہ کر دکھا دیا
تھا۔ آخر کار عمران کے پیروں پر جھکنے پر مجبور ہو گیا۔ مگر اب پانی سر سے گزر

ناشران ————— اشرف قریشی

————— یوسف قریشی

پرنٹر ————— محمد یونس

طابع ————— ندیم یونس پرنٹنگ ہاؤس

قیمت ————— ۱۵ روپے

چکا تھا عمران چلنے کے باوجود وہی فالس نہ پٹ سکتا تھا اور اس طرح یہ کہانی
لمحوہ دل چپ ہونے کے ساتھ ساتھ تیز تیز بھی جلتی چلی گئی۔ یہ کہانی کچھ
اس قدر انوکھی اور دل چسپ ہے کہ آپ یقیناً اسے ایک نئے انداز کی کہانی
کہنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ ایک ایسا انداز جو یقیناً آپ کو بے حد پسند آئے
گا۔ آپ اسے پڑھیں اور پھر مجھے کہیں کہ کیا واقعی ایسا ہی ہے۔

وَالسَّلَامُ

مظہر کلیم ایم۔ اے

ہر طرف گہری دھند چھائی ہوئی تھی۔ وہاں اس قدر گہری تھی کہ دو
فٹ سے زائد فاصلے پر کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ اور وہ اس دھند میں لپٹی
ہوئی سڑک پر پڑا آٹکھیں تھکاڑ بھاڑ کر سڑک کے دونوں اطراف میں
دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ سڑک کے عین درمیان میں چوڑائی کے
بل پڑا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ اور پھر مضبوطی سے بندھے ہوئے تھے اور
منہ پر شپ لگا۔ دانتا۔ باندھنے والوں نے کچھ ایسی مہارت کا مظاہرہ کیا
تھا کہ وہ باوجود سرتوڑ کوشش کے دیاں سے ایک انچ بھی آگے پیچھے نہ
سڑک سے ہٹا تھا۔ جبروڑک ویران تھی لیکن اسے معلوم تھا کہ کسی بھی لمحے دھند کی
دیر چادر بھاڑتی ہوئی کوئی گاڑی نمودار ہوگی اور پھر اس کے جسم کے
ٹکڑے سڑک پر بکھر جائیں گے اور شاید گاڑی چلانے والے کو اس
بات کا احساس نہ ہو سکے کہ وہ کسی جیتے جاگتے انسان کو روندنا
ہوا مکمل کیا ہے۔

اس کا نام فلپ برہم تھا۔ اور اس کا تعلق انداد و خشیات کے

بنی القوامی ادا سے نادر کو تک ایجنسی سے تھا۔ وہ نادر کو تک ایجنسی کی غنیہ حقیقت کی گیدی کا سر براہ تھا۔ برج صبح وہ اپنے شاندار انداز میں بے ہوئے فلیٹ میں بے خبر سو رہا تھا کہ اچانک کسی نے اُسے جھوڑ کر بجایا اور پھر جیسے ہی اُس کی آنکھیں کھلیں اس نے اپنے بستر کے گرد چار لمبے ترنگے آدمیوں کو کھڑے دیکھا۔ ان سب نے چہروں پر سرخ رنگ کے نقاب چڑھائے ہوئے تھے۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی حرکت کرتا ایک نقاب پوش نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے دیوار کو لٹائی کی طرح استعمال کرتے ہوئے اس کا دستہ قلب کی پیشانی پر تار دیا۔ اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی اور اس نے تڑپ کر اٹھنا چاہا۔ دند کی تیز لہر اس کے جسم میں برقی ردی طرح دوڑتی چلی گئی تھی۔ اور پھر اُسے اپنی پیشانی پر دوسرا دھماکہ محسوس ہوا اور اس کے بعد اس کے دماغ پر چھبرے اندھیروں نے یلغار کر دی۔

اس کے بعد اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو اس دیران ہڑک پر اس حالت میں پڑے ہوئے پایا۔ اس کا سر وہی شدت سے پیٹنے کے قریب تھا۔ لیکن جان کے خوف نے اس درد کی حیثیت ثانوی کر دی تھی۔ جیسے ہی اُسے اپنے اندر گرد کا شور ہوا تھا۔ اس کے پوچھے جسم میں خوف کی لہر سی دوڑنے لگ گئی تھی۔ اور میٹ میں اینٹیں سی ہونے لگی تھی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ان نقاب پوشوں نے اُسے اس انداز میں مارنے کا منصوبہ بنالیا ہے۔ اور جو سکھ ہے وہ کہیں قریب ہی چھپے ہوئے ہوں تاکہ جیسے ہی کوئی گاڑی اُسے روند کر نکل جائے وہ اس کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں اٹھا کر لے جائیں۔ اس کے بعد پولیس کے

لیکن یہ لوگ نکلنے کون تھے جو نقاب پہنے اچانک اُس کے فلیٹ میں گھس آئے تھے ادب انہوں نے اُسے قتل کرنے کے لئے اس سرک پر ڈال رکھا تھا۔

قلب بگڑنے ایک بار اپنی جگہ سے کھٹکنے کی کوشش کی لیکن مسلسل کوشش کے باوجود وہ اپنے جسم کو ذرا برابر بھی حرکت نہ دے سکا۔ صرف اس کا سر دائیں بائیں حرکت کر سکتا تھا۔ اور پھر اچانک اس کا دل اچھل کر طعن میں آگیا کیوں کہ اس کے کانوں میں کہیں دود سے انجن کی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دینے لگیں یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی بہت بڑا ہویا لوہا ٹرک اس کو ہلکے پر دوڑاتا ہو۔ وہ دم سے آوازیں آہستہ آہستہ تیز ہوتی جا رہی تھیں۔ اور قلب کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ جسم موت کو کھڑے ہر لمحہ اپنی طرف بڑھتا دیکھ رہا ہو۔ اس کا ذہن مآؤف سا ہونے لگا۔ دل کی دھڑکن اتنی بڑھ گئی کہ اُسے یقین ہو گیا کہ ٹرک کے اس تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کا دل پھٹ جائے گا۔ اس نے آنکھیں پٹا پٹا کر اس طرف دیکھا۔ شہ دہ کر دیا۔ جدھر سے اُسے ٹرک کے انجن کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں اب پھر چند لمحوں بعد اس کے بدترین شبہات کی تصدیق ہو گئی۔ گہری دھند میں کافی دور دو جگہوں سے چمکتے نظر آتے یہ تین ٹرک کے طاقتور بیڈ لیمپوں سے نکلنے والی روشنی تھی جو فاصلے اور گہری دھند کی وجہ سے صاف نہیں رہی تھی۔ لیکن یہ جگہ آہستہ آہستہ واضح ہوتے جا رہے تھے۔ اور ان کی روشنی بھی پہلے سے زیادہ تیز ہوتی جا رہی تھی۔ اور انجن کی آواز میں اب فراہٹ سی شامل ہو گئی تھی۔ اور قلب کو یقین ہو گیا کہ زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ بعد اس کا جسم اس ہویا ٹرک کے

میں محسوس ہوا

پاس سولے اچانک غاصے کے اور کوئی باہر مل باقی نہ رہے گی۔ ایک لمحے کے لئے خیال آیا کہ مجرموں نے خود ہی اُسے اپنی گاڑی کے نیچے کیوں نہیں روندنا لیکن دھند بے لمحے وہ سمجھ گیا کہ مجرم اس کی توقع سے کہیں زیادہ ہی عین ہیں۔ کیوں کہ اس طرح ان کے کارندوں پر خون کے نشانات لگتے تھے۔ اور خون کے یہ نشانات کسی بھی لمحے ان کے لئے باعث معیبت بن سکتے تھے۔

وہ بار بار آنکھیں پھاٹے گہری دھند میں سڑک کے دونوں اطراف میں دیکھ رہا تھا۔ اس کا دل کسی ذمہ کی طرح بچ رہا تھا۔ اور پورا جسم پیٹنے میں شغور رہا تھا۔ اُسے یہ سمجھ نہ آ رہی تھی کہ آخر اسے اس طرح قتل کرنے والے کون ہیں۔ کیوں کہ اس کے ذرا قبل ایسے تھے کہ وہ سامنے آتے بغیر نشیات کے بڑے بڑے مسگردوں کے گرد ہوں کی کارکردگی کو یک کر تار جڑ تھا اور پھر اس سلسلے میں دہائیوں تیار کمرے ایجنسی کے چیکنگ شے کو بھجوا دیتا تھا اور چیکنگ شے بان سگھروں کو گرفتار کر لیتا تھا۔ اُسے اس ایجنسی سے متعلق ہونے دس سال گزر چکے تھے اور وہ آج تک کبھی سامنے نہ آیا تھا۔ اور دیے بھی ظاہری طور پر وہ ایک اسپورٹ ایکٹیوٹ فرم کا مالک سمجھا جاتا تھا۔ وہ اپنی تمام تحقیقات مجرور کے ذریعے مکمل کرتا تھا۔ اور مجرور سے معلومات حاصل کرنے کے لئے بھی اس نے بے حد پیچیدہ طریقہ کار اپنایا ہوا تھا۔ مجرور نہیں جانتے تھے کہ جنہیں وہ خبریں پہنچاتے ہیں وہ کون ہے۔ کہاں رہتا ہے اور کیا کرتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ آج تک بڑے بڑے گرد ہوں کے پکڑے جانے کے باوجود اس کی طرف کسی نے اٹھلی ٹک نہیں اٹھائی تھی۔

بڑے بڑے ہیروں کی نیچے کھلا جائے گا۔ اور قلب پر غشی سی طاری ہونے لگی۔ اب سڑک یوں جل رہی تھی جیسے زلزلہ آگیا ہو۔ وہ دیو سبیل ٹرک موت کی صورت میں لمحہ ب لمحہ قلب کی طرف بڑھ چلا آ رہا تھا۔ اور پھر اس ٹرک کا ہیرو بھی قلب کو ٹکرائے گا۔ ٹرک بہت بڑا اور چوڑا تھا۔ اور اس پر شاید کوئی بہت بڑی مشین لوڈ تھی۔ ہیرو تیزی سے واضح ہوتا جا رہا تھا۔ ایک لمحے کے لئے قلب کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ شاید اتنی دھند کے باوجود وہ طاقتور بیڈ لیمپ کی روشنی میں ٹرک ڈائیوڈ کو ٹرک پر پڑا ہوا نظر آئے اور وہ دیکھ کر یوں کی بد سے ٹرک روک لے۔ لیکن ہیرو غاصہ واضح ہونے کے باوجود اُس کی رفتار میں دھماکا بھی کمی نہ آئی تھی۔ اس نے قلب کے ذہن میں زندگی کی یہ آخری امید بھی دم توڑ گئی۔ اور اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ صدیوں پہلے سرچکا ہوا راب صرف اس کی لاش سڑک پر پڑی ہو۔ ٹرک اب صرف چند گزوں کے فاصلے پر تھا اور پھر اچانک قلب کے ذہن پر گہری تاریکیوں کا پردہ پڑا چلا گیا۔ اور تمام احساسات دم توڑ گئے۔

کے ساتھ گئے ہوئے جن کو اس نے جیسے ہی پرسیں کیا۔ ڈیش بڈ سے
زوں زوں کی آوازیں نکلتی گئیں۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز ان پر
غالب آگئی۔

”نمبر ون اسپیکنگ ادور۔“ — بولنے والے کا لہجہ
شیننی تھا۔

”نمبر تری اسپیکنگ ادور۔“ — مائیک بدمار نے پاشا لہجہ
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹو باز ادور۔“ — نمبر تری نے جواب دیا۔

”اور کے۔“ — رپورٹ دو ادور۔ — دوسری طرف سے
پوچھا گیا۔

”مال پیچھے والا ہے۔“ — پوائنٹ نمبر تری کلیر ہو چکا ہے اور۔ —
نمبر تری نے پاشا لہجہ میں کہا۔

”تکنی دیر میں پہنچ جائے گا ادور۔“ — دوسری طرف سے
سوال کیا گیا۔

”آٹھ گھنٹہ بعد پہنچے گا۔“ — دو ٹوک میں ادور۔ — نمبر تری
نے جواب دیا۔

”اور کے۔“ — ان کی دھولی کے اختتام ہو جائیں گے اور۔ —
نمبر ون نے جواب دیا۔

”ہمارے لئے مزید کیا حکم ہے اور۔“ — نمبر تری نے پوچھا۔

”سب ڈپٹی نمبر بارہ کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ آٹھ پوائنٹ نمبر
چودہ پر چیک کیا گیا ہے۔ گو مال پہنچنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ لیکن

دالی رپورٹ پوائنٹ سولہ پر پہنچا دی گئی ہے اور۔ — نمبر تری نے
جواب دیا۔

”دیر سی گڈ۔“ — اس کے متعلق متعدد اطلاعات ملی تھیں کہ وہ
ٹو باز کے خلاف کام کر رہا تھا۔ اور یہاں یہ بات بھی وصل میں رہے کہ

کچھ عرصہ پہلے ہی جیمز اس کے ساتھ کام کرتا رہا ہے۔ وہ ابھی حال ہی
میں فیلڈ میں آیا ہے۔ اور اس نے آٹھ ہی ٹو باز کا مال جیک کرنا

شروع کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹو باز کے متعلق کام ہو
رہا ہے۔ مکمل نہ نائی سے پہلے اگر ہماری جیمز سے اس سلسلے میں مزید

معلومات مل سکیں تو زیادہ اچھا ہے اور۔ — نمبر ون نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔“ — ہم کو خوش کریں گے کہ اس سے اصل بات اٹھا
لیں اور۔ — نمبر تری نے جواب دیا۔

”اور اینڈ آل۔“ — دوسری طرف سے کہا گیا اور نمبر تری
نے مائیک کا بیٹن آف کر کے اُسے دوبارہ ڈیش بڈ میں مثال دیا۔

”اب کیا پرگرام ہے مارٹن۔“ — ڈرائیور نے سوالیہ نظروں سے
نمبر تری سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

”سن بیچ اپارٹمنٹس چلو۔“ — یہ کام خودی طہر پر ہونا چاہیے۔
مارٹن نے سر دھبے میں کہا اور ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے کار کو واپس

موڑنا شروع کر دیا۔

”باس۔“ — دن کے وقت سن بیچ اپارٹمنٹس میں غاص مارش
ہوتا ہے۔ کیوں نہ مشن کو رات تک طوی کر دیا جائے۔ — پیچھے

میںے ہوئے ایک آدمی نے دے دے لہجہ میں بات کرتے ہوئے کہا۔

اب یہ پوائنٹ مخدوش ہو گیا ہے۔ ناکوٹک انپکٹ ہنری جیمز کے
متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ ٹو باز کے آڈے آر ہے۔ اس لئے اُسے

سات کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اور۔ — نمبر ون نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

”مکمل صفائی یا عارضی اور۔“ — نمبر تری نے سپاٹ لہجہ
میں پوچھا۔

”مکمل صفائی۔“ — عارضی صفائی کی کوہشتیں کی گئی تھیں لیکن
ناکامی ہوئی اور۔ — نمبر ون نے جواب دیا۔

”اس کی رہائش اور۔“ — نمبر تری نے پوچھا۔

”سن بیچ اپارٹمنٹس فلیٹ نمبر ایک سو تیس اور۔“ — نمبر ون
نے جواب دیا۔

”اور کے۔“ — مکمل صفائی کر دی جائے گی اور۔ — نمبر تری
نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔“ — سب کا نام جوشیاری سے ہونا چاہیے۔ کیوں کہ
ہنری جیمز کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ بے حد جالاک اور عیار آدمی

ہے اور۔ — نمبر ون نے کہا۔

”ہمارے سامنے اس کی کوئی چالاک نہیں چلے گی۔“ — آپ بے فکر
رہیں اور۔ — نمبر تری نے بڑے با اعتماد لہجہ میں جواب

دیتے ہوئے کہا۔

”غلبہ ہو گا کیا جو اور۔“ — نمبر ون نے اجانک پوچھا۔

”غلبہ ہو گا کی مکمل صفائی کر دی گئی ہے۔ اس کے فلیٹ سے ملنے

ہوئے دوست ملتے ہیں۔

اسے اسے — میری پیلیاں — اسے تم کو حرام کھا کر پل گئے ہو اور میں تمہارا ایک پیارہ پردہ سی — عمران نے بچے بچے میں کہا اور اس بے تونگ آدمی نے جہنم داتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔
”تم یہاں کب آئے۔“ اب اس نے میز کے گرد پرہیزی ہوئی دوسری کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”یہ پوچھو کہ کب — کیوں کہ جن انداز میں تم نے پیلیاں دیا ہیں مجھے یقین ہے کہ میری روح اب تک یہاں سے روانہ ہو چکی ہو گی۔“ عمران نے بڑا سمانہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اپنی کرسی پر دوبارہ بیٹھ گیا۔

”جو اس صحت کرو — پہلے یہ بتاؤ کہ تم یہاں آنے کے بعد میرے گھر کیوں نہیں آئے۔“ اس نے تڑپتے آدمی نے مصنوعی گھٹے کا اظہار کرتے ہوئے باقاعدہ میز پر ہنگامہ مار دیا۔
”بھئی — میں نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا تھا کہ ہنری جیمز کے گھر لے دو وہ لوٹنے میں دیر تیار ہو گیا۔“ عمران نے بڑی تسلی سے روت بناتے ہوئے کہا۔

”وہ کیوں —“ مقابل نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔
”اس لئے کہ اس کا نام ہنری جیمز تھا اور اس کی ابھی نئی شادی تھی —“ عمران نے دودھینے والے انداز میں کہا اور ہنری جیمز کے ساختہ قبضے نے ایک باپ کی طرح کی محبت تک کو ہلا دیا۔
”سر — کیا لاؤں؟ —“ پانک قریب کھڑے ویٹر نے بڑے

”مم —“ مگر میں نے تو ایک منٹے کا کرایہ بھی دے دیا ہے۔“
عمران کی حالت واقعی رو دینے والی تھی۔

”وہ میں دے دوں گا — تم چلو تو سہی —“ ہنری جیمز بھلا کہاں گئے والا تھا اور پھر کاؤنٹر پر بیٹھتے ہی اس نے عمران کا سامان لٹنے کا حکم دے دیا۔ اور چند لمحوں بعد وہ عمران کا برلیٹ کیس اٹھائے اُسے تقریباً گھسیٹا ہوا سٹول سے باہر لے آیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اُسے کار میں بٹھائے بار دوڑا اسٹرک پرا گیا۔

”بڑے ٹھانڈے ہیں بھائی —“ بڑی لمبی چوڑی کاندھے پررتے ہو ایک ہم جن کہ والد صاحب کو کہا کہ پرانی سی بائیسکل ہی لے دو۔ چپہے گیا جواب ملا — عمران نے کہا۔

”کیا جواب ملا؟ —“ ہنری جیمز نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔
”ابھی ٹرائی سائیکل — یعنی وہ تین سیوں والی سائیکل چلاؤ جو تمہیں تین بچوں میں لے دی تھی وہ ٹوٹے گی تو بائیسکل لے دیں گے۔“ عمران نے جواب دیا اور ہنری جیمز کا جہنم کار میں گونج اٹھا۔
”یار تم کیا کہتے ہو —“ سچ بتانا — پانک عمران نے بٹھے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

”کیوں —“ ہنری جیمز عمران کی سنجیدگی پر چونک پڑا۔
”اس لئے کہ تمہارے پیچھے بڑے مجھے فولاد کے بنے ہوئے گتے ہیں۔“ جب سے ملے — جسٹس کان پھاڑ قبضے لگاتے جارہے ہو۔“

عمران نے جواب دیا۔
”یار —“ سب نے کتنی مدت کے بعد آج دل کھول کر بننے کا موقع

پہلے جگہ تو دیکھ لیں۔ ہو سکتا ہے ابھی پانس مل جائے۔ اگر ضروری محسوس ہوا تو اسے رات تک ملتوی بھی کیا جاسکتا ہے۔“ مارٹن نے جواب دیا۔

اور جیسے ہیٹے ہوئے آدمی نے کوئی بات نہ کی اور کار واپس مرکز تیزی سے شہر کی طرف بھاگتی چلی گئی۔



”ارے عمران —“ تم اور یہاں —“ پانک مال میں ایک دور دار آواز کو بچی اور مال میں بیٹھا ہوا ہر فرد یوں چونک پڑا جیسے کوئی انہونی ہو گئی ہو۔

”کیوں —“ یہ کوئی جنت ہے۔ جس میں تم بے شیطان داخل نہیں ہو سکتا۔“ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے اپنی ہی بات کا رخ پلٹ دیا۔

”اچھا جی —“ اب شیطان ہی ہم ہی ہو گئے۔“ اس لیے تڑپنے لڑ جانے کہا۔ جس نے سب سے پہلے نعرہ لگایا تھا اور پھر وہ آگے بڑھ کر یوں عمران سے بغل گیر ہو گیا جیسے دونوں سے بچھڑے

مؤدبانہ انداز میں مداخلت کرتے ہوئے کہا۔ وہ شاید ہنری جیمز کو مزید مقبول سے باز رکھنا چاہتا تھا۔

”ایک عدد سائیکس —“ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور ہنری جیمز کا ایک بار پھر بے اختیار قبضہ نکل گیا۔ ویٹر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

”تم ابھی تک وہی شیطان ہو۔“ وہ برابر بھی تبدیلی نہیں ہوئی۔
ہنری جیمز نے منٹے ہوئے کہا۔

”ابھی میری شادی جو نہیں ہوئی —“ عمران نے کہا اور ہنری جیمز کے منٹے ہوئے اچھو سا لگ گیا۔

”یار —“ اگر تمہارے پاس سائیکس نہیں ہے تو پھر کیس ہی لے آؤ تاکہ تم از کم میرے کانٹوں کے نازک پردوں کا تو دفاع ہو سکتے۔“ عمران نے بڑا سمانہ بناتے ہوئے ویٹر سے کہا۔

”اٹھو یا چلیں —“ یہاں سے اپنے غلط میں مل کر گپ شپ لگائے گئے۔ ہنری جیمز نے اٹھ کر عمران کا کاندھا پکڑتے ہوئے کہا۔

”مم —“ مگر میرا سامان —“ عمران نے زور دینے والے لہجے میں کہا۔

”اسے ہاں —“ کہاں ہے تمہارا سامان؟ —“ ہنری جیمز۔

”جو تک کہ اصرار کر دیکھتے ہوئے کہا۔“
”اور مگر میں ہے —“ عمران نے کہا۔

”تو چلو آؤ دہاں سے چٹکاتے ہیں۔“ ہنری جیمز نے اُسے بائیں سے پکڑ کر کاؤنٹر کی طرف گھسیٹتے ہوئے کہا۔

لکھا کر بلوانا پڑا کہ تب وہ بولتا ہے جب کہ کو ابس مسلسل بولے ہی چلا جاتا ہے اور کہتے ہو یوی ساری عمر کیا کرتی ہے۔ پس بولتی ہی رہتی ہے۔
عمران نے باقاعدہ فلسفہ بیان کرنا شروع کر دیا۔

اچھا چھوڑ داس ملوٹے اور کوٹے کو۔ تو پو:۔ ہنری جیمز نے شراب سے براہ کلاس عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

ارے تو پو تو پو۔ شراب مجھے دے رہے ہو۔ لا حول ولا قوۃ۔ قبلہ والد صاحب کو پتہ تک گیا تو جوئے مار مار کر کھوپڑی پہلی کر دیں گے ناہمی میں باز آیا ایسی دوتی سے۔ کہ میری کھوپڑی پہلی ہو جائے؟

عمران نے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

ارے ارے۔ کہاں جا رہے ہو؟۔ ہنری جیمز نے چونکتے ہوئے کہا۔

قبلہ والد صاحب کا کہنا ہے کہ ایسے دوستوں کے ساتھ مت بیٹھو جو تمہیں بڑی باتیں کھاتے ہوں۔ عمران نے بڑے مصحوم سے لہجے میں کہا۔

اچھا اچھا بیٹھو۔ مت پو:۔ ہنری جیمز نے ہنستے ہوئے کہا۔

وعدہ رکرا کہ اب مجھے نہیں کہو گے۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

بھئی وعدہ۔ تم بیٹھو تو سہی۔ ہنری جیمز نے کہا اور عمران واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔ ابھی وہ پوری طرح کرسی پر بیٹھا ہی نہیں تھا کہ غلیظ کا دروازہ اب دھمکے سے کھلا اور دوسرے لمحے دو بے تڑپ لگے

ملے۔ تم اس سے بھی روک رہے ہو؟۔ ہنری جیمز نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کار ایک چار مندر عمارت کے گیٹ میں داخل ہو گئی۔ اس عمارت کے گیٹ کے ساتھ سیڑھے شمار گیراج بنے ہوئے تھے۔ ہنری جیمز نے ایک گیراج میں کار کھڑی کی اور پھر عمران کا بریف کیس اٹھائے وہ کار کو لاک کر کے عمارت کی سیڑھیوں کی طرف چل پڑا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک بہترین انداز میں سجے ہوئے اپارٹمنٹس میں آئے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ اپارٹمنٹ تین کمروں پر مشتمل تھا۔ جن میں سے ایک کو ڈرائنگ روم کی شکل دی گئی تھی۔ ایک ٹیسٹ روم اور دوسرا بید روم۔

تمہاری بیوی کہاں ہے یا۔ نظر نہیں آ رہی۔ کہیں قہقہے مار مار کر اس کا خاتمہ تو نہیں کر دیا۔ عمران نے فلیٹ میں داخل ہوتے ہی اور ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

میں نے آج تک شادی کا طوطا ہی نہیں پایا۔ ہنری جیمز نے المادی کھول کر شراب کی بوتل نکالتے ہوئے کہا۔

طوطا نہیں پالنا نہ پالو۔ کو پال لو۔ طوطے تو اکثر لوگ پالتے ہیں مگر کو پالتا۔ یہ واقعی مردوں کا کام ہے۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

ارے میں عاویہ کہہ رہا تھا۔ ہنری جیمز نے دو گلاس نکال کر بوتل کے ساتھ رکھتے ہوئے کہا۔

اور میں بھی عاویہ ہی کہہ رہا ہوں۔ دیکھو طوطے کو تو خود چوری کھلا

آدمی ہاتھوں میں ریوا اور اٹھائے اندھا نمل ہو گئے۔ ان دونوں نے چہروں پر سرخ رنگ کے نقاب اوڑھے ہوئے تھے۔

یا اللہ خیر۔ عمران نے انہیں دیکھتے ہی ہاتھ اٹھا دیے۔ اور منہ ہی منہ میں کسی آیت کا ورد کرنے لگا۔ ہنری جیمز حیرت سے منہ پھاٹے ان نقاب پوشوں کو دیکھ رہا تھا۔

ہنری جیمز سرے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ایک نقاب پوش نے بڑے کرخت لہجے میں ہنری سے مخاطب ہو کر کہا۔

تم کون ہو۔ ہنری جیمز نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے پوچھا۔

تم نے ٹوباز کے آٹے کی کوشش کی ہے اور ٹوباز کے آٹے کی کوشش کی ہے۔ ہنری جیمز نے اپنے منہ میں ہنسی بکھری ہو کر وہ گئی تھیں۔ مگر اس

آنے والے دوسرا سانس نہیں لے سکتے۔ نقاب پوش نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

تم دوسرا سانس مت لینا یا۔ پہلے پر ہی قائم رہنا۔ پھر تو ان پردہ نشینوں کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ چنانکہ عمران نے بڑے مصحوم سے لہجے میں کہا۔

نش اپ۔ ہمیں اس فکس ہے کہ تم بھی ہمارے ہاتھوں مارے جاؤ گے۔ حالانکہ تمہارا ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ نقاب پوش نے انتہائی کرخت لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

اب تو تعلق پیدا ہو گیا۔ پیارے نقاب پوش۔ عمران نے جواب دیا اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھلا

اور نقاب پوش پر کسی عقاب کی طرح جا پڑا۔ نقاب پوش کو شاید عمران

جان سے کسی پر بیٹھ گیا۔ البتہ اس کی آنکھوں میں مخصوص چمک

سے قہقہے پھرتی کی توقع اب میں بھی نہیں مٹی۔ اس لئے وہ سنبھل ہی نہ سکا اور عمران نے نہ صرف اس کے ہاتھ سے ریوا اور وھیٹ لیا بلکہ اس نے ایک بازو کی مدد سے اسے جکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا۔

اور عمران کے حرکت میں آتے ہی ہنری جیمز نے بھی چھلانگ لگائی۔ وعدہ اچھلا کر صوف کو گراتے ہوئے دیوار کے ساتھ جا لگا۔ صوف اب اس کے سامنے آگیا تھا۔ اور اس کی قسمت تھی کہ وہ اس ایک لمحے کے فرق میں بچ گیا۔

ہوں کہ دوسرے نقاب پوش کے ریوا اور سے نکلنے والی گولیاں صوفے میں ہی پھنسی ہو کر وہ گئی تھیں۔ مگر اس

نقاب پوش کو دوسری بار ٹیگر والے مزدور ہی نہ ہی کیوں کہ عمران نے پوری قوت سے اپنے سینے سے گئے ہوئے نقاب پوش کو اس کی

تھوڑی اچھال دیا۔ اور چونکہ وہ دروازے کے قریب ہی کھڑا تھا۔

مگر اس سے پہلے کہ ہنری جیمز صوفے کے پیچھے سے نکل کر ان پر کوئی وار

کرے وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے اٹھے اور دوسرے لمحے راہداری میں

گتے چلے گئے۔ ہنری جیمز انہوں کے پیچھے بھاگنے لگا۔

ارے رک جاؤ۔ بھاگنے والوں کا پیچھا نہیں کیا کرتے۔

میں نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوا اور کو بڑے اطمینان سے میز پر رکھتے

کہا۔ مگر ہنری جیمز اس کی بات سننے بغیر چھلانگیں لگاتا ہوا دروازے

بازر نکلا اور راہدار ہی میں دوڑا چلا گیا۔ جب کہ عمران بڑے

جان سے کسی پر بیٹھ گیا۔ البتہ اس کی آنکھوں میں مخصوص چمک

”کل گئے۔“ ہنری جیمز نے چند لمحوں بعد اندر گئے جوئے کے
 اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔
 ”میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ جگہوں کا چھپا پنہیں کیا کرتے۔ جو جانکے
 اُسے جانے دو۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 ”ویسے تم چاہتے تو ان میں سے ایک کو دھیر کر سکتے تھے۔ دیوالی جہاں
 ہاتھ میں تھا۔“ ہنری جیمز نے کہا۔
 ”اور قتل کے مقدمے میں تاریخیں جھگڑا کر رہتا۔“ نان بھی میں
 آیا ایسی دوستی سے۔ ویسے یہ تو بڑا کیا بلا ہے۔“ عمران نے
 بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔
 ”یہ فضیلت سمجھنا کہنے والی ایک بین الاقوامی تنظیم ہے۔ اس
 کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں۔“ ہنری جیمز نے پریشانی سے لہجے میں
 جواب دیتے ہوئے کہا۔
 ”ہاتھ لمبے ہیں تو انگلیں یقیناً چھوٹی ہوں گی اس لئے بھاگنے میں
 خاصی تیزی دکھائی ہے انہوں نے۔“ عمران نے بڑا سا متنا
 بناتے ہوئے کہا۔
 ”مناقصت کرنا۔“ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ تو بڑا دل لے لو
 دن دھانی مجھ پر چڑھ دوڑیں گے۔“ ہنری جیمز نے کہا۔
 ”اچھا اگر وہ رات کو آتے تو پھر تمہیں کوئی اعتراض نہ تھا۔“ بھار
 خواہ مخواہ دن کو ادھر آ بیٹھے۔ باسروہ وارے پر اوقات حملہ مدج کر
 کر دو۔“ عمران کی زبان بھلا کہاں رکھنے والی تھی۔
 ”عمران اگر ناراض نہ ہو تو تم یہاں بیٹھو میں میرا کارڈ اس جے کی

پہلے میں پوچھا۔
 ”اے تم اتنے حیران کیوں ہو گئے ہو۔ تمہیں بتایا تو ہے کہ میں بھی دغیو
 کرتا رہتا ہوں۔ اور اسی دغیو میں مجھے اس بات کا پتہ بھی مل گیا۔“
 عمران نے جواب دیا۔
 ”بیات نہیں۔“ غلبہ برحکم کے متعلق تو سوائے چند خاص آدمیوں
 کے کسی کو بھی علم نہیں کہ اس کا تعلق ناز کوکب اکیبھی سے ہے۔ پھر تمہیں
 کیسے معلوم ہو گیا۔“ ہنری جیمز ابھی تک حیرت میں مبتلا تھا۔
 ”یہ خط دیکھو۔“ عمران نے کوٹ کی انصاف جیب سے ایک لفاظ
 نکال کر ہنری جیمز کے حوالے کئے ہوئے کہا۔ اہ ہنری جیمز نے جھپٹ کر
 اس کے ہاتھ سے لفاظ لیا اور پھر اسے کھول کر پڑھنے لگا۔ چند لمحوں
 بعد اس کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گئی اس نے کاغذ اس لفظ نے
 میں ڈالا اور لفاظ عمران کی طرف بڑھا دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے
 المیہ ان کے تائزات نمایاں تھے۔
 ”بہت خوب۔“ مجھے خوشی ہے کہ میرا ہاتھ دوست بین الاقوامی طور پر
 اتنی اہمیت رکھتا ہے۔“ ہنری جیمز نے لچکی جھٹی ہنستے ہوئے کہا۔
 ”مے شاید اپنی کمتر حقیقت کا احساس ہو گیا تھا۔“
 ”اے نہیں۔“ یہ خط تو پاکیزہ سائیکس سرکس کے چیف اکیسٹو
 کے نام ہے۔ اس نے مجھ پر مہربانی کی مجھے یہاں کی سیر کرنے بھیج
 دیا۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور لفاظ جیب میں دکھایا۔
 ”میرا ب کیا پروگرام ہے۔“ ہنری جیمز نے پوچھا۔
 ”پروگرام تو اب بنائیں گے۔“ او پہلے خبر داری جان بچا دے۔ پھر کئے

اے ہاں۔“ میں نے سنا ہے کہ تم اپنے ملک میں جاسوسی دغیو
 کرتے رہتے ہو۔ کیا واقعی ایسی ہی بات ہے۔“ ہنری جیمز نے چونک
 کر کسی خیال کے تحت پوچھا۔
 ”اے جاسوسی تو میں نے کیا کرنی ہے بس دغیو کرتا رہتا ہوں۔“
 لوگوں نے خواہ مخواہ بدنام کر رکھا ہے۔“ عمران نے بڑے جھگے ہوئے
 انداز میں کہلایے جاسوسی کرنے کی بات تسلیم کرتے ہوئے اُسے شرم
 آ رہی ہو۔
 ”ہوں۔“ پھر تمہیں بتا دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میرا تعلق خفیہ
 کے انصاف کے بین الاقوامی ادارے ناز کوکب اکیبھی سے ہے۔
 ناز کوکب اکیبھی آج کل ڈیوانکے خلاف کام کر رہی ہے۔ میرا کارڈ بڑا کامیاب
 ملی ہے کہ ایک پوائنٹ سے ڈیوانکے مال ٹھکانا رہتا ہے چنانچہ مجھے فیلڈ میں
 بھیج دیا گیا۔“ میرا اہمہ انسپکٹر کلے آج ہی میں نے کام شروع کیا
 ہے۔ اور آج ہی ڈیوانکے دے مجھ پر چڑھ دوڑے ہیں۔ اب تم خود بتاؤ
 کہ اس تنظیم کے ہاتھ کتنے لمبے ہیں۔“ ہنری جیمز نے تفصیل بتاتے
 ہوئے کہا۔
 ”غلبہ برحکم ناز کوکب اکیبھی میں کیا خفیہ رکھتا ہے۔“ عمران
 نے اچانک پوچھا اور ہنری جیمز کی آنکھیں حیرت سے پھٹی چلی گئیں۔ وہ
 کوئی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا جیسے عمران انسان کی بجائے کسی
 بہوت میں تبدیل ہو گیا ہو۔
 ”تم غلبہ برحکم کو کیسے جانتے ہو اور پھر اس بات کا علم تمہیں کیسے
 کہ اس کا تعلق ناز کوکب اکیبھی سے ہے۔“ ہنری جیمز نے حیرت بھرے

تہا رہے بیدار ٹپٹے ہیں دہاں مل کر کوئی بات چیت ہوگی؟ — عمران نے اپنا بریف کیس اٹھاتے ہوئے کہا۔
 "جان بچانے کا کیا مطلب؟ — ہنری جیمز نے چونکتے ہوئے کہا۔
 "ابھی معلوم ہو جائے ہے۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے بریف کیس کھولی کر اس میں سے موجود ایک چھوٹا سا ڈبہ کھولا جس میں مختلف رنگوں کی کریمیں موجود تھیں۔

"کیا ایک اپ کرنا چاہتے ہو؟ — ہنری جیمز نے پوچھا۔
 "ہاں۔ اس طے میں تم اتنے خوب صورت نہیں لگ رہے اگر کہیں رستے میں کوئی ٹی وی کا لوٹن مل گیا تو نوگ کیا کریں گے کہ ہنری جیمز اتنا بد صورت ہے۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر اس کے ہاتھ انتہائی تیزی سے ہنری جیمز کے چہرے پر چلے شروع ہو گئے۔ ہنری جیمز خاموش بیٹھا سمجھتا تھا۔ تقریباً اندرہ منٹ بعد عمران نے ہاتھ پیچھے ہٹائے اور ایک لمحے کے لئے اس کے چہرہ کا جائزہ لیتا رہا۔
 "آپ ٹھیک ہے پورے گھٹا لگ رہے ہو۔ جاگزیہ لباس بدل لو۔ عمران نے کہا اور ہنری جیمز اس طرح ڈاکٹ کی طرف بھاگتا چلا گیا۔
 "ارے۔ کمال ہے تم تو جادوگر ہو۔ اپنا ٹک ڈاکٹ سے ہنری جیمز کی خوش سنانی دی۔ وہ شاید آئینے میں اپنا بدلا ہوا چہرہ دیکھ کر حیرت سے چخ رہا تھا۔
 "یہ تم نے کیا کر دیا ہے مجھے خود یقین نہیں آرہا کہ یہ میرا چہرہ ہے؟ ہنری جیمز نے ڈاکٹ سے باہر آتے ہوئے کہا۔
 "کیوں خوب صورت لگ رہے ہونا؟ — عمران نے داوطلب

پے میں پوچھا۔

"ایسا دیکھا۔ یار کہیں یہ لوکیاں مجھے رستے میں ہی نہ جھٹ جائیں؟ ہنری جیمز نے جھپٹے ہوئے کہا اور پھر ڈاکٹ میں گھسٹا چلا گیا۔
 "تھوڑی دیر بعد وہ ڈاکٹ سے باہر آیا تو اس نے لباس بدل لیا تھا۔
 "ادرا ب وہ ابور ہنری جیمز پچا نا بھی نہ جا سکتا تھا۔
 "اب تم یہاں بیٹھو اور میں ذرا اپنا علاج بدل لوں کہیں ایسا نہ ہو کہ میری وجہ سے تم۔ رے جاؤ۔ عمران نے کہا اور بریف کیس اٹھا کر ڈاکٹ میں گھسٹا چلا گیا۔ ہنری جیمز اب بڑے مطمئن انداز میں بیٹھا مشابہ گلاس میں انڈیل رہا تھا۔

"تھوڑی دیر بعد عمران باہر آیا تو جیمز چونک پڑا وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے عمران کو دیکھ رہا تھا۔

"ارے۔ یہ تم ہو واقعی۔ یار بڑے بد صورت ہو گئے ہو؟ ہنری جیمز نے حیرت سے آنکھیں ملتے ہوئے کہا۔

"میں نے سوچا کہ دونوں ہی خوب صورت ہونگے تو بے چاری لوکیاں فیصلہ نہ کر پائیں گی۔ اس لئے ان کے فائدے کے لئے میں بد صورت بن گیا ہوں۔ عمران نے اپنی پوٹو بے بسی ناک کو سکیرٹے ہوئے بڑے تمسک سے پیچے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ادہ۔ تم واقعی جادوگر ہو۔ اب مجھے یقین ہے کہ ٹوپا زہلکے ہاتھوں سے بچ نہیں سکتی۔ ہنری جیمز نے جھپٹے ہوئے کہا۔

"اگر مونٹ ہے تو پھر تو اس کا بیج نکالنا یعنی ہے کیوں کہ قتل والہ صاحب نے کہلے کے خورد توں پر ہاتھ اٹھا تاہم وہ اچھی نہیں ہوتی۔ ہاتھ کی بجائے

کھٹ پہنے ایک نوجوان ڈاکٹر کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر المیہ ناپہری مسکراہٹ تھی

"میں کہاں ہوں؟ — فلپ برگر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔
 "آپ ہیشل جنرل ہسپتال میں ہیں۔ آپ ٹرک پر بندھے ہوئے پڑے تھے کہ ایک ٹرک ڈرائیور نے آپ کو دیکھا اور آپ کو وہ یہاں ہسپتال میں چھوڑ گیا۔ آپ کے شناختی کارڈ سے ہم نے آپ کا نام جانا ہے۔ ڈاکٹر نے سر کر لے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن اس ٹرک نے مجھے کھلا نہیں۔ فلپ نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔ اُسے شاید بھی شک یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس دیو بیکل ٹرک کے نیچے آئے۔ وہ کچلا کیوں نہیں گیا۔

"ٹرک ڈرائیور کے بیان کے مطابق گہری دھند چھائی ہوئی تھی۔ اس لئے جس وقت آپ اُسے نظر آئے اس وقت ٹرک آپ کے اتنے قریب پہنچ چکا تھا کہ وہ اُسے کسی صورت میں بھی نہ روک سکتا تھا۔ چنانچہ ٹرک آپ کے اوپر سے گزرتا چلا گیا۔ ٹرک ڈرائیور کا بھی یہی خیال تھا کہ آپ اس کے ٹرک کے نیچے چھلکے ہیں لیکن جب وہ ٹرک روک کر پیچے آیا تو آپ صحیح سالم پڑے ہوئے تھے البتہ بے ہوش مزدور تھے۔ مدد مل آپ کی خوش قسمتی تھی۔ ٹرک پیشیل ہیوی لوڈ تھا۔ اس لئے اس کی چوڑائی کافی زیادہ تھی کہ ٹرک کے دونوں سائیڈل کے پیچھے آپ کے پاس سے گزر گئے اور آپ پہلے بانسے سے بچ گئے۔ ڈاکٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ادہ۔ خدا کا شکر ہے۔ فلپ برگر کے منہ سے المیہ ناپہری

چاہے جوتیاں اٹھاؤ۔ وہ ٹھیک ہے اس میں کمری سرماجی ہے۔
 عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ہنری جیمز ایک بار پھر پہلے کی طرح ہنس پڑا۔
 "شکر ہے تمہارا سود تو ٹھیک ہوا۔ آؤ اب چلیں تم اپنی رپورٹ کبوا دیں رپورٹ مانگوں۔ عمران نے جھپٹے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں گھر سے باہر آ گئے۔



فلپ برگر کی آنکھ کھلی تو پہلے تو وہ حیرت کے عالم میں ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ میں ٹھکا تھا جیسے اُسے اندازہ نہ ہو کہ وہ کہاں ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ اس کے تمام احساسات جاگتے چلے گئے۔ اور اُسے اپنی طرف بڑھتے ہوئے اس دیو بیکل ٹرک کا منظر یاد آ گیا اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی اور وہ اچھل کر بیٹھ گیا۔ اور یوں اپنے آپ کو چکیاں بھر بھر کر دیکھنے لگا کہ جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو کہ کیا واقعی وہ زندہ ہے۔
 "ادہ۔ آپ ہوش میں آ گئے۔ سر برگر۔ اپنا ٹک ایک آواز سنائی دی اور اس نے چونک کر ادھر دیکھا۔ اس کے سامنے سفید

کی ایک طویل سانس نکل گئی۔

آپ صرخت خوف کی شدت کی وجہ سے بے ہوش تھے۔ ویسے آپ کو کوئی چوٹ و زخم نہیں آئی۔ اس لئے آپ پولیس کو بیان دینے کے بعد ہماری طرف سے فارغ ہیں۔ ڈاکٹر نے جواب دیا۔

پولیس کو:۔۔۔ غلب نے چونکے ہوئے کہا۔
ہاں۔۔۔ یہ مضابطہ کی کارروائی ہے۔ سارجنٹ باسبر آپ کے ہوش میں آنے کے انتظار میں بیٹھا ہوا ہے میں اسے بھیجتا ہوں۔ ڈاکٹر نے کہا اندر مہر مڑ کر کمرے سے باہر نکلا چلا گیا۔ اس کے جانے کے چند ہی لمحوں بعد ایک طویل القامت سارجنٹ اندر داخل ہوا۔

ہیلو مہر مڑو۔۔۔ میری طرف سے اس خوف ناک حادثے سے بچ نکلنے پر مبارکباد قبول فرمائیے۔ سارجنٹ نے بستر کے قریب پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

شکریہ سارجنٹ۔ واقعی بے حد خوف ناک واقعہ تھا۔ مجھے ان لمحات کا تصور آتے ہی جھجھری سے آتی ہے۔ غلب برگر نے واقعی جھجھری لیتے ہوئے کہا۔
سمجھنے آپ کے بارے میں تمام معلومات اکٹھی کر لی ہیں آپ ایک تاجر ہیں ایک اسپورٹ ایکسپورٹ فرم کے مالک غیر شاہی شخصہ ہیں۔ اور مکمل فلیٹ میں رہتے ہیں۔ آپ کی کسی کے ساتھ کوئی دشمنی یا کاروباری رقابت نہیں ہے۔ آپ ایک تنہا بیسندار سید سے ملے آدمی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود آپ کے ساتھ یہ حادثہ پیش آیا۔ اس کی کیا وجوہات ہیں۔ سارجنٹ نے گفتگو کا آغاز کرتے

ہوئے کہا۔

سارجنٹ۔ یقین مانو۔۔۔ میری سمجھ میں ابھی تک خود نہیں آیا کہ یہ سب کچھ کیا تھا۔ میں رات کو صبح معمول کی ڈوی دیکھنے کے بعد سو گیا۔ کہ اچانک کسی نے مجھے جھنجھوڑ کر جگا دیا۔ جیسے ہی میری آنکھیں کھلیں میں نے اپنے بستر کے گرد چار نقاب پوشوں کو کھڑے دیکھا۔ انہوں نے جھروں پر سرخ رنگ کے نقاب چڑھائے ہوئے تھے۔ اس سے پہلے کہ میں صورت حال کو سمجھتا ایک نقاب پوش نے کوئی چیز میری پیشانی پر مادی ادھیں بے ہوش ہو گیا۔ ہوش آئے بریں نے اپنے آپ کو سرخ پر بندہ ہوا پایا۔ اور پھر ایک دیوار پر لٹکے ہوئے ایک طرف بڑھتا نظر آیا۔ اور میں خوف کی شدت سے بے ہوش ہو گیا اس کے بعد میری آنکھ ابھی اس ہسپتال میں کھلی ہے۔ غلب برگر نے حاضر سانیان دیتے ہوئے کہا۔ سارجنٹ ہاتھ میں کڑی ہوئی نوٹ بک میں اس کا بیان نوٹ کرتا رہا۔

آپ کا کیا اندازہ ہے وہ لوگ کون تھے۔ اور انہوں نے کیوں یہ پیچیدہ طریقہ کار استعمال کیا وہ آپ کو دہریں فلیٹ میں بھی ہلاک کر سکتے تھے۔ سارجنٹ نے پوچھا۔

میں بالکل اندازہ نہیں کر سکتا۔ اگر وہ لیبرے ہوتے تو وہ مجھے بے ہوش کر کے وہیں ڈال دیتے میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔ غلب برگر نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑتے ہوئے کہا۔

آپ کے فلیٹ کی مکمل تلاشی لی گئی ہے۔ ہر چیز الٹی پٹی ہو رہی ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے انہیں کسی خاص چیز کی تلاش تھی۔ آپ بتا سکتے

ہیں کہ میری کون سی خاص چیز ہو سکتی ہے۔ سارجنٹ نے فدا کیلئے بچے میں پوچھا۔

میرے پاس تو ایسی کوئی خاص چیز نہیں ہو سکتی۔ کاروباری کاغذات میں کبھی فلیٹ پر لایا ہی نہیں اور میرے پاس نہ ہی رقم تھی اور نہ ہی کوئی قیمتی چیز۔ غلب برگر نے جواب دیا۔ لیکن اس کے ذہن میں سارجنٹ کی بات سن کر ہونچال سا لگتا تھا۔ اُسے اب تک خیال ہی نہیں آیا تھا کہ اس کے فلیٹ میں ڈوبا زکے بارے میں تحقیقاتی رپورٹ موجود تھی۔ اور وہ یہ رپورٹ چیکنگ شے کو بھیجنے ہی والا تھا۔ لیکن ظاہر ہے وہ اس بارے میں سارجنٹ کو کچھ نہ بتا سکتا تھا۔

ٹھیک ہے۔ ہم دیکھیں گے کہ وہ لوگ کون تھے اور کیا چاہتے تھے۔ آپ فلیٹ پر پہنچ کر خود بھی چیک کریں اگر کوئی چیز گم ہو تو ہمیں ضرور رپورٹ کیجیے۔ سارجنٹ نے اکتانے ہوئے لیجے میں کہا وہ بھی شاید یہی کام دعائی ہو رہی کرنے آیا تھا۔ اور شاید جلد از جلد جان چمڑا کر واپس جانا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے نوٹ بک بند کر کے جیب میں ڈالی اور پھر تیزی سے مڑ کر دوا لے سے باہر نکل گیا۔ اس کے جانے کے بعد ایک ریس نے غلب برگر کو اس کا لباس لا کر دیا اور غلب برگر نے لمحہ فائز میں لباس تبدیل کیا۔ اور پھر ہسپتال کے دفتر میں آکر اس نے والسی جیٹر پر اپنے دستخط کئے اور ہسپتال کی عمارت سے باہر نکل آیا۔ وہ جلد از جلد اپنے فلیٹ پر پہنچا چاہتا تھا۔ تاکہ اس رپورٹ کے متعلق معلوم کر سکے کہ آیا وہ محفوظ ہے یا نہیں۔ چند لمحوں بعد ہی ٹیکسی نے اُسے فلیٹ تک پہنچا دیا۔ غلب برگر جب

فلیٹ میں پہنچا تو ذاتی ہر چیز الٹ پلٹ ہوئی پڑی تھی۔ اُس نے صبح سے پہلے کھینچی میز پر کی وہ خفیہ دراز چیک کی جس میں وہ رپورٹ موجود تھی۔ لیکن وہ سکرےٹ وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ خالی دما زاس کا منہ چڑا رہی تھی رپورٹ غائب ہو چکی تھی۔

غلب برگر نے ایک طویل سانس لیا۔ اور پھر الماری سے شراب کی بوتلی نکال کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب یہ بات تو واضح ہو گئی تھی کہ حملہ آوروں کا تعلق یقیناً ڈوبا ز سے تھا۔ لیکن سوچنے کی بات یہ تھی کہ انہیں اس رپورٹ کے متعلق کیسے پتہ چلا۔ اور پھر انہوں نے اُسے مارنے کے لئے اتنا پیچیدہ طریقہ کار کیوں استعمال کیا۔ وہ اُسے فلیٹ میں بھی ہلاک کر سکتے تھے۔ اور پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال بجلی کے کوند سے کی طرح لپکا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ جب ڈوبا ز والوں کو معلوم ہو گا کہ وہ ٹرک کے نیچے آکر مرنے کی بجائے بچ نکلا ہے تو کیا وہ اس پر دوبارہ حملہ کریں گے۔ جیسا کہ بات واضح تھی۔ اس کے خیال کے مطابق اُسے مڑ کر پر صرخت اس نے پیچیدگی دیا کی تھا کہ ٹرک کے نیچے آکر کھلے جالے سے اس کی ہاش میں ہو جائے گی اور پھر کوئی اُسے پہچان نہ سکے گا۔ لیکن یہ بات اس طرح غلط ہو جاتی تھی کہ پیچکنے والوں نے اس کی جیبیں خالی نہ کی تھیں۔ اس کا ہتھ خانہ بھی ہارڈ اس کی جیبوں میں موجود تھا۔ اور پھر اُسے خود بخود اپنے خیال پر مبنی آگئی۔ دراصل اس کی ایک عادت نے انہیں تلاشی لینے سے باز رکھا تھا۔ عام طور پر ٹرانس سٹ کی جیبوں میں کوئی شخص کوئی چیز نہیں رکھتا لیکن غلب برگر کی عادت تھی کہ وہ اپنا ہتھ خانہ کارڈ ہمیشہ ہتھ سٹ کی جیب میں رکھ لیتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس کا

سے براہ راست ریلوے کی ضرورت پیش نہ آئی تھی۔

بیس باس — میں غلپ برگر بول رہا ہوں؟ — غلپ برگر نے

مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

مجھے بتایا گیا ہے کہ رپورٹ چوری ہو گئی ہے اور تم پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے۔

چیف کی کراخت آواز سنائی دی۔

بیس باس — غلپ نے جواب دیا اور پھر اس نے تفصیل سے

تمام واقعات بتا دیئے۔

ہوں۔ — ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ فوراً سیلی ٹوم ہوٹل میں آکر

رپورٹ کرو ہارٹینڈ سے صرف اتنے سے دو لفظ کہنے میں۔ بیک وٹکی "اد"

وہ نہیں ہو کہ پچا دے گا۔ اس کے بعد تفصیل سے بات ہوگی۔

چیف نے اسے جابایت دیتے ہوئے کہا۔

بہتر باس — میں ابھی پہنچ رہا ہوں؟ — غلپ نے

جواب دیا۔

اد۔ کے۔ — میں منتظروں — چیف نے جواب دیا اور اس کے

ساتھ ہی دوسری طرف سے رسیورک دیا گیا۔ اور غلپ بھی رسیورک

کو — اٹھ کھڑا ہوا۔ ویسے وہ صبح رہا تھا کہ چیف نے اسے اپنے پاس کیوں

بلا لیا ہے۔ بہر حال اس نے کنبے جھکے اور پھر فلیٹ کی الٹ پلٹ چیزوں کو

درست کرنے میں مصروف ہو گیا تاکہ انہیں درست کرنے کے بعد وہ

چیف کے پاس جا سکے۔

چیف نے جواب دیا۔

اد۔ کے۔ — ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ فوراً سیلی ٹوم ہوٹل میں آکر

رپورٹ کرو ہارٹینڈ سے صرف اتنے سے دو لفظ کہنے میں۔ بیک وٹکی "اد"

وہ نہیں ہو کہ پچا دے گا۔ اس کے بعد تفصیل سے بات ہوگی۔

چیف نے اسے جابایت دیتے ہوئے کہا۔

بہتر باس — میں ابھی پہنچ رہا ہوں؟ — غلپ نے

جواب دیا۔

شناختی کارڈ عجیب میں رہ گیا تھا۔ ابھی وہ اسی سوچ بچار میں مصروف تھا

کہ اچانک میز پر بڑے ہونے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور غلپ نے چونک

کر فون کی طرف دیکھا۔ اور پھر کنبے کے وہ منہ زیب کے معاملہ میں بیٹھا

سوچتا رہا کہ فون رسیورک سے یا نہیں کیوں کہ اسے خیال آ گیا تھا کہ کہیں

جبروں کی طرف سے یہ فون نہ ہو کہ وہ چیک کرنا چاہتے ہوں کوئی اس فلیٹ

میں موجود ہے یا نہیں۔ لیکن پھر اس نے رسیورک اٹھا لیا۔ کہ آخر کب تک

وہ چھپ سکتا ہے۔

میلو۔ — غلپ برگر نے — دوسری طرف سے ایک زنانہ آواز

سنائی دی۔

ہاں — غلپ برگر بول رہا ہوں۔ — غلپ برگر نے طویل سانس

لیتے ہوئے کہا۔ کیوں کہ وہ آواز پہچان گیا تھا۔

آپ نے رپورٹ بھیجنے کے لئے کہا تھا۔ باس آپ کی رپورٹ کے منتظر

ہیں۔ — دوسری طرف سے کہا گیا۔

وہ رپورٹ چوری ہو گئی ہے۔ اور مجھ پر ہی قاتلانہ حملہ ہوا ہے۔ میں ابھی

ہسپتال سے واپس لوٹا ہوں۔ — غلپ برگر نے جواب دیا۔

اد۔ — ویری سیٹ۔ اچھا۔ ایک لمحہ مولد کیجئے۔ میں

باس سے بات کرتی ہوں۔ — دوسری طرف سے کہا گیا اور غلپ

برگر خاموش رہا۔

میلو۔ — چند لمحوں بعد ایک بمباری آواز سنائی دی۔ اور وہ

سمجھ گیا کہ یہ آواز ناکرکھک ابھرنی کے چیٹ کر نل ہارٹینڈ کی ہوگی۔ کیوں کہ

ناکرکھک ابھرنی کا چیٹ باس وہی تھا۔ ویسے آج تک اسے کون

نہیں

ٹانگی رنگ کے فون میں تبدیل ہو جاتا تھا۔ اور پھر یہ منوف ایک چھوٹے

سے شفاف پائپ سے جوتا ہوا مال کی ایک دیوار میں غائب ہو جاتا تھا۔

مشینوں پر کسل کام ہو رہا تھا۔

انچارج ۱: کرسی پر بیٹھا بڑے خوش سے ایک ایک مشین کی کارکردگی

کا جائزہ لے رہا تھا کہ اچانک میز پر بڑے ہونے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی

اور انچارج نے چونک کر رسیورک اٹھا لیا۔ اس کے چہرے پر چون کہ

گیس ماسک چڑھا دیا تھا۔ گیس ماسک کی ایک سائڈ پر ٹانگ ماسک

تھا۔ انچارج نے رسیورک اٹھانے والا سر اس ماسک کے ساتھ رکھا

اور دوسرا کان پہنکایا۔

بیس نمبر ۲: سیکنگ — کام کی کیا رپورٹ ہے؟ — دوسری

طرف سے کہا گیا۔ نمبر ۲: سیکنگ — تمام مشینیں درست

کام کر رہی ہیں۔ نمبر ۲: سیکنگ — تمام مشینیں درست

کام کر رہی ہیں۔ نمبر ۲: سیکنگ — تمام مشینیں درست

یہ ایک بہت بڑا مال تھا۔ جس میں بے شمار عجیب و غریب

مشینیں نصب تھیں اور ان مشینوں کے سامنے سفید رنگ کا لباس اور

چہرے پر آکسیجن ماسک پہنے بے شمار لوگ کام کر رہے تھے۔ ان کا

انچارج سرخ رنگ کا لباس پہنے ایک طرف کرسی میز بچھائے بٹے

چمکے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ مال کی دیواروں کے درمیان جگہ جگہ شیشے کی

بڑی بڑی کھڑکیاں بنی ہوئی تھیں۔ جن کی دوسری طرف سمندر کا

شفاف پانی صاف نظر آرہا تھا۔ مختلف قسموں کی مچھلیاں اور سمندری

جانور تیرتے پھر رہے تھے۔

مشینوں کے اوپر بڑے بڑے کیفنگے ہونے تھے جن میں سفید رنگ

کا پودہ بھرا ہوا تھا۔ جھٹ کے ساتھ پائپ نصب تھے جن میں سے سفید رنگ

کا پودہ مسلسل ان کیوں میں گزر رہا تھا۔ اور پھر یہ سفید رنگ کا پودہ

مشینوں سے گزر کر مائع صورت میں بڑے بڑے باروں میں بھرا جا رہا

تھا۔ یہ جا رہا ایک بڑی مشین سے نکلتا تھا اور مائع اس مشین میں سے

گزر کر مشین کے آخری سہرے پر موجود دنگی میں جب پہنچا تھا تو وہاں وہ

طرف سے رابطہ قائم ہو جانے پر اس نے رسیوں کو رکھ دیا۔ اور دوبارہ مشینوں کو دیکھنے لگا۔ تقریباً ایک گھنٹے تک مسلسل کام ہونے کے بعد اپنا ایک چھت سے اُٹنے والے پاتھوں میں سے سفید رنگ کا سفوف گرنا بند ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی تمام مشینیں خود بخود بند ہوتی چلی گئیں۔ انچلر نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک جتن دبا دیا۔ دوسرے لمحے ایک نویدار گھر گھڑا اٹھ ہوئی اور تمام مشینیں آہستہ آہستہ فرسٹ میں دھنستی چلی گئیں۔ چھت سے ٹکے ہوتے پائپ چھت میں غائب ہو گئے اور چند لمحوں بعد ہی بال بالکل خالی ہو گیا۔ مشینوں پر کام کرنے والے لوگ تیزی سے مال کے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ مشینوں کے دھنسنے کے بعد نمودار ہوا تھا۔ جب آخری شخص بھی چلا گیا تو انچارج تیزی سے ایک کونے کی طرف بڑھا اس لیے ایک مخصوص جگہ پر بند سے پیر مارا تو دوبارہ درمیان سے پھٹی چلی گئی اور انچارج اس جھت سے گزر کر دوسری طرف آ گیا۔ یہ ایک چوتھا سا گھر تھا۔ انچارج نے یہاں آکر جبرے سے گیس ملک اکا دیا اور سرخ رنگ کا جغہ بھی اکا کر اس نے ایک الماری میں رکھا اور پھر کمرے کا دروازہ کھول کر باہر راہداری میں آگیا۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس کے اوپر سرخ رنگ کا بلب جلی رہا تھا۔ اور سامنے دو مسلح افراد بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ نمبر ترقی نے دروازے پر اپنی بائیں جیب سے پسیلا کر رکھی اور اُسے ٹکے سے دیا۔ دوسرے لمحے دروازے پر چلنے والا سرخ رنگ کا بلب سبز ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ نمبر ترقی اندر داخل ہوا۔ یہ ایک خاصا بڑا گھر تھا جس کے درمیان میں

ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے جب کہ چہرے پر جو جو چھوٹی چھوٹی داڑھی گہری سیاہ تھی۔ اس طرح اس کا عین عجیب و غریب ہو گیا تھا۔ پاس۔ کام مکمل ہو گیا ہے۔ نمبر ترقی نے میز کے قریب رگ کر بٹے سے خود باز لپیٹیں کہا۔

ٹیکس ہے۔ بیٹھو۔ میں نے نمبر نو اور نو نو کو بھی بلایا ہے ایک اہم بات سامنے آئی ہے میں چاہتا ہوں اس پر گفتگو کر لی جائے۔ نمبر نو نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور نمبر ترقی بٹے سے خود باز انما میں میز کے سامنے رکھی ہوئی کسی پر بیٹھ گیا۔

چند لمحوں بعد ہی باری باری دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ اور نمبر نو نے انہیں جی کر سیوں پر بیٹھنے کے لئے کہا۔ ان کے کرسیوں پر بیٹھ جانے کے بعد نمبر نو نے سائیڈ ایک پر موجود بشوں کے ایک بڑے سے بورڈ پر ٹکے ہوئے دو جتن دبا دیئے تو دروازے اور کمرے کی دیواروں پر لوہے کی سی شیشیں چڑھتی چلی گئیں۔ اور اب یہ کمرہ ہر لحاظ سے محفوظ ہو چکا تھا۔

میرے پاس سپیشل گروپ نے رپورٹ بھیجی ہے اس رپورٹ کے مطابق ٹوپاز کے خلاف بین الاقوامی قوتیں حرکت میں آگئی ہیں۔ نمبر نو نے میز کے دروازے سے ایک خال نکال کر میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ بین الاقوامی قوتیں کیا مطلب پاس۔ نمبر نو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

بات یہ ہے کہ مجھے ایک خفیہ اطلاع ملی تھی کہ نازک کو تک ابھی نے

خلیفہ پر ریڈ کیا گیا اور پھر وہاں اُسے گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا۔ ادھر نمبر ترقی نے ہنری جیز کے لٹلٹ پر حملہ کیا لیکن وہاں ایک ایشیائی موجود تھا۔ جس کی وجہ سے حملہ ناکام ہو گیا اور انہیں فرار ہونا پڑا۔ پھر انہوں نے خلیفہ سے باہر روپے لگائے۔ لیکن جب بہت دیر تک وہ باہر نہ نکلے تو نمبر ترقی نے خلیفہ کو ہی ہم سے اڑا دیا۔ لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ خلیفہ خالی تھا۔ جسے کوئی آدمی یا لاش برآمد نہیں ہوئی اس کا مطلب ہے کہ وہ ایشیائی اور ہنری جیز خلیفہ تباہ ہونے سے پہلے ہی نکل گئے۔ سپیشل گروپ نے نمبر ترقی سے اس ایشیائی کا علیہ معلوم کر کے تحقیقات کی تو پتہ چلا کہ وہ پاکیزہ کاشیایا علی عمران ہے۔ ایک ایسا شخص ہے جو بی۔ بی۔ نیاس کے مجرم عمران ایل کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ دنیا کا خطرناک ترین انسان۔ جس نے بڑی بڑی طاقت و تنظیموں کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اٹلانٹھائی معصوم سا ادا امتی سا نوجوان لیکن درپردہ دنیا کا خطرناک ترین انسان ہے۔ پھر مزید تحقیقات کی گئی۔ تو پتہ چلا کہ علی عمران کو نازک کو تک ابھی نے باقاعدہ دعوت بھیج کر بلایا ہے اور اس کے بلانے کا مقصد ٹوپاز کے خلاف مورچہ بندی ہے۔ چنانچہ اب صورت حال یہ ہے کہ علی عمران نازک کو تک ابھی کی حمایت میں ٹوپاز کے خلاف میدان میں آتا رہا ہے۔ سپیشل گروپ علی عمران کو تلاش کرنے میں مصروف ہے۔ جیسے ہی اس کی اطلاع ملی میں نے احکامات دے دیئے ہیں کہ اس کا ہر قیمت پر خاتمہ کر دیا جائے۔ نمبر ترقی کو اس کے انٹرویو میں جس میں موت کی سزا دی جا چکی ہے۔ ان حالات میں جب کہ میں سویڈن سے بہت بڑا آرڈر ملا ہے اور جس کی

ٹوپاز کا سرانجام لیا ہے۔ اور مزید تفصیلات حاصل کرنے کے لئے معاملہ نازک کو تک ابھی کی خفیہ تحقیقاتی کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ میں نے کوشش شروع کر دی کہ اس خفیہ تحقیقاتی کمیٹی کو تلاش کیا جائے۔ چنانچہ مجھے معلوم ہوا کہ اس کا سربراہ ایک شخص فلپ برگ ہے جو بلاشبہ ایک امپورٹ ایکسپورٹ فرم کا مالک ہے۔ اور اس نے ٹوپاز کے بارے میں کوئی خفیہ رپورٹ بھی تیار کی ہے۔ جس پر میں نے مراد سیکشن کے نمبر ترقی کے ذمہ اس کی مکمل صفائی کا کام لگا دیا۔ اور ساتھ ہی یہ ہدایت بھی کہ اس کی موت کو حادثہ بنا دیا جائے تاکہ نازک کو تک ابھی کی چوٹی نہ ہو جائے۔ اور اس سے رپورٹ بھی حاصل کی جائے۔ نمبر ترقی نے رپورٹ حاصل کر کے پوائنٹ سولہ پر پہنچا دی اور وہاں سے وہ رپورٹ میرے پاس آگئی۔ لیکن یہ رپورٹ فضول سی ہے اس میں کوئی اہم بات نہیں ہے صرف قیاسیات سے کام لیا گیا ہے۔ پھر نازک کو تک ابھی کی ایک انسپکٹر ہنری جیز کے متعلق اطلاع ملی کہ وہ ٹوپاز کے آٹے آرہا ہے۔ اس نے سب جلائی نمبر بارہ کو پوائنٹ نمبر چودہ پر چیک کیا لیکن ملال نہ ہو سکا۔ یہ ہنری جیز فلپ برگ کے ساتھ کام کرتا رہا ہے۔ نمبر ترقی کو اس کی مکمل صفائی کے بارے میں بھی احکامات دے دیئے گئے۔ لیکن اب سپیشل گروپ نے رپورٹ دی ہے کہ فلپ برگ بھی بچ گیا ہے۔ نمبر ترقی نے انتہائی ناٹائی میں اس سے کام لیا ہے۔ اس نے اسے رسیوں سے باندھ کر سڑک پر ڈال دیا تاکہ وہ ٹرک سے کھلا جائے۔ بہر حال وہ بچ گیا۔ اور ہمیں اس وقت اطلاع ملی جب وہ ہسپتال سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا۔ چنانچہ اس کے

گھدیتے ہیں یہ ایک شخص آخر ہم سے کب تک بچ سکتا ہے۔ — منبر ڈ
نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

یہی میں سوچ رہا تھا میرا خیال ہے کہ۔ گروپ کے تمام قاتلوں
بہ پیشل گروپ کو مار کر نیا گروپ تشکیل دیا جائے۔ جس کا ہار ج آپ تینوں
میں سے کسی ایک کے پاس ہو۔ اور یہ گروپ پورے ملک میں فوری
حرکت میں آجائے جسے یقین ہے کہ ہم اس علی عمران کا خاتمہ کرنے میں
کامیاب ہو جائیں گے۔ — منبر دن لے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔
باس۔ یہ مشن آپ مجھے سونپ دیں۔ اور نیا گروپ بنانے
کی بھی ضرورت نہیں۔ صرف مرڈر گروپ ہی کافی ہے۔ میں چند گھنٹوں
میں ہی اس کی لاشیں آپ کے سامنے ڈال دوں گا۔ — منبر بھری
نے بڑے با اعتماد لہجے میں کہا۔

ٹیکس ہے۔ — یہ مشن تمہارے سپروکرو دیا گیا۔ تم مرڈر گروپ
کا ہار ج سنچال لو میں آؤ کر دیتا ہوں۔ اس وقت تک لیڈارشی میں
تمہارے شعبے کو بند ڈالیں گے۔ — منبر دن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
ٹیکس ہے باس۔ — ان تینوں نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
اور منبر دن نے بٹن دبا کر دروازے اور دیواروں والی چادریں گرا دیں۔
اور وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور پھر باری باری کمرے سے باہر نکلتے
چلے گئے۔

کارڈ نکال کر مہتری جیمز کے ماتھے میں کھڑا دیا۔ مہتری جیمز کا ڈھاتے میں لئے واپس
بڑا اور پھر مہتری سے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ہوٹل سے باہر
آنے کے بعد اس نے کارڈ کو دیکھا اور دھڑکے لئے وہ مڑا اور ہوٹل کے
بازار کی وائیں سمیت بڑھتا چلا گیا۔ برآمدے کا اختتام دیوار پر ہوا
اس دیوار پر ایک انڈسے کی تصویر بنائی گئی تھی۔ جس کا منہ پونڈی
غیر چلا ہوا تھا۔ مہتری جیمز نے گاڈ اس کے منہ میں ڈال دیا تب عمران
کو پتہ چلا کہ منہ کے درمیان ایک خلا ہے۔ اور کارڈ اس خلا سے دوسری
طرف غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد دیوار مہتری سے ایک طرف
کھسکتی چلی گئی۔ اور وہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ ان کے اندر داخل
ہوتے ہی دیوار ان کے چپے برابر ہو گئی۔ اب وہ ایک چھوٹے
سے کمرے میں تھے۔ کمرے کی ایک دیوار کے ساتھ سیٹنگ پر سرخ رنگ
کا ٹیلی فون رکھا ہوا تھا۔ مہتری جیمز نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تین بار
صفر ڈائل کر کے رسیور رکھ دیا۔ پھر چند لمحوں بعد اس نے دوبارہ
رسیور اٹھایا اور دوبارہ صفر ڈائل کر کے رسیور رکھ دیا۔ رسیوری بدل اس
نے رسیور اٹھایا کہ ایک بار صفر ڈائل کیا اور رسیور رکھ دیا۔ عمران
خاموشی سے یہ سارا ڈرامہ دیکھ رہا تھا۔ مہتری جیمز کو رسیور رکھ کے چند
ہی لمحوں بعد ہوں گے کی ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور مہتری جیمز نے
رسیور اٹھا لیا۔

ریس۔ ہوٹل ییل ٹوم۔ — دوسری طرف سے ایک آواز
سنائی دی۔
مہتری جیمز اپکو رو سپیکنگ۔ — مہتری جیمز نے جواب دیا۔

یہی کیپ آج تیار ہوئی ہے علی عمران کا یہاں آنا اور نوکریک کنبی کا یوں
تیزی سے حرکت میں آجنا جاوے لئے بے حد خطرناک ثابت ہو سکتا
ہے۔ — منبر دن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
لیکن باس۔ کیا یہ شخص علی عمران واقعی اتنا خطرناک ہے
کہ ہماری اس قدر طاقت و تنظیم کے خلاف ایک لاکھ کرے گا؟
منبر مہتری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

اس کے متعلق رپورٹیں تو ایسی ہی ہیں۔ کہ اس وقت آرگنائزیشن
اور سٹار وولڈ آرگنائزیشن دونوں سے پیشل گروپ نے رپورٹیں حاصل
کی ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ ان دونوں اداروں کی رپورٹیں معدوم
ہوئی ہیں۔ دونوں اداروں کے مطابق علی عمران دنیا بھر میں سب سے
خطرناک آدمی ہے۔ اور اس کا ریکارڈ ہے کہ جب بھی یہ شخص کسی تنظیم
کے خلاف کام شروع کرتا ہے تو ایسے حالات پیدا کر دیتا ہے کہ
انتہائی جدید ترین وسائل کے مالک اور انتہائی طاقتور تنظیم کا شیرازہ
بکھر کر رہ جاتا ہے۔ دنیا کی بڑی سے بڑی مجرم تنظیم جب بھی اس
سے ٹکراتی ہے ہمیشہ ختم ہو گئی ہے۔ اس لئے مجھے تشویش ہوئی ہے۔
منبر دن نے جواب دیا۔

باس۔ جہاں تک ناکوٹک ایجنسی کا تعلق ہے۔ وہ تو ہمارا
کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ ہمارے آدمی اس تنظیم میں موجود ہیں۔ ہم جب بھی
چاہیں اس ایجنسی کے کسی بھی خطرناک شخص کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ اس لئے
ہمیں اس کی طرف سے کوئی فکر نہیں ہے۔ البتہ یہ شخص علی عمران
اگر واقعی اتنا خطرناک ہے تو پھر ہم تنظیم کی پوری طاقت اس کے خاتمے پر

ٹیکسی۔ ایک بڑی سی عمارت کے سامنے رک گئی تو مہتری جیمز
اور عمران ٹیکسی سے نچے اتر آئے۔ مہتری جیمز نے کرایہ ادا کیا اور ٹیکسی تیزی
سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ مہتری جیمز کا ارادہ پہلے اپنی کار پر آنے کا
تھا لیکن عمران کے کہنے پر کہ اس طرح تو میک اپ فضول ہو جائے گا اور
وہ دونوں کار کی وجہ سے پہچانے جائیں گے۔ چنانچہ مہتری جیمز نے
ٹیکسی ایچ کر لی اور پھر اب وہ اس بڑی سی عمارت کے سامنے اتر گئے
تھے۔ ٹیکسی جانے کے بعد مہتری جیمز عمران کو اشارہ کرتے ہوئے آگے
بڑھلا۔ اور عمارت کے ساتھ چلی سی گئی میں سے ہوتے ہوئے وہ
پہلی سڑک پر آ گئے۔ سڑک کراس کر کے وہ ایک میونسپل سے ہوٹل کے
گیٹ میں داخل ہو گئے۔ ہوٹل پر گئے ہوئے پورے گھنٹے مطابق اس کا نام
بیلی ٹوم ہوٹل تھا۔ مہتری جیمز اندر داخل ہوتے ہی تیزی سے گاؤنڈر
کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران اس کے پیچھے پیچھے تھا۔

ٹیکس دیکھی۔ — مہتری جیمز نے بارٹینڈر سے مخاطب ہو کر دے
لیجے میں کہا اور بارٹینڈر نے سر ہلاتے ہوئے گاؤنڈر کی دراندہ سے ایک

کوڈنہ۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

سمنڈے مارنگ۔ ہنری جیمز نے جواب دیا۔

کیا بات ہے؟۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

باس کو پینٹل رپورٹ دینی ہے۔ اور میرے ساتھ پاکیشیا کے علی عمران ہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکٹو کے خصوصی نمائندے ہیں۔ ہنری جیمز نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

بولٹ کیجئے؟۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور ہنری جیمز ریسپورڈ پکڑے خاموش کھڑا رہا۔ چند لمحوں بعد ریسورڈ سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

ہنری جیمز۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ تمہارے ساتھ صحیح آدمی ہے۔ بولنے والے کا لہجہ بات قار تھا۔

یس باس۔ میں نے انجینی کا جاری کردہ خط خود دیکھا ہے۔ ہنری جیمز نے جواب دیا۔

اچھا۔ ریسورڈ اسے دو۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور ہنری جیمز نے ریسورڈ عمران کی طرف بڑھایا۔

یس علی عمران۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (رائس) سپیکنگ فرام ہنر آؤٹ۔ عمران نے بڑے بات قار لہجے میں کہا لیکن اس کے اطری الفاظ سن کر ہنری جیمز نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اہل کر آنے والی ہنسی کو بڑی مشکل سے روکا۔

آپ ہنری جیمز سے کیسے ملے۔ دوسری طرف سے قدرے سخت لہجے میں پوچھا گیا۔

قسم لے لیے جو میں ملا ہوں۔ یہ خود ہی مجھ سے آتا تھا۔ میں اچھا بھلا بونل میں بیٹھا خوب صورت لڑکیوں کی نگلی پنڈیاں تارڑا تھا کہ بس یہ آئی چکا اور تجویز کہ میں یہاں آپ کی کرنٹ بائیں سن رہا ہوں۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

آپ ناراض ہو گئے مسٹر علی عمران۔ میں تو صرف قتل کے لئے پوچھ رہا تھا۔ دوسری طرف سے بولنے والے نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

اگر آپ کی قتل صرف ہمیں یہاں کھڑے کرنے ہی ہوتی ہے تو میں چاروں کھڑا رہنے کے لئے تیار ہوں۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

ریسورڈ جیمز کو دے دیکھیے۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ریسورڈ جیمز کی طرف بڑھ دیا۔

ٹھیک ہے جیمز۔ میں دروازہ کھولتا ہوں۔ باس نے کہا اور ہنری جیمز نے شکریہ ادا کر کے ریسورڈ واپس کر ڈیل پر رکھ دیا۔

چند لمحوں بعد ہی سامنے کی دیوار درمیان سے بھٹ کر دونوں اطراف میں سٹکی جا گئی۔ اب سامنے ایک طویل راہداری نظر آرہی تھی راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ وہ دونوں جیسے ہی دروازے کے سامنے پہنچے۔ دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔

اور وہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ کمرے میں ایک بڑی سی میز کے چاروں طرف ایک فوجیوں لڑکی موجود تھی۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئے وہ سب کھلتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

یہ آپ کا نظن۔ عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر خط نکالا اور کھلے ہالینڈ کے سامنے دکھوایا۔

ہنری جیمز۔ تمہارا ایک اپ شاندار ہے۔ میں نے صرف تمہیں چال سے پہچانا ہے۔ کھلے ہالینڈ نے خط پر ایک نظر ڈال کر ایک طرف کرتے ہوئے کہا۔

یہ میک اپ عمران صاحب نے کیا ہے اور یہ خود بھی میک اپ میں ہیں ورنہ یہ خاصے خوب صورت ہیں۔ ہنری جیمز نے سبکدوشی سے جواب دیا۔

اؤف۔ اچھا۔ ورنہ مجھے افسوس ہو رہا تھا کہ اتنا بد صورت آدمی زندہ کیسے گزار سکتا ہے۔ کھلے ہالینڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

آپ کو کون توں کی افسیات کا علم نہیں جناب۔ عورتیں بد صورت مردوں کو پسند کرتی ہیں اور بد صورت عورتیں خوب صورت مردوں کو اب دیکھئے۔ آپ کی سیکرٹری بھی دیکھ کر مسکرائی تھی۔ جب کہ اس نے ہنری جیمز کو لفٹ بھی نہیں دی۔ عمران نے طعنے بھگارتے ہوئے کہا۔ اور کھلے ہالینڈ کے ساتھ ساتھ ہنری جیمز بھی مسکرایا۔

پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکٹو کی انجینی بے حد فکر گزار ہے کہ انہوں نے ہمارے خط کے جواب میں آپ کو یہاں بھیجا ہے لیکن معاف کیجئے میں عاف کو آدمی ہوں۔ مجھے آپ صرف کھنڈر سے سے فوجیوں لگ رہے ہیں۔ لاابالی طبیعت کے فوجیوں جو ساحل سمندر پر لڑکیوں کو دیکھ کر سیٹیاں بھگتے رہتے ہیں۔ اور شاید اس سے زیادہ

تیسے۔ باس آپ کے خطر میں۔ لڑکی نے بڑے اجازت سے لہجے میں کہا اور پھر ہنری جیمز سے بغلی دروازے کی طرف بڑھتی جا گئی

اس کے پیچھے چلتے ہوئے وہ مختلف راہداریوں سے گزر کر ایک دروازے کے سامنے رگ گئے۔ لڑکی نے مخصوص انداز میں دستک دی۔

کم ان۔ اندر سے باس کی جاری آواز سنائی دی۔ اور لڑکی دروازے کو کھیل کر ایک طرف ہنسی ملی گئی۔

ہنری جیمز نے عمران کو اندر آنے کا اشارہ کیا اور وہ دونوں کمرے میں داخل ہو گئے۔

یہ ایک وسیع و عریض کمرہ تھا۔ بہترین انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک ادیمز کو لیکن جاری جسامت کا آدمی موجود تھا۔ سیکرٹل ہالینڈ قتل۔ ناک کوٹک ایکٹو کا سربراہ۔ کھلے ہالینڈ پہلے ایکویریا کا ٹاپ سیکرٹ ایکٹو تھا لیکن پھر ایک حادثے میں اس کی ٹانگ کٹ گئی تو اسے ناک کوٹک ایکٹو کا سربراہ مقرر کر دیا گیا۔ اب اس کی ایک ٹانگ مصنوعی تھی لیکن خود سے دیکھے بغیر اس کے مصنوعی پن کا احساس نہ ہوتا تھا۔

میں آپ کو ناک کوٹک ایکٹو کی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں مسٹر علی عمران۔ کھلے ہالینڈ نے اٹھ کر باتامہ عمران سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

شکریہ کرنا۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور کھلے ہالینڈ سے مصافحہ کے وہ قریب پڑی کر سی پر بیٹھ گیا۔ ہنری جیمز نے بھی کر سی بٹھال لی۔

ان میں جرات بھی نہیں ہوتی۔ اس لئے آپ ہمارے مہمان ہیں جب تک آپ چاہیں ایجنسی کے اخراجات پر یہاں رہیں سیر و تفریح کریں۔ اور جب آپ کا دلچسپی کا موڈ بن جائے تو مجھے اطلاع کر دیجئے چنگا۔ کرنل ہالینڈ نے بڑے سچاٹ سے بچے میں کہا اور عمران کے لبوں پر شہر پر سی مسکراہٹ ابھرا آئی۔

آپ کی صاف گوئی مجھے بے حد پسند آئی ہے۔ کرنل ہالینڈ میرے خیال میں آپ بھی کرنل فریدی کے بیچ کے کرنل ہیں وہ بھی اسی طرح بے رنگ و بے بوم قسم کے آدمی ہیں۔ بہر حال آپ سے ملاقات کا شرف حاصل ہو گیا ہے۔ میرے لئے یہی بہت بڑی خوش نصیبی تھی کہ میں نے زندگی میں ایک ایسے آدمی سے ملاقات کر لی جس نے سچی بھلائی کے بعد آگے بھی جرات کی اور تجویز کہ مصنوعی ٹانگ لگا کر بیٹھنا پڑ گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

ادھ۔ آپ مجھ پر طنز کر رہے ہیں۔ بہر حال آپ ہمارے مہمان ہیں میں کوئی تلخی پیدا نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن آپ نے کرنل فریدی کا حوالہ دیا ہے۔ کرنل فریدی کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ بہت بڑے آدمی ہیں۔ ایک بار میں نے اور انہوں نے مل کر کام کیا تھا۔ شب سے میں ماں کا راج ہوں۔ میں نے تو ایجنسی کے گورنر بورڈ سے یہی استدعا کی تھی کہ کرنل فریدی کو اس مشن پر بلا دیا جائے۔ لیکن گورنر بورڈ نے بتایا کہ کرنل فریدی کسی خصوصی مشن میں مصروف ہیں اس لئے انہوں نے ایک سو سے بات کرنے کی کوشش کی کہ کرنل فریدی نے ہی ایک سو کو سفارش کی تھی۔ کرنل ہالینڈ نے سچاٹ بچے میں جواب دیتے

اتری ہے۔ چنانچہ جب اس کے لئے خور کی لگا تو گورنر بورڈ اس نتیجے پر پہنچا۔ کہ ایجنسی محرموں کی بین الاقوامی تنظیم سے منسلک ہے۔ اس لئے کافی نہیں ہے اس کے لئے کسی ایسی تنظیم کی ضرورت ہے جو محرموں سے منسلک نہیں ہو سکتی ہو۔ اور خاص طور پر ایسے مجرم جن کا تعلق غشیات سے رہا ہو۔ چنانچہ اس سلسلے میں کرنل فریدی کا نام سامنے آیا۔ لیکن کرنل فریدی نے معذرت کر لی اور گورنر بورڈ کو یقین دلایا کہ اگر پاکیشیا کیٹ مروٹس کے چیف ایکسٹریسے رابطہ قائم کیا جائے تو وہ بے حد مؤثر ثابت ہو سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے چیف کو خط لکھا گیا اور آپ تشہیف لائے۔ کرنل ہالینڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

آپ کے اس اعتماد کا بے حد شکریہ۔ اب آپ صرف غلبہ برگر کا پتہ بتادیں وہ شاید آپ کی ایجنسی سے متعلق ہے۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔ غلبہ برگر۔ آپ اسے کیسے جانتے ہیں۔ کرنل ہالینڈ نے چونکے ہوئے کہا۔

وہ میرا دوست ہے اور مجھے معلوم ہوا تھا کہ وہ ناکریک ایجنسی سے متعلق ہے۔ اس لئے میں پہلے اس سے ملنا چاہتا تھا۔ یہ تو اتفاق ہے کہ ہماری جیمز سے ملاقات ہو گئی۔ ہم دونوں اکٹھے ہی گسٹورڈ میں پڑھتے رہے ہیں اور پھر ان کے غلیٹ پر بات کھل گئی اور پھر یہ مجھے آپ کے پاس لے آئے۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے جواب دیا۔

ہوئے کہا۔

ادھ۔ کرنل فریدی کی بڑی مہربانی کہ انہوں نے یہ سفارش کی بہر حال مجھے خوش ہے کہ میں آپ کی توقع پر پورا نہیں اترتا۔ لیکن کم از کم آپ مجھے یہ بتادیں گے کہ آخر آپ کو کرنل فریدی یا ایک سو سے رابطہ قائم کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

میں ایجنسی نے محسوس کیا ہے کہ کچھ عرصے غشیات کے منکر بڑے منظم ہو گئے ہیں اور غشیات کی نقل و حمل میں تیزی پیدا ہو گئی ہے۔ اور ایک نئی چیز سامنے آئی ہے جسے عرف عام میں ایکس دانائی کہا جاتا ہے۔ ایکس دانائی غشیات میں ایک ایسی چیز ہے جو نہ صرف بے حد قیمتی ہے بلکہ اس کا شہر دنیا میں سب سے تیز ہے۔ اور پھر یہ کہ طبی طور پر اسے چیک نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے ایکس دانائی پوری دنیا میں تیزی سے پھیلی چلی جا رہی ہے۔ یہ خاکی رنگ کا پودا ہوتا ہے جسے چائے یا کسی بھی مشروب میں ڈال کر پیا جاسکے۔ ہمارے ماہرین نے ایکس دانائی پر سب و سرسج کی تو معلوم ہوا کہ یہ دراصل کوکین کی اعلیٰ ترین کوالٹی ہے۔ اور اس میں خاص تناسب سے چند ایسے کیمیکلز ملائے گئے ہیں جن کے لئے بہت قیمتی اور بہت بڑی مشینری کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ماہرین اس نتیجے پر پہنچے کہ ایکس دانائی کی تیاری کے لئے دنیا میں ہمیں بہت بڑی لیبارٹری تیار کی گئی ہے اور وہ کام کر رہی ہے۔ ظاہر ہے اتنی بڑی لیبارٹری کسی مہنگے بس کا دعویٰ نہیں ہے۔ چنانچہ اس سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ فرنزوں کی کوئی بہت بڑی تنظیم میدان میں

اگرچہ اس سے پہلے کہ کرنل ہالینڈ کوئی جواب دیتا۔ میز پر بڑے ہوئے کئی ٹیلی فونوں میں سے ایک کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور کرنل ہالینڈ نے رسیور اٹھالیا۔

”کیس کرنل۔“ چینگ ”کرنل ہالینڈ نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

”باس۔“ غلبہ برگر کو اس کے غلیٹ پر گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا۔ حملہ آور نقاب پوش تھے۔ اس کے علاوہ یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ انسپکٹر مینز جیمز کے غلیٹ کو بم مارا کر اڑا دیا گیا ہے۔ لیکن شاید غلیٹ خالی تھا۔ یہوں کہ بچے میں سے کوئی لاش نہیں ملی۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ادھ۔“ اس کا مطلب ہے حالات دوزخ پر غراب ہوتے جا رہے ہیں۔ ان نقاب پوشوں کے خلاف مکمل تحقیقات کرنا کہ یہ لوگ کون ہیں انہی سے ہی کوئی کیلو مل سکتا ہے۔ کرنل ہالینڈ نے بچے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”بہتر باس۔“ دیے ہمارے آدمی کوشش کر رہے ہیں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ادھ۔“ جیسے ہی کوئی کیلو ملے مجھے فوراً رپورٹ دینا۔ کرنل ہالینڈ نے کہا اور پھر ٹھیکے ہاتھوں سے رسیور دکھ دیا۔ عمران صاحب۔ آپ کے دوست۔ غلبہ برگر کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ مسکروں کی ایک تنظیم حال ہی میں سامنے آئی ہے۔ اس کا نام ٹوپاز ہے۔ بس اتفاق سے اس کے

خوشہ و دست شادہ باہر مارا انتظار کرتے رہے۔ جب ہم باہر نکلے تو انہوں نے مجھے غلیٹ ہی اڑا دیا۔ ظاہر ہے میک اپ کی وجہ سے وہ ہمیں باہر جلتے ہوئے چیک نہ کر سکے ہوں گے۔ اور خاص بات یہ کہ ان نقاب پوش نے اپنا تعلق ٹوپاز سے ہی بتایا تھا: — ہنری جینز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ادہ۔۔۔ اس کا مطلب ہے ٹوپا زاب کھل کر سامنے آگئی ہے۔ اور ان کے ہاتھ بھی بے حد لمبے ہیں۔۔۔ بہر حال مجھے یقین ہے کہ جلد ہی ہم اس تنظیم کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔“ کرنل ولینڈ نے جواب دیا۔

۱۰ اچھا بنا۔ مجھے اجازت دیجیے تاکہ میں واپسی کی تیاری کروں۔
 عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا:

آپ کچھ دن بیابان رہیں — کرنل ہالینڈ نے اللہ کرے صاف
کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ وہ شاید خود بھی چاہتا تھا کہ عمران
والپس چلا جائے۔ اس لئے یہ بات کرتے ہوئے اس کا لہجہ
رہی مسرت تھا۔

نہیں۔ مجھے تو اس ٹوپاز سے ڈر گئے لگ گیا ہے۔ اس نے مجھے ہنسنی چہرے کے ساتھ دیکھ لیا ہے ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے میک اپ میں بھی پہچان لے اور پھر میں کنوارا ہی مارا جاؤں۔ عمران نے بڑے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

آد۔ کے۔ آپ کی مرضی۔۔۔ مہتری۔۔۔ تم انہیں باہر پہنچا کر واپس آؤ۔ اور ملوں۔ ایکسٹوٹے ایک بار پھر کجیسی کی

متعلق ایک ڈانس سیرکال سے پتہ چلا۔۔۔ فلیپ برگھر ہماری انجنیسی کی
خفیہ تحقیقاتی کمیٹی کا سربراہ تھا۔ چنانچہ اُسے ٹوپاز کے متعلق رپورٹ تیار
کرنے کا حکم دے دیا گیا۔ پھر اطلاع ملی کہ فلیپ برگھر کو رات کو
فلیٹ سے اٹھا کر لیا گیا۔ اور اُسے رسیوں سے باندھ کر ایک مٹرک پر
ڈال دیا گیا جہاں وہ ایک ٹرک کے نیچے آنے سے بال بال بچا۔ ٹرک
ڈرائیور نے اُسے ہسپتال پہنچا دیا۔۔۔ وہاں سے ہمیں اس واردات
کی اطلاع ملی۔ ہسپتال سے فارغ ہو کر وہ جب اپنے فلیٹ پہنچا تو وہیں
نے اس سے رابطہ قائم کیا تو معلوم ہوا کہ وہ زپورٹ جو اس نے تیار کی
تھی وہ بھی غائب کر دی گئی ہے۔ چنانچہ میں نے اُسے یہاں بلوایا تھا۔
مگر اس سے زبانی اس رپورٹ کے متعلق پوائنٹس معلوم کئے جاتے
لیکن اسی اسی اطلاع ملی ہے کہ اُسے فلیٹ میں نقاب پوشوں نے گولیوں
سے چلنی کر دیا ہے۔ اور اُن ہنری جیریک سیرت ائیر لٹل لٹل
ادب بھی ہے۔ ہتھارے فلیٹ کو بھی ہم مار کر اڑا دیا گیا ہے۔ ایسا کیوں ہوا؟
کرئل بالنڈ نے کہا۔

باس — اسی کے متعلق رپورٹ دینے میں یہاں آیا ہوں۔
 میں اور عمران غلیٹ پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ اچانک دو نقاب
 پوش اس اندر گھس آئے۔ وہ مجھے قتل کرنا چاہتے تھے لیکن عمران
 کی مداخلت کی وجہ سے وہ بھاگ جانے پر مجبور ہو گئے۔ پھر عمران نے مذمت
 ظاہر کیا کہ ہو سکتا ہے وہ باہر میرے انتظار میں پیچھے ہوئے ہوں۔ اس لئے
 عمران صاحب نے میرا میک اپ کیا اور خود بھی میک اپ کیا۔ اور
 ہم ٹیکسی کے ذریعے یہاں آئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران کا

میں نے شکریہ ادا کر دیجیے گا۔ کرنل ہالینڈ نے بڑے طنز پر لہجے میں کہا:

”اگر میں ٹوباز کے ہاتھوں بچ گیا تو یقیناً لا کر دوں گا۔ مرنے مجبور ہوں“
 عمران نے کانپتے ہوئے لہجہ میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ ہنری
 جیمز بھی اس کے پیچھے مل رہا۔

بچے افسوس ہے عمران۔ کرنل دواصل بے حد سخت مزاج آدمی ہے۔ ہنری جیمز نے ہوٹل کے برآمدے میں پہنچتے ہوئے بڑے مذامت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

گوئی بات نہیں۔ میری جان بچ گئی۔ یہی غنیمت ہے۔ وہ اگر
گوئی مار دیتا تو میں اس کا کیا بگاڑ سکتا تھا۔ میرا برفیل کیس تو ظاہر ہے
ظہلیٹ میں ہی ختم ہو چکا ہوگا اس لئے اعزاز تھ۔ عمران نے
مصلحہ کر کے لئے ایک بڑا حلقہ ہونے کہا۔

”اگر کچھ دن رہ جاتے تو.....“ — ہنری جمیز نے
معاف فرماتے ہوئے کہا۔

”نا بابا!۔۔۔ کیوں مجھے ٹوپا زکے ہاتھوں مروانا چاہتے ہو۔ میں باز آیا ایسی حاسوسی سے۔۔۔ اچھا خدا حافظ!۔۔۔“ عمران نے ہنسے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے سر ٹھک کی طرف جوتھاٹھ لگا کر ہنسی سیمر چند لمحے اُسے جاتا ہوا دیکھتا رہا۔ پھر سر ٹھک واپس سینہ تھوڑ کر کی طرف چل دیا۔۔۔ اب ظاہر ہے کہ نفل بالئند کے رونے اور عمران کے خوف زدہ ہونے کے بعد وہ اُسے زبردستی توڑے ہوئے لوگ سکھاتا تھا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے کرخت جہرے والے آدمی نے رسیور اٹھایا۔

نہیں۔ نمبر پتھر کی سپیکنگ۔ اس نے انتہائی
مرخت لہجے میں کہا۔

یاس۔ اسی اعلیٰ اطلاع ملی ہے کہ ایک شخص نے ہوٹل ہیلی گوم کے بارے میں بات چیت کرتے ہوئے ٹوڈار کا نام لیا ہے۔ دراصل وایک راجہ عمر ان کی تلاش میں ہوٹل چیک کر رہا تھا۔ چنانچہ جیسے وہ ہوٹل ہیلی گوم کے اندر جانے کے لئے باہر سے گزرنے لگا۔

س نے برآمدے کی وائیں سائیڈ پر دو آدمیوں کی باتیں کیں —
ایک نے دوسرے کو کچھ دن پہنچنے کے لئے کہا مگر دوسرے
نے بڑے خوف زدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا کہ کیوں مجھے ڈھانچہ
لے کر باہر نکلنا پڑتا ہے جو — میں باز آتا ایسی جاسوسی سے :

عمران نے خوف زدہ، لہجے میں کہا۔

”جو ہم کہہ رہے ہیں وہ کہہ کر دے۔ جلدی۔۔۔۔۔“

ان میں سے ایک نے چلنے کی پیالی ایک طرف کرتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

ادھر عمران ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے سوچا کہ اگر ان کا تعلق ٹوپاز سے ہے تو قدرت نے خود ہی کیو دے دیا ہے۔ اب اس موقع کو گننا نہیں چاہیے۔

”خاموشی، باہر چلے چلو۔۔۔۔۔“ ان میں سے ایک نے کراخت لہجے میں کہا اور عمران خوف زدہ ہونے کی ایکٹنگ کرتا ہوا خاموشی سے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اب میز پر بیٹھا ہوا تیسرا آدمی بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا اور وہ بھی ان کے پیچھے چل پڑا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ مین گیٹ سے باہر آگئے۔ دونوں اس کے دائیں بائیں یوں چل رہے تھے۔ جیسے اس کے دست ہوں۔ اور اس نے کسی کو احساس تک نہ ہوسکا کہ عمران کو بھرنے ہوئی سے جبراً اٹھایا جا رہا ہے۔

پارکنگ کی طرف چلو۔۔۔۔۔ باہر آئے ہی ایک نے اُسے کندھے سے دھکا دیتے ہوئے کہا کہ ادھر عمران خاموشی سے پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ان کے پیچھے آنے والا تیسرا آدمی پھر نکلتے ہی تیز تیز قدم اٹھاتا پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ادھر جب عمران پارکنگ میں پہنچا۔ تو وہ پہلے ہی ایک بڑی سی سیلہ رنگ کی کار کا دروازہ کھولے کھڑا تھا۔

”اُس کو دیکھو میان میں لکھ کر پیچھے بیٹھا جاؤ اور دھیان رکھنا یہ ذرا بھی

دست بھی کر ٹوپاز کا پتہ چلائے یا پھر دوسری صورت یہ بھی تھی کہ یہاں وہ ٹوٹی کوتلاش کرے جو کسی زلزلے میں ساکس سٹی کا بڑا نامی گرامی مخدہ تھا اور عمران نے ایک بار اس کی جان بچائی تھی۔ اس لئے وہ عمران کا ممنون انسان تھا۔ لیکن اس بات کو طویل عرصہ گزر گیا تھا۔ اور اب بچانے ٹوٹی زندہ بھی ہے یا نہیں۔ اور اگر زندہ ہے تو کہاں ہو گا۔ ایک اور صورت بھی اس کے ذہن میں آئی تھی کہ وہ اصل صورت میں یہاں گھومے پھرے ہو سکتا ہے ٹوپاز والے اس پر خود حملہ کریں اور اس طرح وہ ٹوپاز کا سراغ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ وہ چائے کی پیالی سامنے رکھے ہی سوچ رہا تھا کہ اچانک اس نے اپنے سے تیسری میز پر بیٹھے ہوئے تین افراد کو چونک کر اور مڑ کر اپنی طرف دیکھتے دیکھا۔ ان لوگوں کی ظاہری شکلیں اور چونک کر اُسے دیکھنے سے ہی عمران کی جیٹی جس نے خطرے کا الارم بجانا شروع کر دیا۔ اور وہ سنے لے اس کی جیٹی جس کا الارم درست ثابت ہوا۔ کون کہ اس نے اس میز پر موجود دو لمبے تڑپنے آدمیوں کو اٹھ کر تیر کی طرح اپنی طرف بڑھتے دیکھا۔ ان کی بغلوں کے اعداد تیار رہتے کہ وہ مسلح ہیں۔ اور عمران کا انداز چہرے اور آنکھوں سے جھکتی ہوئی سفاکی نے عمران کو بتا دیا کہ یہ لوگ جراثیم کی دنیا کے باشندے ہیں۔

خاموشی سے اٹھ کر ہمارے ساتھ باہر چلو ورنہ یہیں گولی مار کر ڈھیر کر دیں گے۔۔۔۔۔ ان دونوں نے عمران کی کرسی کے دائیں بائیں دیکھتے ہوئے کہا۔

”تم۔۔۔۔۔ مگر یہ چائے تو میں نے پی ہی نہیں یہ تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔“

ہے ہمارا تعلق تو ز سے ہے۔ اب بولو۔۔۔۔۔ باس نے ایک لمحہ سوچنے کے بعد جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مجھے کیسے اتین آئے کہ واقعی تمہارا تعلق ٹوپاز سے ہے۔ کیوں کہ میں جو کچھ بتانا چاہتا ہوں وہ ٹوپاز کے لئے بے حد اہم ہے۔ اور اگر وہ بات ٹوپاز کی بجائے کسی اور تنظیم تک پہنچ گئی تو نقصان ٹوپاز کا ہی ہو گا۔۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”جب ہم کہہ رہے ہیں کہ ہمارا تعلق ٹوپاز سے ہے۔ تو بات ختم۔ اور سنو۔۔۔۔۔ مجھے کوئی چکر دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں اب تک نہ صرف اس مقصد کے لئے دکھایا ہے کہیں ہمارے ہاتھ سے کوئی غلط آدمی نہ مارا جائے ورنہ تمہیں وہیں بھرنے ہوئی میں ہی گولی ماری ہا سکتی تھی۔۔۔۔۔ باس نے سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہاری۔۔۔۔۔ سنی۔۔۔۔۔ اگر تم مجھے کسی طرح قائل کر سکتے ہو کہ واقعی تمہارا تعلق ٹوپاز سے ہے۔ تو اس میں تمہارا فائدہ ہے۔ بہت بڑا فائدہ۔۔۔۔۔ ورنہ زیادہ سے زیادہ تم مجھے جان سے مار ڈالو گے۔ لیکن میری موت ٹوپاز کے لئے زبردست نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سنو۔۔۔۔۔ تم نے ہوئی ملی ٹوم کے برآمدے میں ایک اٹھا آدمی سے باتیں کرتے ہوئے ٹوپاز کا نام استعمال کیا تھا۔ دماغ سے ہمارے ایک آدمی نے تمہارا تعاقب کیا اور پھر ہمیں اطلاع ملی اور ہم ہوئی میں پہنچ کر تمہیں اڈا کر کے لے آئے۔ اب تم خود سوچ سکتے ہو کہ تم نے ٹوپاز کا لفظ ہوئی ملی ٹوم کے برآمدے میں استعمال کیا تھا یا

محسوس ہو رہا تھا کہ اُسے اتنی آسانی سے اپنا مشن مکمل کرنے پر دلی خوشی ہو رہی ہے۔

”بیٹھو جناب دو لہا صاحب۔ تاکہ آپ کی دل بھر کر غلط فہماریات کی جائے۔۔۔۔۔ ان میں سے ایک نے عمران کو کسی پر دھکتے ہوئے کہا۔ اور عمران بڑے اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ دراصل یہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ یہ لوگ اُسے کیوں اٹھا کر آئے ہیں۔

اور پھر دوسرے آدمی نے ایک الماری سے دسی نکال کر اس کو کرسی سے جکڑ دیا۔ لیکن عمران مطمئن تھا کہ ناخنوں میں گئے ہوئے بیلیڈوں کی مدد سے وہ جب بھی چاہے گا آزاد ہو جائے گا۔

”ہاں۔۔۔۔۔ اب بتاؤ کہ تمہارا نام کیسا ہے۔۔۔۔۔ باس نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔ اس کے سامنے بائیں اور سجائے ایک طرف کھڑے تھے۔

”میں تمہیں سب کچھ بتانے کو تیار ہوں پہلے یہ بتا دو کہیں تمہارا تعلق ٹوپاز سے نہیں ہے۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

”ٹوپاز سے کیوں۔۔۔۔۔ باس نے چونکتے ہوئے کہا۔

”اگر تمہارا تعلق ٹوپاز سے ہے تب تو میں تمہارے ساتھ ہر ممکن تعاون کرنے پر تیار ہوں۔ اور اگر نہیں ہے تو پھر تم مجھ سے کچھ حاصل نہیں کر سکو گے۔ کیوں کہ میں ٹوپاز کے کسی سرکردہ آدمی سے ملنا چاہتا ہوں۔ میں نے ایکس فانی کے تعلق ایک اہم بات کرنی ہے۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

”او۔۔۔۔۔ اس کا مطلب ہے تم بہت کچھ جانتے ہو۔۔۔۔۔ ٹھیک

نہیں:۔۔۔ باس نے وجاحت کرتے ہوئے کہا۔

”ٹیکس ہے مجھے یقین آگیا کہ تمہارا تعلق ٹوپاز سے ہے۔ اب تم میری اپنے چیف باس سے بات کراؤ۔ تاکہ میں ایکس وائی کی لیبارٹری کے متعلق کسے اہم بات بتا سکوں۔ یاد رکھو اگر تم نے جلد از جلد ایسا نہ کیا تو ایکس وائی کی لیبارٹری تباہ ہو جائے گی۔ اور تم جانے ہو کہ ٹوپاز کے لئے یہ کتنا افسانہ ہو گا۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

”ایکس وائی کی لیبارٹری۔۔۔۔۔ مگر تم اس لیبارٹری کو کیسے جانتے ہو۔ پہلے تم اپنے متعلق تفصیل بتاؤ۔۔۔۔۔ باس کا چہرہ لیبارٹری کے متعلق سو کڑی طرح چونکا تھا۔ اور اس کی آنکھوں میں الجھن کے تاثرات ابھرائے تھے۔

”میں سب کچھ بتا دوں گا۔۔۔۔۔ تم فوراً میری بات چیف باس سے کراؤ۔۔۔۔۔ عمران نے دائرہ لگاتے ہوئے کہا۔ دراصل وہ صرف یہی چیک کرنا چاہتا تھا کہ کیا ٹوپاز کا تعلق باس لیبارٹری سے ہے یا عام سمگلروں کی کوئی تنظیم ہے۔ لیکن اس باس کے چونکنے اور چہرے کے تاثرات نے اسے بتا دیا تھا کہ ٹوپاز ہی لیبارٹری سے متعلق ہے۔ اس بات کا اطمینان ہونے کے بعد اس نے یہ داؤ لگایا تھا۔ کہ شاید وہ چیف باس سے بات کرانے کے لئے اسے لیبارٹری میں لے جائیں۔ اور اس طرح اپنے اصل مشن تک پہنچ جائے گا۔

”میں چیف باس ہوں۔۔۔۔۔ بلوٹ۔۔۔۔۔ باس نے کچھ دیر سوچتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔۔۔۔۔ تم چیف باس نہیں ہو۔۔۔۔۔ سنو۔۔۔۔۔ درست کر دو۔

۴۷

باس نے مزید ہنس لہجے میں کہا۔

”کوڈ اودھ!۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

”ٹوپاز اودھ!۔۔۔۔۔ نمبر تفری نے جواب دیا۔

”اوکے۔۔۔۔۔ کیا بات ہے نمبر تفری اودھ!۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے مطمئن لہجے میں پوچھا گیا۔

”باس۔۔۔۔۔ میں نے مرڈر سیکشن کا چارج سنبھالتے ہی مطلوبہ شخص کا کھوج نکالا۔ جو اس وقت سیکشن میڈیکارٹر میں میرے سامنے بندھا بیٹھا ہے۔ لیکن اس سے پہلے کہ میں اس سے پوچھ کر کہتا ہوں اس نے ایک نیا پکڑ چلا دیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اگر تعلق ہمارا ٹوپاز سے ہے تو وہ ایکس وائی کے متعلق اہم بات خود بتانا چاہتا ہے۔ جب میں نے بتایا کہ ہمارا تعلق ٹوپاز سے ہے تو اس نے ایکس وائی لیبارٹری کے متعلق کوئی اہم بات بتانے پر آمادگی ظاہر کی لیکن اس کی منہ ہے کہ وہ یہ بات صرف چیف باس کو ہی بتائے گا۔ اس لئے میں نے آپ سے رابطہ قائم کیا ہے اور۔۔۔۔۔ نمبر تفری نے وجاحت کرتے ہوئے کہا۔

”اودھ۔۔۔۔۔ تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا نمبر تفری۔ کہ تم ایک غیر متعلق آدمی کے سامنے سب کچھ قبول کرتے جا رہے ہو۔ اسے فوراً گولی مار دو فوراً۔۔۔۔۔ نمبر تفری نے دقت خارج کئے اور۔۔۔۔۔ چیف باس نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ نمبر تفری ٹرانسمیٹر آف کر کے عمران کو گولی مارنے کا حکم دیتا۔ عمران خود ہی حرکت میں آگیا۔ باتیں کر کے ددران وہ دسیاں تو پہلے ہی کاٹ چکا تھا۔ اس لئے چپک چپکے میں

۴۸

اس میں تہارے ہی نامہ کے کی بات ہے۔۔۔۔۔ درن میں تمہیں بھی بتا دیتا۔ عمران نے اتنے مضبوط اور با اعتماد لہجے میں کہا کہ باس چند منٹے مذہب کے عالم میں سویتا رہا اور پھر وہ ایک دیوالیہ بردار سے مخاطب ہوا۔

”ٹرانسمیٹر بیباں لے آؤ مائیکل۔۔۔۔۔ اس کا بوجھ تذبذب ساتھ۔

”لیں باس۔۔۔۔۔ ان میں سے ایک نے کہا اور تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بڑا سا ٹرانسمیٹر اٹھائے واپس آیا اور اس سے سامنے رکھی ہوئی میز پر ٹرانسمیٹر رکھ دیا۔ باس نے تیزی سے اس کی تاب گھمائی اور مختلف ٹیبلٹ دیا۔ عمران کی نظرس اس کے ہاتھ پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ مخصوص فریکوئنسی چیک کرنا چاہتا تھا۔ اور پھر باس نے ایک ٹیبلٹ دیا۔ ٹرانسمیٹر سے ایسی آوازیں نکلنے لگیں جیسے: ہائی کی بڑی بڑی لہریں ساحل سے ٹکرا رہی ہوں۔ اور عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔ ٹرانسمیٹر کی سخت سے معلوم ہو رہا تھا کہ یہ بہت وسیع حیطہ عمل کا ٹرانسمیٹر نہیں ہے اس لئے ظاہر ہے چیف باس سارا کسٹی میں ہی موجود ہے اور پانی کی مخصوص آواز نے اسے یہی بتا دیا تھا کہ باس جس جگہ موجود ہے وہاں جیسے ساحل نزدیک ہے۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد آوازیں ہلکی پڑی گئیں اور پھر ایک تیز آواز ابھری۔

”لیں۔۔۔۔۔ نمبر ون سپیکنگ اودھ!۔۔۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ مشینی تھا۔

”نمبر تفری سپیکنگ باس فلام مرڈر سیکشن میڈیکارٹر اودھ!۔۔۔۔۔

۴۹

اس نے جھلانگ لگائی۔ اور پھر اس سے پہلے کہ نمبر تفری باس کے دو آدمی کچھ سنبھالتے عمران نمبر تفری کو اپنے سینے کے سامنے رکھ کر جکڑ چکا تھا۔

”خبردار۔۔۔۔۔ اگر کسی نے حرکت کی تو۔۔۔۔۔ تمہارے باس کی گردن ٹوٹ جائے گی۔۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں نمبر تفری سمیت پیچھے بیٹھے ہوئے کرخت لہجے میں کہا۔ مگر اسی لمحے اس نے ایک آدمی کے دیوالیہ کو حرکت میں آتے دیکھا تو اس نے نمبر تفری سے نمبر تفری کو ان دونوں کی طرف بھال دیا۔ اور اس آدمی کے دیوالیہ سے نکلی ہوئی گولی نمبر تفری کے سینے پر پڑی اودھ دونوں چیختے ہوئے ایک دوسرے سے ٹکرائے۔ عمران نے نمبر تفری کو دھکیلتے ہی تیزی سے لات گھمائی اور میز ٹرانسمیٹر سمیت دو سرے آدمی سے جا ٹکرائی۔ اور اس کے دیوالیہ سے نکلنے والی گولی میز میں ہی غائب ہو گئی۔ اور پھر اس سے پہلے کہ دونوں گر کر سیدھے ہوئے عمران کے ہاتھوں دیوالیہ آچکا تھا اور پھر دو فائر ہوئے اور ان دونوں کی گھوڑیاں کئی حصوں میں بکھرتی چلی گئیں۔ نمبر تفری پہلے ہی فرسٹ پر گر کر سکت ہو چکا تھا۔

عمران ان کے ختم ہوتے ہی تیزی سے کمرے سے باہر نکلا اور جوں کہ کمرہ گیٹ کے بالکنی قریب تھا۔ اس لئے چند ہی لمحوں میں وہ گیٹ سے ہوتا ہوا ایک کپڑے پہنچ گیا۔ وہ تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا مرکز کا سس کر کے سامنے والے کینے میں داخل ہو گیا۔ وہ اس لئے فوراً عمارت سے نکل آیا تھا کیوں کہ وہ اپنا مقصد حل کر چکا تھا۔ اور اب وہاں رہنے کا مطلب یہ تھا کہ وہ گھیرا جاتا۔

نکالا اور جھک کر اڑ کے پھل بھر کے نیچے چکا دیا۔ اب اس بٹن کی بدولت وہ آسانی سے اس کار کو تلاش کر سکتا تھا۔ اس نے مطمئن ہو کر وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔



جیف باس نے بڑی بے چینی کے عالم میں کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر نبردی تشویش کے آثار نمایاں تھے۔ دوسرے لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور دونوں جوان اندر داخل ہوئے ان دونوں کے چہرے بھی لٹکے ہوئے تھے۔

جیف ٹوٹا۔ جیف باس نے ان دونوں کو کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود بھی میز کے پیچھے دیکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ حالات تیزی سے خراب ہوتے جا رہے ہیں۔۔۔ نمبر تھری مارا جا چکا ہے۔ مرڈر۔ کیشنگ کا نمبر ون مائیکل اندر ٹوٹا مٹھتے بھی ہلاک ہو گئے ہیں۔ مرڈر سیکشن کے میڈیکل وارٹر کو جھگامی طور پر بدلتا پڑا ہے۔ اور ستم یہ ہے کہ سب کچھ صرف ایک آدمی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ اس آدمی نے اپنی ذمہ داری کی حد سے نمبر تھری سے منوالیا کہ اس کا

کیفے کے ٹوائٹ میں داخل ہو کر اس نے بڑی تیزی سے پانی کی مدد سے اپنا ہیک اپ صاف کیا اور چند لمحوں بعد باہر آ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ میڈیکل وارٹر سے کوئی نہ کوئی ٹکے گئے اور اس کا تعاقب کر کے وہ ان کا دوسرا مکان دیکھ لے گا اس نے قریب ہی موجود ایک موٹر سائیکل ٹاؤٹی جی۔ اور پھر اسے عمارت میں سے چند افراد باہر نکلتے نظر آئے۔ وہ غور سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ وہ اسے نہیں پہچان سکتے۔ اس نے وہ کیفے کے ساتھ موجود ایک سٹال پر بیٹھے اطمینان سے کھارہا۔ وہ آدمی چند لمحے ادھر ادھر دیکھنے کے بعد واپس عمارت میں چلے گئے اور جب تقریباً آدھے گھنٹے تک کوئی باہر نہ نکلا تو عمران کو بے چینی سی محسوس ہونے لگی۔ کیوں کہ یہ بات فطری طور پر غلط تھی۔ اس نے تیزی سے سڑک پار کی اور پھر عمارت کے سامنے سے ایک بار گزرا۔ اور پھر مرڈر کا بارہ عمارت میں داخل ہو گیا۔ لیکن پھر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ عمارت خالی پڑی ہوئی تھی اس کا حقیقی دروازہ کھلا ہوا تھا جو کہ کبھی سڑک پر پڑا تھا۔ یقیناً انہوں نے جیف باس سے رابطہ قائم کیا ہو گا اور اس نے انہیں خود اچھلی طرف سے عمارت خالی کرنے کا حکم دے دیا ہو گا اس سے جیف باس کی ذہانت کا اندازہ ہوتا تھا۔

بہر حال اب صرف ایک ہی ٹیو باقی رہ گیا تھا اور وہ کار تھی۔ جو عمارت کے بیرونی دروازے کے باہر کھڑی تھی۔ ظاہر ہے کوئی نہ کوئی کار لینے ضرور آئے گا۔ چنانچہ عمران تیزی سے باہر آیا اور پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چوٹا سا بٹن سا

ہے۔ ہماری ٹیم، ہر نمبر مہنگا گئے واؤ بیچ تو اچھی طرح جانتا ہے۔ اور یہ بھی درست ہے کہ ہم نے دس چیشہ درقاتوں پر مبنی ایک مرڈر سیکشن بھی بنایا ہوا ہے۔ جس میں سے مارش پہلے اپنی حماقت کی وجہ سے موت کی سزا پا گیا۔ مائیکل اور موتلے کو اس علی عمران نے ہلاک کر ڈالا۔ اس طرح تین اہم ترین چیشہ درقات ختم ہو گئے۔ اب باقی سات رہ گئے ہیں۔ لیکن یہ سات آدمی بھی صرف اتنا کام جلتے ہیں کہ انہیں کسی شکار کے متعلق تفصیلات بتا دی جائیں اور یہ جا کر اُسے ہلاک کر ڈالیں۔ اس سے زیادہ یہ لوگ اور کچھ نہیں کر سکتے۔ لیکن جہاں تک اس آدمی کا تعلق ہے۔ جیف باس نے پہلی سینگ میں ہی بتا دیا تھا کہ یہ شخص اصل درجہ کا جاسوس ہے۔ انتہائی ذہین۔ عیار۔ چالاک اور تیز رفتاری سے کام کرنے کا عادی ہے۔ اور جہاں پہلی جھڑپ میں ہی بات سامنے آگئی کہ اُسے ہوٹل سے اغوا کیا گیا تو وہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ موت کے من میں جا رہا ہے بڑے اطمینان سے چلا آیا۔ اُسے کرسی پر رکھیں۔ بے باوندہ دیا گیا۔ لیکن ہمارے کسی آدمی نے اس کی لاشی لینے کے متعلق سوچا ہی نہیں۔ بہر حال سیکشن میڈیکل وارٹر میں جہاں وہ فہار بائیکل بیٹا بس تھا۔ اس نے اپنی ذہانت سے نمبر تھری سے سب کو اغوا کیا۔ اور پھر غور محسوس ہوتے ہی وہ نہ صرف رسیوں سے آزاد ہو گیا۔ بلکہ اس نے نمبر تھری اور دو چیشہ درقاتوں کو بھی ہلاک کر دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ دوسرے کمروں میں موجود لوگ گولیوں کی آغواں سن کر اس کمرے تک پہنچے وہ باہر بھی نکل کر غائب ہو گیا۔ ان ساری باتوں سے کس چیز کا نشانہ ہی ہوتی ہے۔ صرف اس بات کی کہ ہم لوگ

تعلق تو پاس سے ہے۔ اور پھر یہ کہ ٹو بٹن کا تعلق ایکس ڈائی لیبارٹری سے ہے۔ ایکس ڈائی لیبارٹری کے متعلق سب نے اُسے کیسے اور کہاں سے علم ہوا غلط برہنگی کی رپورٹ میں بھی اس لیبارٹری کا کوئی ذکر نہ تھا۔ بہر حال ہماری پوری تنظیم اور لیبارٹری دونوں صرف ایک آدمی کی وجہ سے شدید خطرے میں ہیں اور وہ آدمی سارا کسٹی کے دو کرد و افراد کے سمندر میں گم ہو گیا ہے۔ جیف باس نے غصیلے بچے میں کہا۔ نمبر تھری کو جب اس کا سراغ مل گیا تھا تو اُسے ہوٹل سے اغوا کر کے سیکشن میڈیکل وارٹر میں لے آئے کی کیا ضرورت تھی۔ اُسے وہیں گولی مار دی جاتی ہے۔ ایک نوجوان نے سپاٹ لے لے میں کہا۔

سنبھلنے اس نے یہ حماقت کیوں کی۔ بہر حال اب مزید حماقتیں نہیں کی جا سکتیں۔ اس آدمی کو فوری طور پر ختم ہونا چاہیے۔ ہر قیمت پر۔ ورنہ ہو سکتا ہے وہ لیبارٹری کو ہی تلاش کر لے۔ جیف باس نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”ہمیں اس مسئلے میں کوئی منظم لائحہ عمل تیار کرنا چاہیے۔ ورنہ اس طرح حماقتوں پر حماقتیں ہوتی چلی جائیں گی اور حالات مزید خراب ہو جائیں گے۔ دوسرے نوجوان نے کہہ سوتے ہوئے کہا۔

”اس نے تو میں نے تم دونوں کو بلایا ہے کہ اس مسئلے میں کیا لائحہ عمل تیار کیا جانا چاہیے؟“ جیف باس نے ان دونوں کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”باس۔ بات دراصل یہ ہے کہ ہماری تنظیم مہنگا گئے کا کام کرتی

جیلو — ۱۔ طرح کر لیا جائے کہ سولے اس کھپ کی تیاری اور
فریل کے علاوہ سارے سٹی میں باقی کا سنی الحال بند کر دیا جائے۔ اور اس
مکان تمام تر توجہ لیبارٹری کی حفاظت پر لگا دی جائے۔ نمبر ۱۰
نے کہا۔

ہاں — یہ ٹھیک ہے۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن اب وہ کون سی
تعلیم ہو سکتی ہے جسے اس آدمی کے مقابلے میں لایا جائے؟ — چیف
باس نے سر ہلے۔ دے کہا۔ اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر
آئی تھی۔

باس — میرا خیال ہے مارشل گینگ اس کام کے لئے بہتر
ہے گا۔ اس کا نام ایسے معاملات میں سر فہرست ہے وہ جو ہے کے
بل میں سے بھی نکل کر نوٹھوٹھ لینے کا ماہر ہے۔ نمبر فور نے

کہا۔
مارشل گینگ تو قاتلوں کی تنظیم ہے ہمیں وہ تنظیم چاہیے جو جاسوسی کی
ماہر ہو۔ نمبر فور نے نفی میں سر ہلے ہوئے کہا۔

پھر ایک ہی تنظیم باقی رہ جاتی ہے۔ جو دونوں کاموں میں ماہر ہے۔
مادام بریڈی گوپ۔ کہ وہ اس مشن پر تیار ہو جائے تو مجھے یقین ہے کہ
دو تین روز میں ہی اس آدمی کی لاش ہمارے سامنے پڑی ہوگی۔

نمبر فور نے کہا۔
ادہ — واقعی اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا۔ مادام بریڈی واقعی
اس قابل ہے کہ اس شخص کا ہر پور مقابلہ کر سکے۔ اس سے ہمارے تعلقات
بھی ہیں۔ ٹھیک ہے۔ اُسے کنکٹ کیا جائے۔

ہو سکے۔ میں اسے دوران موجودہ ٹینک کے مطابق ہدایات دے دیتا
ہوں۔ چیف باس نے نمبر فور اور نور سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ
دونوں سر ہلے ہوئے اٹھے اور پو پو باری باری کمرے سے باہر نکلتے
پلے گئے۔



عمران — کار کے سپر کے نیچے جیٹن چسپاں کرنے کے بعد وہاں رکا
نہیں بلکہ خاصی تیز رفتار سے اٹھے بڑھتا ہوا گیا۔ اب اُسے کار کی
طرف سے کوئی فکر نہ تھی۔ وہ جب بھی چاہتا اُسے آسانی سے تلاش کر سکتا تھا۔
اب واپس ہوئی تھری سٹار جانا تو ایک حماقت ہی ہوتا۔ اور ویسے بھی وہ
مشن شروع ہو جانے کے بعد ہر گھنٹہ میں ہتھیاروں کا استعمال نہ تھا۔ اس لئے
اس نے سوچا کہ ٹوٹی کو تلاش کیا جائے۔ اگر وہ مل جائے تو اس کے
ذریعے کوئی راکش عمارت کا بندوبست آسانی سے ہو جائے گا۔

یہی سوچتا ہوا وہ آگے بڑھتا ہوا چلا گیا اس کی نظریں ایک تنگ سی
گلی میں گئے ہوئے چوٹے سے لورڈ پر پڑی۔ بوڑھے پر ایگن بار
کے الفاظ کھلے نظر آ رہے تھے اور گلی میں ایسے لوگ آ جا رہے تھے جو

باوجود زبردست تنظیم رکھتے ہوئے بھی اس کے مقابلے میں اناڈی ہیں۔ اس
لئے میری تجویز یہ ہے کہ ہمیں خود سامنے آنے کی بجائے کسی پیشہ ور
جاسوس تنظیم سے رابطہ قائم کرنا چاہیے۔ اور اسے معاوضہ دے
کر اس مشن پر لگا دیا جائے کہ وہ اس آدمی کا خاتمہ کر دے۔
اس آدمی نے پوری تفصیل سے حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

دیریں گلد۔ نمبر ۱۰ — تم نے واقعی حالات کا بہتر سن اور
فریجاندازانہ تجزیہ کیا ہے۔ میں تمہارے خیالات سے بالکل متفق ہوں۔
لیکن اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اس شخص کا مارگٹ یقیناً ٹویزا اور ایکس
حانی لیبارٹری ہوگا۔ ایسا نہ ہو کہ ہم دوسری تنظیم کو مشن سونپ کر
خود مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں اور وہ ہم پر چڑھ دوڑے۔ چیف باس
نے کہا۔

اس کا ایک حل ہے کہ جب تک اس آدمی کا قتل نہ ہو جائے تنظیم
کی سرگرمیاں یک لخت ختم کر دی جائیں۔ اسے بالکل سٹاپ کر دیا
جائے۔ یوں کہ جیسے ٹویزا کا کہیں کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ لیبارٹری کو بھی
برونی دینے سے کاٹ دیا جائے۔ اس طرح وہ کوشش کے باوجود
ٹویزا کا کسی طور پر سراغ نہ لگا سکے گا۔ اس بار نمبر فور نے
جواب دیا۔

لیکن ہم نے سوئڈن کو ایکس وائی کی بہت بڑی کیب ہیا
کرنی ہے۔ اب صرف ایک آدمی کے خوف کی بنا پر اناڈاڑا سودا کینسل
تو نہیں کیا جاسکتا۔ چیف باس نے بڑا سامنے بناتے
ہوئے کہا۔

چیف باس نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا اور جب باقی دونوں نے بھی
اس تجویز سے اتفاق کیا تو چیف باس نے میز کی دراز کھول کر اس میں
سے ٹرانسمیٹر نکالا اور پرتیزی سے ایک نوکوشی میڈ کرنے لگا۔

جیلو۔ جیلو۔ مادام بریڈی بوٹم کا لنگ بوا اور
چیف باس نے جس کا نام بوٹم تھا بار بار یہی غرہ دہراتے ہوئے کہا۔
نیس۔ بریڈی سپیکنگ اور۔ چند لمحوں بعد ایک
مترجمی نسوانی آواز سنائی دی۔

مادام — ایک اہم مشن پر گھنٹو کرنی ہے۔ ہوٹل البانیہ میں
کو نمبر تین سو پانچ میں آجاؤ اور۔ بوٹم نے کہا۔
نیکام مشن خیریت ہے اور۔ مادام بریڈی نے ہنستے ہوئے
کہا۔

تفصیلات زبانی ملے ہوں گی۔ تمہیں محتول معاوضہ دیا جائے گا۔ میں
اپنے دوستوں سمیت آؤں گا۔ تم چاہو تو اپنے دوستوں کے ساتھ آ سکتی ہو
اور۔ بوٹم نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے۔ میں دو گھنٹے بعد پہنچ جاؤں گی۔ ٹویزا کے لئے کام
کر کے مجھے خوشی ہوگی اور۔ مادام بریڈی نے اس باوجود غصہ نہ
میں کہا۔

اد۔ کے۔ ٹھیک یو۔ ٹھیک دو گھنٹے بعد ہوٹل البانیہ میں
نمبر تین سو پانچ اور۔ چیف باس نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا مشن
آف کر دیا۔

تم دونوں ہی دو گھنٹے بعد وہاں پہنچ جانا تاکہ تفصیلی طور پر مشن پر کسی

ہرگز ہمیشہ قسم کے دکھائی دیتے تھے۔ ایسی جگہوں سے ہی ٹوٹی کا پتہ
مل سکتا تھا اس لئے عمران اس جگہ میں مڑا اور پھر چند لمحوں بعد وہ ایک
جگہ سے دروازے سے گزر کر بار میں داخل ہو گیا۔ — بار کا ہال خالص
برساتھا۔ اور اس وقت چرس کے دھوئیں اور گھٹیا شرب کی بدبو سے
مہک رہا تھا۔ ہال کچھ کچھ بھرا ہوا تھا۔ اور عورتوں کا تعداد تقریباً مردوں کے
برابر ہی تھی اور وہ ہال میں مست تھے۔ ہال کے چاروں
کونوں پر لمیم شیخ اور قمار کھڑت چھروں والے لوگ دونوں پہلوؤں پر
دلوں پر کھائے بڑے کچے انداز میں کھڑے تھے۔۔۔۔۔ جب بھی کوئی
آدمی نشے میں بدست ہو کر کھڑول سے باہر ہو جاتا تو ان میں سے کوئی
آگے بڑھ کر اُسے گردن سے پکڑتا اور یوں اٹھا کر بار سے باہر پھینک دیتا
جیسے مردہ جو بے کھینچا جاتا ہے۔ شاید ان فنڈوں کے مدب
کی وجہ سے شراب اور چرس پینے کے باوجود بار میں موجود لوگ خاصے
جسٹاؤں نظر آ رہے تھے۔ عمران یہ انتظام دیکھ کر ہی سمجھ گیا کہ یہ کسی خاص
نڈیے کی بار ہے۔ در عام باروں میں ایسا انتظام نہیں کیا جاتا تھا۔ عمران
ہال میں داخل ہوتے ہی کاؤنٹر کی طرف بڑھتا گیا۔ — جہاں ایک سگنے
سر اور خاصے کھڑت چھبے والا بارنڈ موجود تھا۔ اس کی آنکھوں میں
عمران کو دیکھ کر حیرت کی پڑچھائیاں ابھر آئیں۔ شاید یہ سیرت اس لئے
تھی کہ ایک تو عمران الرشیدی تھا۔ اور دوسرا وہ مشکل صورت سے
اس دنیا کا باسی نظر نہ آتا تھا۔ جس دنیا کے لوگ اس بار میں آتے جلتے
رہتے تھے۔

منا طلب ہو کر کہا
ایک گلاس ٹینڈ پانی پلوادو۔ بڑی پیاس لگی ہے۔
عمران نے بڑے سے سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
چلو۔ ہاگ جاؤ۔ یہاں پانی دانی نہیں ملتا۔ نکل جاؤ
یہاں سے۔ تمہارا یہاں کوئی کام نہیں۔ بارنڈر نے
حقارت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
بھائی۔ پیاسے کو پانی پلوانا بڑا ثواب کا کام ہے۔ اشد بخشتے
مادی اماں۔ کبھی تعین جو پیاسے کو پانی پلواتا ہے۔ اسے جنت میں
دودھ کے گلاس ملتے ہیں۔ گائے بھینسوں والا دودھ نہیں بلکہ نہر والا
دودھ۔ عمران نے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔
میں کہتا ہوں پہلے جاؤ یہاں سے۔ ورنہ سخت میں مارے
جاؤ گے۔ بارنڈر نے خفیلے لہجے میں کہا۔
تو کیا یہاں لوگ پیسے لے کر بھی مارے جاتے ہیں۔ واہ واہ
پھر تو اچھی جگہ ہے۔ جس نے خود کشی کرنی ہو۔ یہاں آجائے۔ پیسے بھی
مل جائیں گے اور موت بھی۔ ویسے بانی دمی دے کتنی رقم دیتے ہو۔
عمران نے باتا مد کاؤنٹر پر کہنیاں ٹیکتے ہوئے پوچھا۔
اتو کے پتھے۔ جاتے ہو یا نہیں۔ میں ہمدردی کر رہا
ہوں۔ الشامہ پر ہرے آ رہے ہو۔ تمہارنڈر نے خفتے سے
بازو گھماتے ہوئے کہا۔ وہ شاید عمران کو تھپڑ مارنا چاہتا تھا۔ لیکن ظاہر ہے
عمران اپنی آسانی سے تھپڑ کھانے والوں میں سے تو نہیں تھا۔ وہ
تیزی سے پیچھے ہٹا اور پھر اس سے پہلے کہ بارنڈر پیچھے ہٹتا عمران

نے دائرے میں حرکت کرتے ہوئے دو غنڈوں کو کچ کر نیچے کرنے پر مجبور کر دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران اچھل کر ایک طرف بھاگا اور پھر وہ کسی عقاب کی طرح اڑتا ہوا ایک دیوالیہ پر جم بیٹھا۔ دوسرے غنڈے وہ دیوالیہ پر دارنٹ بال کی طرح اڑتا ہوا بال کی میزوں پر جا گرا۔ جب کہ اس کے ہاتھ میں پڑا ہوا دیوالیہ عمران کے ہاتھوں میں تھا اور اس کے ساتھ ہی گولیوں کی تڑپا ہوا آہٹ ابھری اور جو تھا غنڈہ چیخ مار کر ایک طرف جھٹک گیا۔ دیوالیہ اس کے ہاتھ سے نکل کر دروازہ پر جا کر اٹھا۔ یہ سب کچھ ایک جھپکے میں ہو گیا۔ اور اب دیوالیہ عمران کے ہاتھوں میں تھا۔ جب کہ وہ چاروں زمین پر پڑے ہوئے تھے۔

خبردار۔ اگر کسی نے حرکت کی تھی۔ عمران نے چیخ کر کہا۔ یہ کیا گڑبگڑ ہو رہی ہے۔ اچانک دائیں طرف سے ایک کرنٹ آواز سنائی دی اور سب لوگ آواز سن کر ہی لوکھلا کر پیچھے ہٹ گئے۔ مگر عمران کے چہرے پر مسکراہٹ ابھرائی کیوں کہ وہ ٹوٹی کی آواز کو پہچان چکا تھا۔

پرنس۔ یہ شخص..... ایک غنڈے نے اٹھ کر کچھ کہنا چاہا۔ تو کئی غنڈے۔ یہ شخص۔ گولی مار کر باہر پھینک دو۔ ایک آدمی نے تمہیں آگے لگا رکھا ہے۔ بڑے غنڈے بے پھر رہے ہیں۔ اس آدمی نے تختہ ناک ہوتے ہوئے کہا۔ وہ شاید پوری صورت حال سمجھ گیا تھا۔ چونکہ عمران کی اس طرف سے سائیڈ بھی اس نے۔ شاید عمران کو یہ پہچان سکا تھا۔

آؤ پرنس آؤ۔ ٹوٹی نے عمران کا بازو دیکھ کر دائیں طرف ہٹے ہوئے دو دروازے کی طرف گھسٹتے ہوئے کہا۔ اس کے پیچھے میں ایسی خوشی تھی جیسے بچے کو اس کا پسندیدہ کھانا مل گیا ہو۔ اور پھر عمران کو گھسٹنا ہوا وہ ایک کمرے میں لے آیا یہ شاید اس کا دفتر تھا۔ پہلے بتاؤ پرنس۔ کیا ہو گئے۔ ٹوٹی نے خوشی سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

یار۔ اب تو مانگتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہے۔ میں نے تمہارے گھنے بارشندے ٹھٹھائیانی مانگا تھا وہ الٹا مجھ پر چڑھ دوڑا۔ عمران نے گہرا جوتے نیچے میں کہا۔ ادو ٹوٹی کے حلق سے بے اختیار جھنجھٹ نکل گیا۔

وہ بے چارہ بھی سچا تھا۔ بلکہ ایگن باریں ٹھٹھائیانی۔ خوب؟ ٹوٹی نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر اس نے کسی پریشانی سے میز کی سائیڈ پر لگا ہوا جٹن دبا دیا۔ دوسرے ایک دیڑھ تیزی سے کمرے میں داخل ہوا۔

جاؤ۔ مینا گلاس نے کہہیں سے ٹھٹھائیانی تلاش کر کے لے آؤ جلدی۔ ٹوٹی نے دیڑھ سے مطالبہ ہو کر کہا۔ جی پانی۔ دیڑھ نے حیرت کی شدت سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

ہاں پانی۔ سادہ پانی۔ جاؤ دفع ہو جاؤ۔ ٹوٹی نے فیصلے سے کہا اور دیڑھوں سر کرکھا جیسے اگر وہ ایک لمحہ بھی

ٹوٹی ابلاش۔ عمران نے ٹوٹی کا پورا نام بتاتے ہوئے کہا۔ آؤ۔ تمہیں ٹوٹی کی تلاش کیوں ہے۔ اس آدمی نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔ وہ میرا پرانا دوست ہے۔ اور میرے پاس اس کے لئے کام ہے۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

لیکن ٹوٹی تم جیسے پیچھے کا دوست نہیں ہو سکتا۔ سمجھ۔ تم خواہ مخواہ اس کا نام لے رہے ہو۔ چونکہ تم اجنبی ہو۔ اور نہیں جانتے کہ ایگن باریں داخل ہو کر غلط حرکت کرنے والا دوسرا سانس نہیں لے سکتا۔ اس لئے میں تمہیں اس بار معاف کر دیتا ہوں۔ تم ایک منٹ میں بارے نکل جاؤ ورنہ گولیوں سے چھلنی کر دوں گا۔ سردار نے فیصلے سے کہا۔

تم پرنس آؤ صاحب کی توہین کر رہے ہو۔ حالانکہ تمہارا اپنا چہرہ ایسا ہے جیسے ٹوٹی ہوئی قبر ہو۔ مسمان نے اُس انداز میں کہا۔

اور دوسرے لمبے وہ بجلی کی تیزی سے اچھلا اور اڑتا ہوا اس غنڈے کے سر کے اوپر سے ہو کر دوسری طرف جا کر اڑا ہوا۔ اور اس کی فوری پھرتی نے اُسے بچا لیا۔ ورنہ اس غنڈے کے دیوالیہ سے نکل جاتی گولی اس کے سینے پر پڑتی۔

عمران کے دوسری طرف پہنچتے ہی وہ سانس تیزی سے اس کی طرف گھومتے مگر اس سے پہلے کہ وہ پوری طرح گھوم کر عمران کو نشانہ بناتے۔ عمران اپنی ایف بی پر لٹو کی طرح گھوما اور اس کی ایک ٹانگ

ان کی بجائے تم کی گولی مار دو پیارے ٹوٹی ابلاش۔ عمران نے ٹوٹی کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

ارے ارے۔ کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہا۔ تم پرنس۔ تم اور ہاں۔ ٹوٹی نے عمران کو دیکھتے ہی تیزی سے آنکھیں غمی شروع کر دیں۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار نمایاں تھے۔ شکر ہے تم نے اتنے عرصے بعد پہچان تو لیا۔ ورنہ میں تو سوچ رہا تھا کہیں تمہاری آنکھوں پر چربی نہ چڑھ گئی ہو۔ عمران نے دیوالیہ ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا۔

آؤ پرنس تم۔ واقعی تم پرنس ہو۔ ٹوٹی بے اختیار دوڑا ہوا آیا اور اس نے عمران کو یوں دو لوں بازوؤں میں جکڑ لیا جیسے اُسے بازوؤں میں ہی دبا کر پکڑا دے گا۔

ارے ارے۔ میری پسلیاں۔ ارے یہ میں ایس سٹیل کی نہیں ہیں۔ بے چاری اصل پسلیاں ہیں۔ عمران نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا۔ اور ٹوٹی نے جھنجھٹ لگاتے ہوئے اُسے چھوڑ دیا۔

تب۔ پاس..... گھنچے بارشندے نے شاید آگے بڑھ کر عمران کی شکایت کرنی چاہی تھی۔

آؤ۔ چلو جھٹو۔ شکر کہ وہ تم پرنس سے جھگڑا کر کے بھی زندہ ہو۔ جاؤ اپنی جانی بچ جانے پر تمہاریاں بانٹو۔ ورنہ پرنس کے سامنے آنکھ اٹھانے والے آج تک زندہ نہیں رہتے۔ ٹوٹی نے اُسے خبر دیتے ہوئے کہا۔

تلام — میں ٹوٹی بول رہا ہوں۔ آپ مجھے ایک ذاتی کام ہے
ادورہ — تو نے کہا۔

”ذاتی کام — میں نہیں — کھل کر بات کرو اور نہ
 مادام کے لیے یہ جاہز تھی۔“

امام — سنٹرل ایٹیکا کا ایک بہت بڑا سٹور پرنس آف مسمپ
میرا دوست ہے۔ وہ فشیٹ کا دھندہ کرتا ہے وہ آج کل یہاں آیا ہوا ہے۔
اس نے ٹیپاز۔ لے راتھ ایکس وائی کی ایک بہت بڑی کھیمپ کا سودا کرنا
ہے۔ میرا پتا ہوں کہ میرے ذریعے اس کا رابطہ ٹیپاز سے ہو جائے
گا کہ اس سودے میں میرا بھی کوئی حصہ بن جائے اور وہ۔۔۔ ٹونی نے
وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

پھر اس سلسلے میں میں کیا کر سکتی ہوں۔ تم جتنے جو میں خیالات کا احاطہ نہیں کرتی اور: — مادام نے جواب دیا۔

یہ مجھے معلوم ہے مادام۔۔۔ لیکن مجھے علم ہے کہ آپ کا رابطہ نواز کے چچن باس سے رہتا ہے۔ آپ پرنس اندلو باز کے کسی نمائندے کی ملاقات کا بندوبست کرادیں تو کام بہن جانے گا اور۔۔۔ ٹونی لے کہنا۔

”اوہ — یہ کام میں کر دوں گی۔ میں نے آج ہی اس سے ملاقات کرنی ہے۔“ کیا نام بتا ماقہ نام نے لینے دوست کا اور:

پرنس آف ڈمپ فرام سنٹرل ایشیا اودرتے — ٹوٹی نے جواب دیا۔

اد۔ کہے۔ پھر تم مادام بریڈی سے بات کرو، لیکن ایسا کرو کہ کسی طرح میری اس سے ملاقات کرو اور باقی کام میں خود کروں گا۔ تم حمران نے کچھ سوچتے ہو جنے کہا۔

تو نے کہا: "اب کس خفیت سے بات کر رہے ہو؟" تو نے کہا: "میں نے آپ کو یہ بتایا تھا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا تھا جو ایک شخص کو دیکھ رہا تھا۔"

مہریت خوب میں ابھی امام بیڑی سے رابطہ قائم کرتا ہوں :
 ٹوٹی نے سرکارتے جوئے کہا اور میز کی دروازہ کھول کر ایک ٹرانسمیٹر باہر
 نکال لیا۔

اس سے کل کا کوئی وقت لینا تاکہ کل تک میں مکمل طور پر پرس
آن ڈھمپ کار وپ بھی دھار لوں۔ ادرسو۔ مجھے یہاں کوئی جڑی سما
رہا لشی عمارت بھی چلبیئے۔ جو پرس کی حیثیت کے مطابق ہو۔
عمران نے کہا۔

مکران سے کہا۔ سب اختتام ہو جائے گا پرنس۔ ٹونی کے ہوتے ہوئے تمہیں کسی بات کی فکر نہیں کرنی چاہیے۔ ٹونی نے بڑے مضبوط ہاتھ میں کہا اور عمران نے اطمینان سے انداز میں سر ہلادیا۔ ٹونی نے ٹرانسمیٹر پر فخر کوئی سسٹ کی اور سر ڈیجنگ دکا کرتے ہوئے اس کہا۔

فون فرام ایگن بار کا رنگ مادام ادورہ — وہ بار بار یہی فخرہ
دہرا رہا تھا۔

نیس مادام بی بی سچیک گ اودورہ — اچانک دوسری طرف سے ایک مترجم نسوانی آواز سنائی دی۔

”بڑا عجیب سا نام ہے۔ بہر حال میں بات کروں گی۔ لیکن ٹونی تم جانتے ہو کہ یہ لوگ کس قدر محتاط ہوتے ہیں۔ اس لئے کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ پہلے میں تمہارے دوست سے مل کر اپنے طور پر جائزہ لے لوں پھر اس کی سفارش کروں اور پھر۔۔۔“ مادام نے کہا۔

”جے مدد مناسب ہے مادام۔۔۔ آپ کل جس وقت بھی ملاقات کرنا چاہیں مجھے بتا دیں اور۔۔۔ ٹوٹی نے جواب دیا۔

وہ کہیں شہر ہوا ہے اور وہ — ماوا میں نے پوچھا۔
وہ کسی رہائشی عمارت میں ہی ہو گا۔ مجھے تو سو رہا ہے ملاقات ہو گئی۔

اور میں نے بات کو گوگل کرتے ہوئے کہا۔
”تو یہ کیسے ہے۔ تم اس کا خیال نہ معلوم کر لو۔ اور اس سے کل شمار جاری

نہجے کا وقت ملے کرو۔ ہم اس کی رہائش گاہ میں ہی اس سے ملاقات کریں گے اور وہ۔۔۔ مادام نے کہا۔

مقامِ ہاشمؑ کیا ہے بہتر نہیں ہے کسی پوئل میں ملاقات ملے کر ملی جلتے
کیوں کہ ہر سکتا ہے ترنسؑ پناہ کا کہ کسی کے علم میں نہ لانا چاہیے۔ وہ
بھی بے حد محاطِ قسم کا آدمی تھا اور دُورؑ ٹوٹنے لے گیا۔

مٹیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ توکل شام چار بجے ہوٹل بمبئی کے مال میں ملاقات جو بنائے گی اور تہ۔ مادام نے جواب دیا۔

دیا۔ بالکل درست ہے امام — میں کل شام چار بجے سے قبل ہی آپ سے دوبارہ رابطہ قائم کروں گا اور — ٹونی نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

بدلتے ہوئے کہا۔

”دیکھو پرنس۔ میرے پاس ایک بہترین رہائش گاہ موجود ہے۔ اس لئے رہائش گاہ کا کوئی پرالٹن نہیں۔ اس کے علاوہ تمہیں جو سامان چاہیے وہ مجھے بتادو۔ میں تمام بند و بست ابھی کر دیتا ہوں۔“ ٹونی نے کہا۔

”ایک نئی کار چاہیئے۔ اور ایک ملازم۔ جو چاہئے وغیرہ بنا کر دے دیا کرے۔ باقی مجھے کچھ نہیں چاہیئے۔“ عمران نے کہا۔
”ٹھیک ہے میں ابھی سب انتظام کر دیتا ہوں۔ اور پھر ہم لکشمی ہی اس رہائش گاہ پر ملتے ہیں۔“ ٹونی نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

ہنری ۛ جیمز عمران کو نصرت کرنے کے بعد بڑے ڈھیلے قدموں سے چلتا ہوا دوبارہ کرنل ہالینڈ کے دفتر میں پہنچ گیا۔

”چھوڑ آتے ۛ اسخبرے کو۔“ کرنل ہالینڈ نے بڑے عداوت آمیز لہجے میں کہا۔

”ماں باس۔“ چھوڑ آیا ہوں۔ ویسے ایک بات ہے۔ یہ شخص بظاہر مسخوڑ لگتا ہے لیکن ہے بہت ذہین۔ اور پھر جب ایک سیکرٹ سروس کے سربراہ نے اسے خاص طور پر نمائندہ بنا کر بھیجا ہے تو اس میں کوئی نہ کوئی صلاحیت تو ہوگی۔“ ہنری جیمز نے عمران کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

”اے۔۔۔ ایشیائی لوگوں میں کیا صلاحیت ہو سکتی ہے۔ احمی اور مسخوڑے لوگ ہیں۔ بس وہ ایک کرنل فریدی ہے جو واقعی ذہین آدمی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر ایشیائی کرنل فریدی ہے۔ جس شخص کو ٹھیک

آڈے آسکتے ہو۔ تمہارے گروپ کا نام بلیک باس ٹھیک رہے گا۔ تمہیں طبعیہ عمارت دے دی جائے گی اور انجینیئری تمہیں ہر ممکن سہولتیں دیا کرے گی۔“ سگنگ اور بد معاشی میں تیز رفتاری سے نام پیدا کرو تاکہ ٹوپاز۔۔۔ مقابلے میں آسکو۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے صاف گروپ کا نام تجویز کر دیا بلکہ باقی لائحہ عمل بھی طے کر دیا۔

”اور۔۔۔ کے باس۔“ بالکل درست ہے۔ اور آپ بکھر نہ کریں۔ بلیک باس ایک ہی رات میں بڑے بڑے بد معاشوں کا تختہ کڑے گا۔ ہنری جیمز نے جواب دیا۔

”او۔۔۔ کے۔“ میں تمہارا بند و بست کر دیتا ہوں۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر اسی نے میز پر بڑے ہوئے ٹیلی فونوں میں سے ایک کا کوبہ درخاکہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”ہیلو۔۔۔ کراس پوائنٹ سے کلاک بول رہا ہوں۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

”کلاک۔۔۔“ تم اپنے گروپ سے آؤ آدمی ایسے جن کو جوڑائی بڑائی اور نقل وغات گری کے ماہر ہوں۔ تم اس گروپ کے انچارج ہو گے۔ اور تمہارا انچارج ہنری جیمز ہوگا۔ جس کا نام بلیک باس ہوگا۔ اور پورا گروپ بلیک باس گروپ کہا جائے گا۔ اس گروپ کا

میدان کارکردگی اس پوائنٹ ہوگا۔ سمجھ گئے۔“ کرنل ہالینڈ نے کہا۔

”بالکل سمجھ گیا باس۔“ لیکن اس گروپ کے قیام کا مقصد مسجد میں نہیں آیا۔“۔۔۔ کلاک نے معذرت بھرے لہجے میں جواب دیتے

طرح بات کرنے کی تیز نہیں ہے وہ بھلا اتنی خطرناک اور خوف ناک تنظیم کا مقابلہ کیسے کر سکتا ہے۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے ٹرسا منہ ملتے ہوئے کہا۔ اور ہنری جیمز خاموش ہو گیا اب بھلا وہ کیا کہہ سکتا تھا۔

”اب میرے لئے کیا حکم ہے باس۔“ ہنری جیمز نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

”سب تو ہنری۔۔۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم اپنے طور پر اس ٹوپاز کا مقابلہ کریں اور ایکس والی کی لیبارٹری کو بھی تلاش کریں اگر واقعی ایسی کوئی لیبارٹری موجود ہے تو اسے بھی تباہ کر دیں تاکہ گورنگ بورڈ کو یہ پتہ چل جائے کہ کرنل ہالینڈ کسی مسخوڑے یا کرنل فریدی کا محتج نہیں ہے۔“ کرنل ہالینڈ نے کہا۔

”ٹھیک ہے باس۔ آپ جو حکم دیں میں تیار ہوں۔“ ہنری جیمز نے بڑے پر غلوص لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو ایسا کہتے ہیں۔۔۔ میں لکشمی کے آٹھ افراد چھ کر تمہاری ماتحتی میں دے دیتا ہوں۔ تم ایک گروپ بنا لو اور انجینیئری سے بہت کم گروپ کا ایک نیا نام رکھ کر کام شروع کر دو۔ میں جہیں ہدایات دیتا رہوں گا۔“ کرنل ہالینڈ نے کہا۔

”بالکل درست ہے باس۔“ مجھے ایسا ہے ہم یقیناً کامیاب ہو جائیں گے۔“ ہنری جیمز نے خوش ہوتے ہوئے کہا کیوں کہ اسے یقین تھا کہ کامیابی کے بعد اس کی منیت و اہمیت انجینیئری میں بہت بڑھ جائے گی اور جو سکتا ہے کرنل ہالینڈ اسے اسسٹنٹ بنا لے۔
”تم اپنا گروپ بنا کر خلیات کے محکمہ میں جاؤ۔ اسی طرح ہی تم ٹوپاز کے

ہوئے کہا۔

”وہ مقدمہ سبزی چیز تھیں سمجھا دے گا۔ میں سبزی چیز کو اس پوائنٹ پر بھیج رہا ہوں۔ وہ دیکھ آپ میں ہے۔ اس لئے کوڈ دیکھ باس ہی ہو گا۔ باقی تفصیلات تم دونوں آپس میں کر لیتا۔“ کرنل ہالینڈ نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔“ کلارک نے کہا اور کرنل ہالینڈ نے اس کے کہہ کر رسیور کو دیا۔ سبزی چیزیں پوائنٹ پہلے جاؤ۔ یہ عمارت گرجن دھرم پر ہے۔ اس کا نمبر تیرہ ہے۔ وہاں تھیں ہر سہولت مل جائے گی۔ کلارک نے حد زمین اور تیرہ آدمی ہے۔ وہ تہا ہے بے حد کام آئے گا۔ اب تم نے مجھ سے والد صرف ایون ہنڈ روٹ ٹرانسپیرر دیکھا ہے۔ مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا تاکہ میں صورت حال کے مطابق تمہیں ہدایات دیتا رہوں۔“ کرنل ہالینڈ نے رسیور کو کہہ کر سبزی چیز سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ٹھیک ہے باس۔ مجھے یقین ہے کہ ہم اپنے مشن میں ضرور کامیاب رہیں گے۔“ سبزی چیز نے اسٹے ہوئے کہا۔ ”کام انتہائی تیز رفتاری سے چلنا چاہیے تاکہ ہم جلد از جلد سرخرو ہو سکیں۔“ کرنل ہالینڈ نے کہا اور سبزی چیز سر ہلا تا ہوا ایسٹرا اور پھر کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ اس کے تینوں میں ایک نیا افغان تھا۔ کیوں کہ اب وہ ایک طاقت ور گروپ کا سربراہ تھا۔ ایسا گروپ جس نے پوری سارا کسٹی پر اپنی دہشت قائم کرنی تھی۔

تھا جس میں جدید ترین سہولیات مہیا کی گئی تھیں۔ اس کمرے میں چیف باس نمبر ون اور فور کے ساتھ موجود تھا اور مادام بریڈی کی آمد کا انتظار کیا جا رہا تھا۔ وہ تینوں کرسیوں پر بیٹھ ہوئے تھے۔ سامنے ایک بڑی سی میز تھی جس پر مختلف رنگوں کے کٹی فون پڑے ہوئے تھے۔

”میرزا خیال ہے۔ اب تک مادام کو آجانا چاہیے۔“ چیف باس نے کلانی کی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا۔ سامنے میرزا پڑے ہوئے ایک ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ چیف باس نے چونک کر رسیور اٹھالیا۔

”لیس۔“ چیف باس نے کہا۔ ”باس۔“ مادام بریڈی اپنے دو ساتھیوں سمیت آپ کے پاس پہنچنے کے لئے لفٹ میں سوار ہو چکی ہے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ٹھیک ہے۔“ چیف باس نے ٹھکانہ بھیج میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”مادام آ رہی ہے۔“ چیف باس نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

چند لمحوں بعد کال ہل گنگا اٹھی تو نمبر فور نے اٹھ کر کمرے کا دروازہ کھول دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی چیف باس اور نمبر فور احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے۔ دروازے میں ایک خوب صورت اور جوان لڑکی کھڑی تھی۔ اس نے سیاہ رنگ کا چمٹ لباس پہنا ہوا تھا۔ لیکن اس کے چہرے پر رضا کی کے تاثرات جیسے منجمد ہو کر رہ گئے تھے۔ آنکھوں میں بے پناہ چمک تھی۔

”ہوٹل۔“ البانیہ ٹو پاؤ کی تعلیم کا ذاتی ہوٹل تھا۔ اور اس کے تہ خانوں میں ہی خدشات سڑک جاتی تھیں اور یہیں سے ہی انہیں سبلائی کیا جاتا تھا۔ ہوٹل البانیہ کو انسانی اعلیٰ طبقے کا ہوٹل بنایا گیا تھا۔ تاکہ اس پر پولیس یا تارکوں کا کنٹرول نہ ہو۔ تہ ڈالنے کی جرأت ہی نہ کر سکے۔ اور ایسے ہی اس ہوٹل کے سر کمرے میں تھوڑے کمرے نصب تھے۔ جن کے ذریعے کمرے میں ہونے والی تمام حرکات اور گفتگو کی فلم بنائی جاسکتی تھی۔ اس طرح ٹو پاؤ کے پاس بڑے بڑے سرکاری افسروں۔ انٹیلی جنس اور پولیس کے اعلیٰ حکام کی ایسی فلمیں موجود تھیں جن کی مدد سے دقت پڑنے پر انہیں بیک میل کر کے خاموش کیا جاسکتا تھا۔

ہوٹل البانیہ کا کمرہ نمبر تین سو پانچ سب سے آخری منزل پر تھا۔ اور یہ ٹو پاؤ کی خفیہ میٹنگوں اور دوسری تنظیموں کے ساتھ لین دین اور سودوں کی جھگڑوں کے لئے خاص طور پر تیار کیا گیا تھا۔ یہ ایک وسیع دیرین کمرہ

یہ مادام بریڈی نے۔ سارا کسٹی کی حسین ناگہی۔ اس کے پیچھے دو لمبے تودھے فوجان تھے۔ جنہوں نے بہترین تراسش کے کوٹ پہن رکھے تھے۔ لیکن چہروں سے وہ بھی لڑائی بھڑائی کے فیض میں ماہر نظر آتے تھے۔ ”خوش آمدید۔“ مادام۔“ چیف باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”شکر۔“ میرے خیال میں مجھے دیر نہیں ہوئی۔“ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں مادام۔“ آپ بیچ وقت پر آئی ہیں۔“ تشریف دیکھ چیف باس نے کہا اور مادام کے بیٹھنے کے بعد وہ خود بھی بیٹھ گیا۔ مادام ساتھیوں نے بھی کرسیاں منبھالی لیں۔ نمبر فور بھی چیف باس کے ساتھ ہو بیٹھ گیا۔ جب کہ نمبر فور نے ایک الماری کھول کر اس میں سے شراب کی دو بوتلیں اور بیکلاس نکال کر دیرمیان میز پر رکھ دیئے اور پھر بوتلیں کھول کر اس نے جام پھر دیئے۔

”لیجئے مادام۔“ چیف باس نے جام اٹھاتے ہوئے کہا اور ان سب نے اپنے اپنے سامنے رکھے ہوئے جام اٹھالئے۔

”مکون سامسن آچا آپ کو۔“ جس کے لئے جاری ضرورت پڑ گئی۔“ سامنے چسکی لیتے ہوئے کہا۔

”مادام۔“ سارا کسٹی میں ایک شہن موجود ہے۔ جس کا نام علی عمران ہے۔ پاکیشیا۔ رہنے والا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ انتہائی خطرناک آدمی سمجھا جاتا ہے۔ بظاہر ایک اچھی سا آدمی معلوم ہوتا ہے۔ لیکن دراصل بے حد عیار۔ چالاک اور تیز طرار آدمی ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ تم اسے تلاش کر کے بلا کر در بہیں منہ مانگنا خداوند دیا
جلے گا۔ چیت باس نے مشن کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
”انتہائی حیرت انگیز بات ہے جو تم۔ تمہاری تنظیم بے پناہ طاقتور
ہے۔ تمہارے پاس پورا مژدہ سیکشن ہے۔ اور تم صرف ایک اعلیٰ نے ایٹمی
کے لئے ہم سے معاوضہ دے کر بات چیت کر رہے ہو۔ کیا تم خود
اسے بلا کر نہیں کر سکتے۔ مادام بریڈی نے حیرت میرے انداز
میں کہا۔

”وہ شخص ٹپاز کے خلاف کام کر رہا ہے اور چون کہ وہ بنیادی طور پر
جامسوس ہے۔ اس لئے اس سے وہ تنظیم کی نیٹ سٹکتی ہے جو باسوی کے
طریقے و انداز جانتی ہو۔ ہم براہ راست سامنے نہیں آنا چاہتے۔ اس
لئے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ تم یہ کام کرو۔ چیت باس نے کہا۔
”یونہی۔ ٹھیک ہے۔ اس کا اتہ پتہ بتاؤ۔ مادام نے
کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

”اس کا کوئی اتہ پتہ نہیں ہے۔ بس اتنا ہی معلوم ہے کہ وہ ایٹمیاتی ہے۔
میک اپ کا ماہر ہے اس لئے اس کا طریقہ بھی نہیں بتایا جاسکتا۔ تمہیں خود
اسے تلاش کرنا پڑے گا۔ بس اس کی ایک ہی پہچان ہے۔ کہ وہ
امحقات اور مسخری قسم کی گفتگو کرنے کا عادی ہے۔ تمہارے اس آدمی
جیسا اس کا قہر دقا مت ہے۔ چیت باس نے مادام کے ایک
ساتھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”اس طرح تو بڑی مشکل ہے۔ سانک سٹی توانوں کا جھگڑا ہے۔ یہاں
ایک آدمی کو صرف ان باتوں سے تو تلاش نہیں کیا جاسکتا۔

مادام نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”اس سے زیادہ ہمیں بھی کچھ نہیں معلوم۔ اسی لئے تو تباہی خدا
ماصل کی جا رہی ہیں۔ چیت باس نے کہا۔
”اس کا اس نام اور دیگر کوئی نام۔ مادام نے کچھ سوچتے
ہوئے کہا۔

”اس کا اصل نام علی عمران ہے۔ اور ویسے وہ پرنس آف ڈھمپ کے
نام سے بھی اپنے آپ کو ظاہر کرتا رہتا ہے۔ چیت باس نے
کراس ورلڈ آرگنائزیشن سے حاصل کردہ معلومات کو یاد کرتے ہوئے کہا۔

”پرنس آف ڈھمپ۔ بڑا عجیب سا نام ہے۔
مادام نے بری طرح چپکتے ہوئے کہا۔ کیوں کہ اسے فوٹی کی کال یاد آگئی تھی
جو ابھی محو ٹی وی ریسٹیلے ہی اس نے ریسو کی تھی۔

”ہاں۔ ام تو عجیب ہے۔ بہر حال اکثر وہ یہ نام بھی استعمال کرتا
ہے۔ چیت باس نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں اس مشن کو سرانجام دینے کے لئے تیار
ہوں۔ کہ نام خداوند دے سکتے ہو۔ مادام نے سر ہلاتے
ہوئے کہا۔

”تم کتنا معاوضہ طلب کرتی ہو۔ چیت باس نے کہا۔
”دس لاکھ ڈالر۔ اور وہ بھی پیشگی۔ مادام نے جواب
دیا۔

”دس لاکھ ڈالر تو خیر کوئی بات نہیں۔ لیکن یہ پیشگی کیوں؟
چیت نے حیرت جھڑپے لہجے میں کہا۔

”بات یہ تو میری نہیں آتی۔ مادام انھور کی تھی بلکہ ایک دم نہ
صرف ماضی کی بلکہ یہ بھی طویل تک کامیاب ہونے کی بات کر
رہی ہے۔

”باس۔۔۔ پرنس آف ڈھمپ کا نام کیوں کر
ہے۔ مادام نے بارہنٹنی وہ فوڈ پائپر کی ہے۔ پرنس آف ڈھمپ کا نام کیوں کر
کے آدمی کے متعلق وہ پہلے سے جانتی تھی کہ وہ کہاں سے ہے۔ اس
سلسلہ صرف وہی کو برقرار رکھتی ہے۔ بلکہ اسے اپنی کامیابی کا بھی
میں شہین ہے۔۔۔ نہ تو ہے کیا۔

”مگر وہ جسے ہاں کہتی ہے۔ مادام نے پرنس آف ڈھمپ کو جانتی ہے تو
اسے پتہ تھا علی عمران کو بھی جانا چاہیے۔ لیکن علی عمران کے نام پر وہ بالکل نہیں
چوکی۔۔۔ چیت باس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”باس۔۔۔ مادام بریڈی کی پراپرٹ سیکورٹی میری دست ہے۔
مگر آپ کہیں تو۔۔۔ تو میں اس سے بات کر کے پھینک دیتا ہوں۔ اسے
اس سلسلے میں کہیں نظر نہ آئے۔ نہ تو ہے کیا۔

”کیا وہ مجھ پر جیسا نام کے ذریعہ سے کہے۔ چیت باس نے
کہا۔

”مگر تو شکر کیلئے جس کیلئے ہے۔ گواہ میں ملو جاکے گا کہ
اصل صورت حال کیا ہے۔ یہی تو سب سے کامیابی کی آگاہی تھی
کو بلا کر کہہ دے۔ اس سلسلے کا نام کیوں علی عمران ہے۔ مادام نے
پس اس بات کا یقین تو گا کہ جسے اس نے جاکے کہ وہ اصلی
علی عمران ہے یا نہیں۔۔۔ نہ تو ہے کیا۔

”نہ تو۔۔۔ تمہارے لئے یہ مشکل ہو سکتی ہے۔ لیکن ہمارے
لئے نہیں۔ ہر سب سے کمال کی تلاش میں کامیاب ہوجاؤں۔ تو تم سوچو
کوئی آسان ٹارگٹ کے لئے دس لاکھ ڈالر نہیں چاہتے۔ یہ خدا
کرد۔ تو ہمارے تیار ہے۔ وہ ان ایک مستقل فراخ کی صورت ہی
بات ہے۔۔۔ مادام نے کہا۔

”یہی کوئی بات نہیں۔۔۔ بہر حال ایسے سو دن کا جو اصل سے وہ
کام ہے گا۔۔۔ پتا تو کھلا چلی ہو پانچ لاکھ ڈالر کام ہونے کے
بعد۔۔۔ چیت باس نے کہا۔

”چیت باس کے لئے یہ سب سے۔۔۔ تم کا تو۔۔۔ مادام نے
خاندان سے ہونے کہا۔

چیت باس نے فریڈ کو اشارہ کیا کہ اس نے اٹھ کر ایک سالاری کوئی
اور اس میں سے ایک بڑا سا بنگلہ کا ان کے کام کے سلسلے کو دیا۔ مادام
نے اسے کوئی کہہ دیا۔ اس میں نوٹ جبرے ہوئے تھے۔ مادام نے
انہیں صرف چند منٹ کے بعد دیکھا اور ہر جگہ بند کر کے اپنے ایک ساتھی
کے حوالے کر کے وہ آؤ گئی ہوئی۔

”اس کے بعد تو۔۔۔ لیکن یہ ہے جس کی ہی نہیں خوش خبری مسندوں
کی۔۔۔ مادام نے سکتے ہوئے کہا۔ انہیں جڑی سے دو دانے
کی طرف مڑتی پائی اس کے ساتھ ہی اس کے پیچھے ہی گھر سے باہر
نکل گئے۔

”یہ تو ایک گھر ہے جس کا شو ہی رہی۔ یہ چیت باس نے غصہ
کا ہر ہانک کر کے کہا۔

جوانانے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

تم ضرورت سے زیادہ جھگڑا واقع ہوئے ہو۔ اس لئے میرے رباہوں نے عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جھانکے بغیر ہنس دیا۔

میرے سارے کس بل آب نے نکال دیئے ہیں باس۔ وہ مجھے خوشی ہے کہ آپ نے مجھے کام کا موقع دیا ہے۔ آپ کو کوئی شکایت نہیں ہوگی۔ جو ماننے ہنسنے ہوئے جواب دیا۔

اد۔ کے جوزف۔ تم باڈی گاڑ ہونے کے ساتھ ساتھ سیر سیکڑی بھی ہونے سمجھ گئے۔ عمران نے جوزف سے کہا۔ باس۔ اس نئے رنگ کو سمجھاؤ۔ مجھے بھلا کیا سمجھانا جوزف نے بڑا سناٹہ بناتے ہوئے کہا۔

منہ بھال کر بات کہو جوزف۔ درندہ دانت باہر نکال کر گنوا دوں گا۔ مجال ہے ایک بھی اندر نہ جائے۔ جو انانے خفیہ لہجے میں کہا۔

اسے سارے۔ تم دونوں آپس میں ہی لڑتے رہے تو میں بے جاہ شہزادہ کہاں جاؤں گا۔ عمران نے مصحفی غصے سے کہا۔

تم دانت باہر نکالنے کی بات کر رہے ہو۔ میں تمہارے دانت تھما دے پیٹ میں پینچا دوں گا۔ خبردار جو میرے منگے۔ جوزف بھلا کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔

۱۰۔ جوانانے تفصیل تعارف کے لئے پڑھیں کتاب "عمران کے صوفیہ"

ٹوٹی نے کہا۔

وہ وقت کی پابند ہے جب کہ وقت میرا پابند ہے۔ تم کروڑ کروڑ

عمران نے کہا اور دوسری طرف سے ٹوٹی نے گڈ بان کی گہرے رسیور رکھ دیا۔ تو عمران نے بھی رسیور کھانڈ کاٹی پر بندھی ہوئی گھڑی پر نظر ڈالی ابھی چار بجے میں پندرہ منٹ باقی تھے۔ اس لئے شہزادہ کی جیب میں سے بی۔ ٹی۔ ٹرانسمیٹر نکالا۔ اداس کا مٹن آن کر دیا۔ یہ پرنس والا مخصوص لباس جوزف اپنے ہمراہ لے آیا تھا۔ وہ مکمل سبک ہی اٹھا لایا تھا۔ جسے عمران ہمدردی کی دھجیل کہا کرتا تھا۔ جوزف کی عادت تھی کہ جب بھی اسے عمران ملا تا تو وہ اپنے آپ ہی بیگ ساتھ لے لیتا۔ کیوں کہ اسے علم تھا کہ اس بیگ میں ہر وہ شعبہ موجود ہے۔ جس کی ضرورت ہر حال پڑتی ہے۔

اداب بھی اس کے بیگ لے آنے کی بنا پر ہی عمران نے باقاعدہ پرنس بننے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ ہوسکا تھا کہ وہ صرف نام کا ہی پرنس نہ جاتا۔

عمران نے جیسے ہی بی۔ ٹی۔ ٹرانسمیٹر پر سرخ رنگ کا بلب مل اٹھا۔ چند لمحوں تک مسلسل سرخ بلب چلتا رہا۔ پھر ایک جھلک سے وہ سبز ہو گیا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ صفد کال ٹھنکے بعد اب کسی محفوظ جگہ پہنچ گیا ہے۔

پرنس۔ صفد سپیکنگ اور۔۔۔ دوسری طرف سے صفد کی آواز سنائی دی۔

عمران بول رہا ہوں۔ کیا تم لوگ ہوٹل مینو پینچ گئے ہو اور۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

پھر ٹھیک ہے۔ تم دونوں ایک دوسرے کے دانت اخیابا ہر دو میں یہاں بیٹھ کر کھیاں مار رہا ہوں۔ عمران نے خفیہ لہجے میں کہا اور سر کر باہر کی طرف چل پڑا۔

سلی باس۔ آپ جوزف کو سمجھا دیں۔ اس نے خود ہی جوابات کی ہے۔۔۔ جو ماننے کہا۔

جوزف۔ اب اگر تم جو ماننے لڑے تو دس دن کا کوڑا۔ عمران نے جوزف سے کہا۔

اسے ارے باس۔ فاد گاڈ سبک۔ ایسا نہ کرنا۔ جو ماننے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

عمران جنگل بھائی کی ترکیب پر بے اختیار ہنس پڑا۔ کیوں کہ جوزف نے ان کو یہ کہہ کر غلط فہمی استعمال کیا تھا اگر وہ جنگل بھائی کہتا تو میرے خود کی جنگل بھائی پڑتا۔۔۔ اسی لئے میرا پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔

پرنس آف ڈیپ سپیکنگ۔ عمران نے سیدھا ہاتھ مار دیا۔

ٹوٹی بول رہا ہوں پرنس۔ کیا آپ کو لینے کے لئے میں آؤں؟ ٹوٹی نے کہا۔

ارے نہیں ٹوٹی۔ میں خود ہوٹل مینو پینچ جاؤں گا۔ اپنے سیکڑی پر باڈی گھڑ سمیت۔ عمران نے ہنسنے ہوئے کہا۔

ادبو۔ لہجہ مکمل پرنس۔ ٹھیک ہے۔ لیکن اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ وقت پر پہنچ جائیے گا۔ ادا ام وقت کی بے حد پابند ہے۔

نئی ماں۔ عمران صاحب۔ میں کیپٹن شکیل اور جولیا تینوں اس وقت ہوٹل کے بال میں ہی موجود تھے جب آپ کی کال ملی تھیں لوگٹ میں آگیا اور۔۔۔ صفد نے جواب دیا۔

کال کی کیا پوزیشن ہے۔ وہاں کوئی خاص بات محسوس کی تم نے اور۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

کچھ چیز تھیں۔ مگر مریاں تو محسوس ہو رہی ہیں۔ ایک بڑی سی مین بال کے ایک کونے میں خاص طور پر پہنچا جا رہی ہے اور وہاں لوگوں کو بیٹھنے اور جانے سے بھی منع کیا جا رہا ہے۔ بس اس سے زیادہ کچھ نہیں اور۔۔۔ صفد نے جواب دیا۔

تم لوگوں نے کار حاصل کر لی ہے اور۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

جی ہاں۔ اس وقت ہمارے پاس دو کار ہیں ہیں۔ ایک جولیا کے پاس اور دوسری میرے ان کیپٹن شکیل کے پاس اور۔۔۔ صفد نے جواب دیا۔

اد۔ کے۔ میں جوزف اور جھانکے ہمراہ ابھی وہاں پہنچ رہا ہوں۔ جو سکتا ہے ہمیں وہاں سے اٹھا لیا جائے یا کوئی دوسری صورت حال پیش آجائے۔ تو تم نے قطعاً مداخلت نہیں کرنی۔ صرف ٹکرائی کرنی ہے۔ جس وقت میں مداخلت کی ضرورت سمجھوں گا۔ ایسے سادو ایسے دے دوں گا اور۔۔۔ عمران نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے عمران صاحب۔ آپ بے فکر رہیں اور۔۔۔ صفد نے جواب دیا۔

اور رائیڈ آں۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا مٹن آف کر کے

اس نے جیب میں ڈالا۔ اور پھر آئینے کے سامنے رک کر اس نے آخری بار اپنا جائزہ لیا اور مطمئن انداز میں سر ہلاتا ہوا پورچ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جوزف اور جانا بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔



فہری ۵۵ جیمز ابھی ابھی اٹھ کر اپنے ہیڈ کوارٹر کے دفتر میں آیا تھا۔ بلیک باس گروپ تمام رات حرکت میں رہا تھا اور اس نے ایک ہی رات میں جوائنٹ پیشہ لوگوں میں بے تحاشا فائرنگ۔ لوٹ مار، قتل، غارت کر کے تہلکہ مچا دیا تھا۔ وہ لوٹان کی سی تیزی سے مختلف باروں میں گھسے۔ دہان اپنے کارڈ پھینکتے اور پھر بے تحاشا فائرنگ کر کے اور لوٹ مار کے نکل جاتے۔ جہاں مقابلہ ہوتا وہاں بیر قتل و غارت تک بھی نوٹ پہنچ جاتی۔ ہنری جیمز نے نہ صرف اپنے لئے کالانقلاب منتخب کیا تھا۔ بلکہ اس کے گروپ کا سربراہ کالانقلاب پہنچا تھا۔ ایک ہی رات میں انہوں نے سارا گ میٹی کی پینڈہ باروں اور جوئے خانے کو تہ و بالا کر دیا تھا۔ اور صبح وہ واپس ہیڈ کوارٹر لوٹے تھے۔ ان کے دو ساتھی

باس۔ باس بھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ سنٹرل ایشیا کا کوئی بہت بڑا سمگلر ساک میٹھی میں آیا ہوا ہے۔ وہ زیر زمین دنیا کے ایک بہت بڑے بدعاش ٹوٹی کا دست ہے۔ اور ٹوٹی کچ اس کی ملاقات مادام بریڈی سے کلہا ہے۔ اور خاص بات یہ ہے کہ مادام بریڈی کے ٹوٹاؤ کے جیت باس سے تعلقات ہیں۔ ٹوٹی کے ایک خاص آدمی نے مجھے بتایا ہے کہ اصل پکر خنثات کے کسی بہت بڑے ہودے کا ہے۔ ایکس وائی کی بہت بڑی کھپ کا سودا ہوتا ہے۔ اور یہ سودا مادام بریڈی کے ذریعے ٹوٹاؤ سے ہوتا ہے۔ آج چار بجے ہوئے ہیں میں اس سمگلر کا نام پرنس آف ڈیمپ ہے اور مادام بریڈی کی ملاقات ملے ہے۔ ٹوٹی بھی وہیں موجود ہوگا۔ اگر ہم دہان اچانک دہشت پھیلا دیں تو ہمارے گروپ کا نام سرخبرست آجائے گا۔ کلاؤک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ ایکس وائی اور ٹوٹاؤ کے الفاظ پر ہنری جیمز بڑی طرح چونک پڑا۔ چون کہ کلاؤک کو اس گروپ کے اصل مقصد کا ابھی تک علم نہیں تھا۔ اس لئے اس کی نگاہوں میں ان الفاظ کی کوئی اہمیت نہ تھی۔ جب کہ ہنری جیمز جانتا تھا کہ ٹوٹاؤ اور ایکس وائی لیبارٹری ہی ان کے گروپ کا اصل ٹارگٹ ہیں۔ اس لئے صرف دہشت ڈالنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ اگر ایسا موقع ملے گا ہے تو اس سے کیوں نہ باقاعدہ فائدہ اٹھا جائے۔ اور اس ایشیائی سمگلر کی نگرانی اور تعاقب کر کے ٹوٹاؤ تک پہنچا جائے اور جو کتا ہے لیبارٹری کی بھی نشان دہی ہو جائے۔ چنانچہ اس نے کلاؤک کو کوئی جواب دینے کی بجائے میز کی دواز سے ٹراسٹر پکڑ لیا اور اور کرنل بالینڈ سے رابطہ قائم کرنے لگا۔

معمولی زخمی ہوئے تھے۔ ہنری جیمز نے واپس آ کر کرنل بالینڈ کو رات کے واقعات کی تفصیلی رپورٹ دی اور پھر جین پار گھنٹے آرام کر کے بعد اس نے ممبروں کو سلو۔ لباس میں زیر زمین دینکے اوٹوں میں مدد کر دیا۔ تاکہ رات کو ہونے والی کارروائی کی رپورٹ معلوم ہو جائے۔ اور پھر دوپہر کو اسے رپورٹ مل گئی کہ بلیک باس کا نام زیر زمین دینکے ہر آدمی کے نام پر ہے۔ اور اس گروپ کی خاصی دہشت جڑ چکی ہے۔

دوپہر کے کھانے کے بعد ہنری جیمز کچھ دیر کے لئے آرام کرنے کے لئے لیٹ گیا تھا۔ اور اب وہ دفتر میں اس مقصد کے لئے آتا تھا کہ آج مات کی کال دہائی کا لاکھ ملے کیا جائے۔ اسے یقین تھا کہ آج رات مقابلہ سخت ہوگا۔ کہ اس کا کوئی آدمی چوکتا ہوگا۔ اس لئے وہ پاشا تھا کہ ایسا لاکھ ملے ہو جائے۔ کہ اس کا کوئی آدمی بھی ضائع نہ ہو اور مزید دہشت بھی بڑھ جائے۔ اس نے یہی پروگرام بنایا تھا کہ آج رات کی طوفانی کارروائی کے بعد کل سے وہ زیر زمین دنیا کے گروپ سے رابطہ قائم کرے گا تاکہ باقاعدہ سمگلنگ کے منصوبے میں معروف ہو کر ٹوٹاؤ کے آڈے آجائے۔

ابھی وہ دفتر میں آکر بیٹھا ہی تھا کہ کلاؤک اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر غیر معمولی جوش کے آثار نمایاں تھے۔ باس۔ ہمیں ایک نادر موقع ملا ہے۔ اس پر سے ہمیں ہر پور فائدہ اٹھانا چاہیے اگر ہم نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا۔ تو ہم زیر زمین دنیا میں سرخبرست جائیں گے۔ کلاؤک نے پر جوش لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں ابھری ہوئی جوش کی وجہ سے چمک رہی تھیں۔ کیسا موقع! ہنری جیمز نے چونکتے ہوئے کہا۔

بلیک باس۔ کلاؤک کرنل اور۔ ہنری جیمز نے ٹراسٹر پکڑ لیا۔ ان کے بعد باہر ہی فخر و دھڑنا شروع کر دیا۔ جس کرنل سپیکنگ اور۔ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے کرنل کی باوقار وازا بھری۔ اور ہنری جیمز نے کلاؤک سے ملنے والی تمام رپورٹ تفصیل سے دہرا دی۔

اور۔ یہ ہمارے لئے بے ماحیا موقع ہے۔ تم ایسا کرو کہ صرف ان لوگوں کی نگرانی کرو۔ مکمل نگرانی۔ مجھے یقین ہے کہ ان کے ذریعے ہم ٹوٹاؤ کے جیت باس یا پھر بڑے ہودے والے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اور شاید لیبارٹری بھی اتنے پر معلوم ہو جائے گا اور۔ کرنل بالینڈ نے کہا۔

میرا بھی یہی خیال تھا جناب۔ کہ ہمیں خواہ مخواہ کی دہشت کی بجائے بالواسطہ طور پر اس ایشیائی سمگلر کے ذریعے ٹوٹاؤ تک پہنچ جانا چاہئے۔ اور۔ ہنری جیمز نے جواب دیا۔

اسی وقتیں بچ ہیں۔ بہت سے پاس ایک گھنٹہ موجود ہے۔ تم سب میک اپ میں۔ تیار ہو کر دہان پہنچ جاؤ۔ تم اور کلاؤک ہوٹل کے اندر چلے جانا اور کوشش کرنا کہ ان لوگوں سے نزدیک تر بیٹھنا اور اگر بغرض محال نزدیک نہ کر سکو تو توڑ پادر ساتھ لے جانا۔ اس طرح تم دودھ کر بھی ان کی باتیں اطمینان سے سن لو گے اور۔ کرنل بالینڈ نے باقاعدہ ہدایات جاری کر دی تھیں۔

ٹھیک ہے باس۔ ایسا ہی ہوگا اور۔ ہنری جیمز نے جواب دیا۔

دیکھو چرڈ۔ کون ہے۔ مادام نے دوسرے آدمی سے مطالبہ ہو کر کہا وہ دوسرا آدمی تیزی سے اٹھ کر الماری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بیٹری آن کر کے اُسے لارامام کے سامنے رکھ دیا۔

تبیلو۔ چیف باس ٹوایا کا لنگ مادام اور رٹ۔ بین دیتے ہی چیف باس کی آواز سنائی دینے لگی اور مادام کے چہرے پر چیف باس کا نام سن کر لہجوں کا جال سا بچ گیا۔

ٹیس۔ رام سپیکنگ اور رٹ۔ مادام نے کچھ سوچتے ہوئے بین آن کر کے جواب دیا۔

مادام۔ بین میں ایک معمولی سی ترمیم کرنی ہے۔ اور وہ یہ کہ آپ نے علی عمران دیکھا اس کے ہلاک نہیں کرنا بلکہ اُسے زندہ حالت میں ہمارے حوالے کرنا ہے اور رٹ۔ چیف باس نے کہا۔

وہ کیوں۔ میں اس ترمیم کا مقصد نہیں سمجھتی اور رٹ۔ مادام نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

مادام۔ میرے ساتھی اس بات پر مطمئن نہیں ہیں کہ واقعی وہ جارا مطلوبہ آدمی ہے اور رٹ۔ چیف باس نے کہا۔

لادو۔ بین سمجھ گئی۔ تمہیں خطرہ ہے کہ میں کسی بھی ایٹائی آدمی کو ہلاک کر کے تم تک اس کی لاشیں پہنچا دوں گی۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ مادام بریڈی ایسی نہیں ہے۔ تم اپنے ساتھیوں کو سمجھا دو اور رٹ۔ مادام نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

سمجھانے کی بات نہیں مادام۔ یہ بات درست بھی ہے مہین

نہیں۔ تم نے خود ہی معاہدے کے اصول کی بات کی تھی کہ آدھا کام سے پہلے اور آدھا کام کے بعد۔ اس لئے تم بتایا ڈھائی لاکھ ڈالر پہلے ادا کرو اور رٹ۔ مادام نے طنزیہ انداز میں کہا۔

چلو یہ بھی سہی۔ تم اپنا آدمی ہوٹل البانیہ بھیج کر لاؤ ورنہ ڈھائی لاکھ ڈالر منگوا سکتی ہو اور رٹ۔ چیف باس نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ اب یہ بتاؤ کہ اس آدمی کو کہاں تمہارے حوالے کیا جائے اور رٹ۔ مادام نے کہا۔

نیکیا وہ تمہارا ہے پاس آگیا ہے اور رٹ۔ چیف باس نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

آہ تو نہیں۔ لیکن آج شام چار بجے کے بعد میں اُسے انوار کوں گی۔ لیکن میں اُسے ایک لمحے کے لئے بھی اپنے پاس نہیں رکھنا چاہتی۔

اس لئے مجھ بتا دو اور رٹ۔ مادام نے کہا۔

اگر ایسی بات ہے تو پھر تم اُسے مشرقی ساحل کی حفاظت چٹان کے پاس پہنچا دینا۔ وہاں میوے آدمی اُسے لے لیں گے اور تمہیں بتایا ساڑھے سات لاکھ ڈالر مل جائیں گے اور رٹ۔ چیف باس نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ تم اپنے آدمی چار بجے رقص سمیت وہاں بھیج دینا۔ چار بجے کے بعد کسی ہی وقت ہم وہاں پہنچ سکتے ہیں اور سنو۔ وہاں اپنا انتظام خود کر لینا۔ ہم اس آدمی کو تمہارے حوالے کرنے کے بعد کسی بات کے ذمہ دار نہیں ہوں گے اور رٹ۔ مادام نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ تم بے فکر ہو۔ میرے آدمی چار بجے سے رات دس بجے تک وہاں منتظر کریں گے اور رٹ۔ چیف باس نے کہا۔

نے غلام غلام اندھیرے میں ٹانگ ٹوٹیاں مارنے کی بجائے ٹوپا کے چیف باس سے براہ راست پہنچنے کے لئے نئی ترکیب سوچی۔ اس نے ٹوٹی کو گانٹھا اور ٹوٹی چوں کہ جانتے تھے کہ میرا ٹوپا باز کے چیف باس سے تعلق ہے اس لئے اس نے ایکس ڈائی کی کھپکھپ کے سونے کو بہانہ بنایا۔ اور پرنس آف ڈومب خود منگو رہ گیا۔ اس طرح ظاہر ہے میرے ذریعے ٹوپا باز کے چیف باس تک براہ راست پہنچ جاتا تھا۔ مادام بریڈی نے تھخیل بتاتے ہوئے کہا۔

ادو۔ تو یہ پکڑ ہے۔ اب میں سمجھ گیا لیکن آپ ٹوپا باز کے چیف باس کو بتا دیتیں۔ وہ خود ہی اس سے ٹپٹ لیتا تھا۔ جیہڑ نے کہا۔

تو ہمیں دس لاکھ ڈالر کیسے ملتے۔ بالکل مفت میں۔ اور ساتھ ہی ٹوپا باز پر جاری دھاک بھی بیٹھ جاتی ہے۔ کہ ہم نے ایک روز میں ان کا مشین کھل کر دیا ہے۔ اس طرح آئندہ بھی ہمیں ان کی طرف سے کام مل سکتا ہے۔

مادام بریڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تو اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ جیہڑ نے پوچھا۔

پروگرام کیا۔ سونا ہے۔ میں اس پرنس سے بات کر دوں گی۔ اور چیک کر دوں گی کہ واقعی وہ پہلا مطلوبہ آدمی ہے تو وہیں ہوٹل میں ہی اُسے کوئی مار دوں گی۔ اور پھر اس کی لاشیں ٹوپا باز کے چیف باس کے قدموں میں ڈال کر مزید پانچ لاکھ ڈالر وصول کر لوں گی۔

مادام بریڈی نے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ جیہڑ اس کی بات کا جواب دیتا۔ ٹرانسمیٹر کی تیز سیٹی سے گھر کو سچ اٹھا۔ ٹرانسمیٹر ایک الماری میں پڑا ہوا تھا۔

اصل مسئلہ ہو جانے کی جب کہ تمہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور رٹ۔ چیف باس نے کہا۔

تیکوں نہیں فرق پڑتا۔ کسی کو کوئی مار کر اس کی لاش کو اٹھالے آنا آسان ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ اس خطرناک آدمی کو زندہ اٹھایا جائے۔

تم خود بتا رہے ہو کہ وہ شخص انتہائی خطرناک ہے۔ ہو سکتا ہے زندہ انوار کرنے کی صورت میں ہمیں کوئی لمبا جانی نقصان اٹھانا پڑے اور رٹ۔ مادام نے جواب دیا۔

نیکسی باتیں کر رہی ہو مادام۔ تمہارے لئے کسی ایک آدمی کا انوار کوئی مسئلہ ہے اور رٹ۔ چیف باس نے بڑا مناتے ہوئے کہا۔

تو ٹھیک ہے۔ ہمارے لئے چوں کہ اس ترمیم سے خطرات بڑھ گئے ہیں اس لئے معاوضہ بھی اب پندرہ لاکھ ڈالر ہو گا اور رٹ۔

مادام نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

نہیں۔ یہ زیادتی ہے۔ تم پہلے ہی زیادہ معاوضہ مانگ چکی ہو اور رٹ۔ چیف باس نے کہا۔

تو ٹھیک ہے۔ میں پانچ لاکھ ڈالر داسمجھا دیتی ہوں۔ اور ہمارا تمہارا معاوضہ ختم اور رٹ۔ مادام نے سخت لہجے میں کہا۔

اچھا مادام۔ میں یہی سہی۔ تم اس آدمی کو زندہ ہمارے حوالے کر دو۔ بقایا دس لاکھ ڈالر وصول کر لو اور رٹ۔ چیف باس نے عبوراً غماز ہوئے ہوئے کہا۔

دیئے اس کے بیچ سے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اس معاوضے کے بڑھنے پر غماز رہا ہے۔

اور تم اپنے آدمیوں کو مشرقی ساحل پر دوڑے لگانی پر تعینات کر دو۔ جو
سکتا ہے چیت باس دباں کوئی گود بڑا کرے کی کوشش کرے۔ تو
میں پہلے سے اس بات کا علم ہونا چاہیے۔ مادام نے
ان دونوں کو تھیلی بایات دیتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے مادام۔" ان دونوں نے کہا اور پھر وہ تیز تیز
قدم اٹھاتے کھڑے سے باہر نکلتے چلے گئے۔

"اور اینڈ آل؟" مادام نے کہا اور ڈرائیوٹر بند کر دیا۔
"یہ مسئلہ ٹھیک کر دیا اس چیت باس نے؟" جینز نے بڑا
سامنے بٹاتے ہوئے کہا۔
"کیسے؟" مادام نے چونک کر پوچھا۔
"یہی کہ اب اس آدمی کو اٹھا کر ناپڑے گا۔" جینز نے جواب
دیا۔

"اسے ایسی کوئی بات نہیں۔ وہ تو مجھے مل ہی اس لئے رہا ہے
کہیں اس کی ملاقات چیت باس سے کرادوں۔ چنانچہ میں ملاقات کے
بعد اس کی ملاقات چیت باس کے آدمیوں سے کرادوں گی اور میرا کام
ختم۔ مجھے تو اٹا آسانی ہو گئی ہے۔ اب تو ٹوٹی کو بھی مجھ پر کوئی ٹکڑہ
نہیں ہوگا۔" مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور جینز اور رچرڈ
دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔ واقعی چیت باس نے مشن کو مزید
آسان بنا دیا تھا۔

"اچھا اب اس پرنس سے ملنے کی تیاری ہونی چاہیے سادل تو مجھے
امید نہیں ہے کہ وہاں کوئی ناخوش گوار واقعہ پیش آئے۔ لیکن پھر بھی
میں ہر قسم کے انتظامات کر لینے چاہئیں۔" رچرڈ نے۔ تم اپنے
آدمیوں کو ہوٹل سے باہر تعینات کر دینا تاکہ کسی بھی گورڈ کی صورت
میں وہ ادا کر سکیں۔ ورنہ دوسری صورت میں مشرقی ساحل تک وہ
صرف نگرانی کے فرائض ہی سر انجام دیں گے۔ کسی کام میں مداخلت
نہیں کریں گے۔ کیوں کہ میں نہیں چاہتی کہ اس پرنس کو ذرہ برابر بھی شبہ
ہو اور جینز تم ہوٹل البانیہ کسی آدمی کو بھیج کر ڈھائی لاکھ ڈالر منگوا لو۔

دیا۔ اس نے شاید آج تک مشرقی شہزادوں کے بارے میں قصے ہی سن
رکھے تھے۔ اب جب اس نے پہلی بار مشرقی شہزادے کو پوری سچ دیکھ
سے دیکھا تو اس کی آنکھیں پٹی کی پٹی رہ گئیں۔
"سنا نہیں نام نے؟" جوتانے غصے سے دھاڑتے ہوئے
دوبارے سے کہا اور وہ ان چونک کر مڑا اور پھر تیز کی طرح اڑتا ہوا میں گیٹ
کھول کر ہال میں چلا گیا۔

"ایسا تہمت بولا کہ۔" ابھی بے چارے کا پارٹ نیل ہو جاتا تو
اس پر دس میں کئی دفن کے جیسے ادا کرنے پڑ جاتے۔ عمران
نے دیکھے بوجھ میں کہا اور جوتانے کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔
اور پھر آگے آگے عمران اور اس کے دائیں بائیں ایک دم پیچھے
جوزف اور جوتانے بڑے آکرٹے ہوئے انداز میں چل پڑے۔
ہوٹل کے برآمدے اور باہر پارکنگ میں موجود لوگ بڑی حیرت
بھری نظروں سے سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ مین گیٹ کے قریب پہنچتے
ہی جوتانے آگے بڑھ کر دروازہ کھولنا چاہا۔ مگر کسی لمحے دروازہ
خود بخود کھل گیا اور ایک ادھر عمر آدمی جو اس باشتہ انداز میں دکھائی
دیا۔ عمران کو دیکھتے ہی وہ رک کر کے بل جھکتا چلا گیا۔
"ہوٹل بمینوں کو انتظامیہ پرنس کو خوش آمدید کہتی ہے؟"

ادھر عمر آدمی نے بڑے مؤدبانہ انداز میں کہا۔
"کیا تمہارا نام شیخ میہ ہے۔ عجیب سا نام ہے۔" عمران
نے حیرت بھرے بوجھ میں کہا۔
"میں ہوٹل کا ڈرائیوٹر ہوں۔ حضور والا۔" ادھر عمر آدمی نے سیدھے

عمران کی سیاہ رنگ کی جدید ماڈل کی کار جب ہوٹل بمینوں کے
پورچ میں رکی تو گیٹ پر کھڑا ہوا دربان تیزی سے آگے بڑھا وہ شاید
دروازہ کھولنا چاہتا تھا۔ لیکن اس سے پہلے ہی جوزف اور جوتانا
دونوں الگی سیٹوں سے باہر آگئے۔ جوتانا کا رڈرائیو کر رہا تھا جب کہ
جوزف اس کے ساتھ دالی میڈ پر بیٹھا ہوا تھا۔ دربان ان دونوں کی ہیکل
جشیوں کو دیکھ کر جھجک کر رک گیا۔

"جاؤ اندر۔" جینز سے کہو۔ پرنس آف ڈمب تشریف لائے
میں۔ ان کا شایان شان استقبال کیا جائے؟" جوتانے کرنٹ
اور ٹھکانہ لہجے میں دربان سے مخاطب ہو کر کہا اور دربان پرنس کا نام
سن کر جھجک کر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ اسی لمحے جوزف نے بڑے مؤدبانہ
انداز میں کار کا پچھلا دروازہ کھول دیا۔ عمران بڑے باوقار
انداز میں باہر نکل آیا۔ دربان چند لمحے بیٹھ کر انکھوں سے عمران کو دیکھتا

ہو کر بڑے مؤدبانہ انداز میں جواب دیا۔

سیکرٹری — اسے کہو کہ ہمارے راستے سے ہٹ جاتے۔ حدت ہم اپنے رستے میں آنے والی رکاوٹ کو جبراً ہٹا دیتے ہیں؟

عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

ادہ — گستاخی ہو گئی حضور والا — تشریف لائیے۔

نیجہ نے فوراً ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور پھر عمران جوزف اور جوانا سمیت اندر داخل ہو گیا۔ اس کی اپنی سچ و سچ ہی ایسی تھی کہ اسے جو دیکھا بس دیکھتا ہی رہ جاتا۔ اور پھر سونے پر سہاگہ اس کے دیو بیکل باڈی گارڈ — یہی وجہ تھی کہ جیسے ہی عمران ہال میں داخل ہوا۔ ہال میں موجود ہر شخص چونک کر انہیں دیکھنے لگا۔ یوں گلتا تھا جیسے پورے ہال پر سکتے طاری ہو گیا ہو۔

پرنس — ادھر آجائیے؟ — اچانک ایک کونے سے ٹوٹی نے اٹھ کر کہا۔

سیکرٹری — یہ کون بدتمیز ہے۔ جو ہم سے اس طرح مخاطب ہونے کی گستاخی کر رہا ہے؟ — عمران نے بھاری اور باوقار آواز میں جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

یہ لوگ آپ کی حیثیت نہیں جانتے پرنس — اس لئے قابل معافی ہیں؟ — جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

نہیں — ہم گستاخی کرنے والے کو معاف نہیں کر سکتے۔

اسے اس کی گستاخی کی سزا ملنی چاہیے؟ — عمران نے ٹوٹی کی

اس میز کی طرف مڑ گیا۔ جدھر ٹوٹی نے اشارہ کیا تھا اور اسی لمحے اس کی نفیس قوی میز پر بیٹھے ہوئے ہمزی چیز پر پڑیں — ہمزی چیز جو کہ اسی میک اپ میں تھا جو عمران نے خود کیا تھا اس لئے عمران ایک ہی نظر میں اسے پہچان گیا تھا۔

عمران کے میز کے قریب پہنچتے ہی وہاں بیٹھی ہوئی ایک خوب صورت غیر ملکی لڑکی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے دوساتھی بھی اس کے ساتھ ہی کھڑے ہو گئے۔

عمران سمجھ گیا کہ یہی مادام بریڈی ہوگی جس کے تعلقات ٹوباز کے چیت باس سے ہیں۔ مادام بریڈی کی آنکھوں میں دلچسپی کے ساتھ ساتھ پسندیدگی کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔ وہ بھی شاید پہلی بار کسی مشرقی شہزادے کی شان و شوکت دیکھ رہی تھی۔ اس کے ساتھیوں کو تو جیسے سکتہ سا ہوا تھا۔

مخوش آمدید پرنس — مادام بریڈی نے بڑے لگاؤ سے ہرے لہجے میں مصحفے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

آپ کا شکریہ — لیکن ہم عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتے یہ ہماری ثقافت کے خلاف ہے — عمران نے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔ اور مادام بریڈی نے ندامت بھرے انداز میں بڑھا ہوا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

جوزف نے تیزی سے کرسی سیدھی کی اور عمران بڑے وقار سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ جوزف اور جوانا اس کے دائیں بائیں بڑے چوکے انداز میں کھڑے ہو گئے۔ ہال میں موجود ہر شخص اپنی تمام مصروفیات

طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔

اداسس کا فقرہ سننے ہی جوزف اور جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے ہولسٹروں سے دیوالور کھینچ لئے اور ہال میں موجود ایک محنت کی برائیت پر چھٹل گئی۔

میں ہمزی دون پرنس — آپ کا دوست — ٹوٹی نے بڑی طرح بوکھلے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور عمران نے ہاتھ اونچا کر کے جوزف اور جوانا کو فائرنگ کرنے سے روک دیا۔

ادہ — تم ٹوٹی — یہ ٹھیک ہے تم ہماری دوستی کے دعویدار ہو لیکن ہم اپنی شان میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتے؟ — عمران نے تیز اندر کرخت لہجے میں کہا۔

میں معافی چاہتا ہوں پرنس — آئندہ ایسا نہ ہوگا۔ ٹوٹی نے جادوہ ٹیک کر آداب بجالاتے ہوئے کہا۔ وہ شاید سمجھ گیا تھا کہ عمران مادام بریڈی کے سامنے شان و شوکت ظاہر کرنا چاہتا ہے۔

ہم نے تمہیں معاف کیا۔ عمران نے بڑے شامانہ انداز میں کہا اور اس کا یہ فقرہ کہتے ہی جوزف اور جوانا دونوں نے دیوالور واپس ہولسٹروں میں ڈال دیئے۔

ادھر تشریف لائیے پرنس — مادام بریڈی آپ سے ملاقات کے لئے چشمہ براہ ہیں؟ — اس بار ہمزی نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

ادہ — ہم مادام بریڈی کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہم سے ملاقات کے لئے یہاں آنے کی زحمت کی۔ — عمران تیزی سے

بول کر انہیں دیکھنے میں ہی مشغول تھا۔

سیکرٹری — کیا پیش کروں؟ — نیجہ نے جو عمران کے پیچھے آرہا تھا۔ دیر کی بجائے خود آگے بڑھ کر بڑے نیاز منانہ انداز میں پوچھا۔ آپ کے ہوٹل کا سب سے مہنگا اور اچھا مشروب کون سا ہے؟

عمران کی جگہ سے جوزف نے نیجہ سے مخاطب ہو کر کہا۔ ہولسٹروں پر جو مختلف برائی مشروبات اور بیلوں کے رس کو ملا کر بنا جاتا ہے اداسس کا ایک جام ایک ہزار ڈالر کی قیمت کا ہے۔

مشریف — شاید یہاں ہولسٹروں کی اعلیٰ شخصیت نہیں آئی۔ تم پرنس کو جام کی قیمت بتا کر ان کی کوہن کر رہے ہو۔ جوزف نے انتہائی کوہن لہجے میں کہا۔ وہ بڑا ہنسا ہوا سیکرٹری نظر آ رہا تھا۔

میں معافی چاہتا ہوں حضور؟ — نیجہ نے ندامت بھرے لہجے میں کہا۔

تو سنو — ہوٹل کے ہال میں اس وقت جتنے بھی لوگ موجود ہیں پرنس کی طرف سے سب کو ایک ایک جام اس جوس کا پیش کیا جائے۔ اور پرنس کے لئے حدت سادہ پانی کا ایک گلاس — جوزف نے بڑے شامانہ انداز میں آؤ دیتے ہوئے کہا اور مادام بریڈی اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ ٹوٹی کی آنکھیں بھی حیرت سے کھلتی چلی گئیں۔

آپ کا جام کوئی شخص خود پینے کی ہرأت نہ کر سکتا تھا۔ اور پرنس پورے ہال کو رس کے جام پینے کر رہا تھا۔

نیجہ کو جیسے اپنے کالون پر لعین نہ آ رہا تھا۔ اتنا بڑا آرڈر تو شاید آج تک

کسی حکم کے لئے دیا تھا۔ سرسری انداز کے مطابق اس وقت مال میں ایک سو افراد موجود تھے۔ یعنی ایک لاکھ ڈالر کا آرڈر۔ اور خود اپنے لئے سادہ پانی کا ایک گلاس۔

تم نے سنا نہیں۔۔۔ مشنمبر۔۔۔ جوزف نے حکمانہ بیچے میں کیا۔

نیس سرسری سر۔۔۔ نمبر نے جھکاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑ گیا اور چند لمحوں بعد بیروں کے اس ہنگے ترین مشروب کے جام پونے مال میں تقسیم کرنے شروع کر دیئے اور مال میں موجود ہر شخص حیرت سے آنکھیں پھاڑے یہ فیاضی دیکھ رہا تھا۔

آپ واقعی حیرت انگیز آدمی ہیں پرنس۔۔۔ مادام بریڈی کا بوجہ بتا رہا تھا کہ وہ بڑی طرح پرنس سے متاثر ہو چکی ہے۔

شکریہ۔۔۔ اور ہاں سرسٹوٹی۔۔۔ ہمارے پاس وقت کم ہے۔ مادام بریڈی نے اس سلسلے میں کیا جواب دیا ہے۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر ٹوٹی سے مخاطب ہو کر کہا۔

آپ نے کتنا سودا کرنا ہے پرنس۔۔۔ کچھ پتہ چلے :
لحاح بریڈی نے اشتیاق آمیز بیچے میں کہا۔

دیکھیے مادام۔۔۔ میں سودے کی بات براہ راست دوسرے فریق سے کرنا چاہتا ہوں کہ وہ جتنا مال بھی لیبا رٹری میں زیادہ سے زیادہ بنا سکتے ہیں۔ سنا میں۔۔۔ اور ایک سال تک جو بھی مال بنے وہ مجھ میں۔۔۔ دوسرے لنگھوں میں ایک سال کے لئے میں پورا مال خرید لیتا چاہتا ہوں۔ اگر وہ چاہیں تو میں ایک سال کے مال کی مکمل رقم ایڈ فانس دینے کے لئے تیار ہوں۔

حالات چیت باس سے کرا دیتی ہوں۔ میں نے اس سے بات کر لی تھی بس میں اپنے طور پر مطمئن ہونا چاہتی تھی۔۔۔ اور میں پوری طرح مطمئن ہوں۔ رہی حقے والی بات۔۔۔ تو جو کہ میرا یہ فیصلہ نہیں ہے۔ اس لئے مجھے حقے کی ضرورت نہیں مجھے آپ کے کسی کام آکر خوشی ہوگی :۔۔۔ مادام بریڈی نے جواب دیا۔

شکریہ مادام۔۔۔ آپ کی اعلیٰ ظرفی نے ہمیں دلی مسرت بخشی ہے۔ سودا ہوجانے پر ہم آپ کو ایک یا دو گار اور قیمتی ہیرا تحفے میں پیش کریں گے۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

شکریہ پرنس۔۔۔ اب رہی بات ملاقات کی۔۔۔ تو اگر آپ تیل ہوں تو ابھی چلے چلے ہیں۔ یا پھر اگر آپ کوئی وقت مقرر کریں تو :۔۔۔ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

میں کام کوٹھانے کا عادی نہیں ہوں مادام۔۔۔ میں ابھی دوسرے فریق سے ملنے کے لئے تیار ہوں :۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اد۔۔۔ آئیے۔۔۔ پھر چلتے ہیں :۔۔۔ مادام نے اٹھتے ہوئے کہا۔

سبکدوشی۔۔۔ بل ادا کر دیا جائے :۔۔۔ عمران نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے جوزف سے کہا۔ اور جوزف نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اپنے کوٹ کی جیبوں سے بڑی مالیت کے ڈالروں کی دو گڈیاں نکال کر بڑے لا پرواہ انداز میں میز پر پھینک دیں۔ نمبر جو قریب ہی کھڑا تھا تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے گڈیاں اٹھالیں۔

عمران نے بڑے بے یارمانہ بیچے میں جواب دیتے ہوئے کہا ادا دام کی آنکھوں میں شدید حیرت کے تاثرات ابھر گئے۔

کیا آپ کو ادا زہ ہے پرنس۔۔۔ کتاب کتنا بڑا سودا کر رہے ہیں میرے خیال میں :۔۔۔ سودا گھروں ڈالو سے بھی بڑا جائے گا۔۔۔ مادام نے خداتوں سے ہنٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

نعم کی بات کر کے میری توہین نہ کریں مادام۔۔۔ میں دس سال تک مل ایڈ فانس پر رہ سکتا ہوں۔ ہاں اگر آپ اس سلسلے میں اپنا کوئی حقہ رکھنا چاہیں تو بچے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ عمران نے بڑے باوقار بیچے میں کہا۔

ایک بات بتا دوں پرنس۔۔۔ پاکیشا کا ایک شخص علی عمران پہلے ہی ایک بہت بڑا سودا نو پار سے کر چکا ہے۔ آپ کا نمبر اس کے بعد گئے گا۔۔۔ مادام نے بخود عمران کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ شاید علی عمران کا نام ا۔۔۔ حال کر کے عمران کے تاثرات دیکھنا چاہتی تھی۔ اور عمران اپنا کچھ اپنا ادا دام کے منہ سے سن کر کوشش کے باوجود اپنے آپ کو چونکنے سے باز رکھ سکا۔

علی عمران۔۔۔ پاکیشا میں اس نام کا ایک مسوہ تو ضرور موجود ہے جو کبھی کبھی وہاں کی ریکارڈ سرورس کے لئے کام کرتا ہے۔ لیکن وہاں ایک کوئی آدمی اس نام کا۔۔۔ جو نہیں ہے جو اس دھندے میں ہو۔ اس لئے آپ کو غلط پورٹ ملی ہے۔۔۔ بہر حال یہ باتیں نو پار سے ملنے پر ہوجائیں گی عمران نے اپنے چونے کا جواز پیش کرتے ہوئے کہا۔

نیک کہے پرنس۔۔۔ آپ نے فکر نہیں۔۔۔ میں آپ کی

یہ ڈیڑھ لاکھ ڈالر میں مشنمبر۔۔۔ ایک لاکھ ڈالر مل۔۔۔ اور باقی بیچاس ہزار ڈالر پرنس کی طرف سے ہونٹ کی انتظامیہ کو بخشیش :۔۔۔ جوزف نے جواب دیا اور پھر وہ عمران کے ساتھ ہی گیٹ کی طرف اڑنا چلا گیا۔ نمبروں جو قوس سے ٹوٹوں کی گڈیوں کو دیکھ رہا تھا جیسے ابھی ان گڈیوں میں سے کوئی بھوت نکل آئے گا۔۔۔ ٹوٹ بالکل اصلی تھے۔ اس لحاظ سے بیچاس ہزار ڈالر بخشیش اُسے یوں معلوم ہوا جتنا جیسے اس کا ذہن مفلوج ہوا۔ وہ گیا جو۔

آئیے۔۔۔ میری کامیں آجائے :۔۔۔ عمران نے باہر نکلتے ہی اپنی کار کی طرف بڑھتے ہوئے مادام بریڈی سے کہا۔

فیکس :۔۔۔ مادام نے کہا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کیا اور اس کے ساتھی تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

میرے :۔۔۔ بیک حکم ہے پرنس :۔۔۔ ٹوٹی نے اس بار مؤدبانہ بیچے میں کہا۔

شکریہ دوست تمہارا۔۔۔ تحفہ تمہیں مل جائے گا :۔۔۔

عمران نے کہا۔ اور مرکز کار میں سوار ہو گیا۔ جوزف پہلے ہی مادام بریڈی کو کار میں بٹھا چکا تھا۔ اور عمران کے بیٹھے ہی کار تیزی سے آگے بڑھی۔ اسی لمحے مادام کے ساتھیوں کی کار ان سے آگے آگئی۔

ڈرائیور۔۔۔ میرے ساتھیوں کی کار کے پیچھے چلتے رہو :۔۔۔ مادام نے جواب دیا :۔۔۔ جو ڈرائیورنگ سیٹ پر بیٹھا تھا مخاطب ہو کر کہا اور جوانانہ سر ہلکا کر آگے بڑھا دی۔

سودے میں شامل کر لیا۔ اور پھر حکومت سے خفیہ طور پر یہ لیبارٹری قائم کی گئی۔ لیبارٹری کی تیاری کے لئے ہر قسم کے مابین کو دنیا بھر سے اٹھا کر لیا گیا۔ ۱۔ رجب لیبارٹری تیار ہو گئی تو اسے خفیہ رکھنے کے لئے ان سب کو ہلاک کر دیا گیا۔ چونکہ بہت سے صنعت کار اس لیبارٹری کے حصہ دار تھے۔ ۱۔ لے ٹوانے نے لیبارٹری کی حد تک ایک گورنگ ہونڈ بنایا تھا۔ جس میں ہر سب صنعت کار شامل تھے۔ اور منافع جو اربوں ڈالر سالانہ تھا۔ گورنر زمین باقاعدہ تقسیم کیا جاتا تھا۔ ٹوپاز اس میں آدمے کی حصہ دار تھے۔ اور اس کے علاوہ باقی سمگلنگ سے بورڈ کا کوئی تعلق نہ تھا۔ وہ برسات ٹوپاز کا کام تھا۔ چیف باس ٹوپاز کا سربراہ تھا۔ اور چونکہ ایکس وائی کی ایجاد بھی اس کے اپنے ذہن کی تخلیق تھی اس لئے اسی نے یہ سارا دھند چلایا رکھا تھا۔ لہذا وہ بھی حکومت کا ایک بہت بڑا شکیا دار تھا اور لیبارٹری کو خفیہ رکھنے کے لئے اس نے حکومت سے پھیلایا، پکڑنے کا ٹھیکہ لے رکھا تھا۔ اور اس مقصد کے لئے ایک کافی اجازت جو کہ لٹا جاتا تھا اور ہر طرف لائینیں اور ٹریلر بھرے ہوئے تھے جو کہ بوٹم اینڈ کیپٹی کی ملکیت تھے۔ یہ سب لائینیں اور ٹریلر لٹا جاتا تھا اور ہر طرف لائینیں اور ایکس وائی کی ترسیل بھی انہی کی ذریعے کی جاتی تھی۔ یہ سارا نظام اتنی خوبی سے چل رہا تھا کہ ان کو ٹک ایکسی سر توڑ کوکشتوں کے باوجود

صورت حال پر اس قسم کی ہے کہ وہ مشرقی شہزادے کے روپ میں ہے۔ اور سنٹرل ایشیا کا خیانت کا بہت بڑا سنگ بنا ہوا ہے۔ مادام نے اسے ٹریسر کر لیا تو اس نے یہ روپ دھار لیا۔ مادام نے بھی علم جو گیا تھا کہ واس کے آپ سے تعلقات ہیں۔ اس لئے اس نے مادام کو استعمال کرنے کا پروگرام بنایا اور سنگ کا روپ دھار لیا۔ مادام سے اس نے کہا کہ وہ ٹوپاز کے چیف باس سے مل کر ایکس وائی کا بہت بڑا سودا کرنا چاہتا ہے۔ لکھنؤوں ٹالرا سودا۔ اودوہ یہ تمام رقم انڈانس دے گئے لے تیار ہے مگر تمہاری طرف سے یہ ہدایت نہ آئی کہ اُسے زندہ پہنچایا جائے تو مادام کا پروگرام یہ تھا کہ اُسے گولی مار کر ہلاک کر دیا جاتا۔ اداس کی لاشیں حم تک پہنچا دی جاتی۔ لیکن چونکہ تم اُسے زندہ چاہتے تھے اس لئے مادام نے امدادہ بدل دیا۔ اور چونکہ وہ پرنس خود تم سے سودے کی آڑ میں ملنا چاہتا تھا اس لئے مادام اُسے اپنے ہمراہ لے کر تمہاری مطلوبہ جگہ آ رہی ہے۔ اب تم جانو اور تمہارا کام۔ ہمارا مشن ختم ہو جائے گا اور وہ۔ جیمز نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اس بات کا کہ یقینی ہے کہ واقعی وہ شخص ہمارا مطلوب آدمی ہے جو کہ ہمیں وہ کوئی سنگ جو اور ہم سے سودا کرنا چاہتا ہو۔ چیف باس نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا اس کے ذہن میں کھربوں ڈالر رائج رہے تھے۔ ہم اسے تمہارے حوالے کر دیں گے۔ تم اس سے پوچھ گچھ کر لینا اگر وہ تمہارا مطلوب آدمی نکلا تو ٹھیک۔ ورنہ ہمیں بتا دینا ہم پھر اصل آدمی کو تلاش کریں گے اور وہ۔ جیمز نے جواب دیا۔

چیف باس بڑی بے چینی کے عالم میں لیبارٹری کے مخصوص کمرے میں چل رہا تھا۔ خبر ٹوڑ فوراً خاموشی سے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ چیف باس نے اپنا ہیڈ کوآرڈر لیبارٹری میں بھینچا ہوا تھا اور یہ لیبارٹری جو ایکس وائی تیار کرتی تھی۔ مکمل طور پر سمندر کے نیچے بنائی گئی تھی اور مشرقی ساحل سے بیس میل دور بنائی گئی تھی۔ دراصل یہاں ایک جہز پر وہ تھا جو سمندر میں ڈوب گیا تھا۔ لیکن جہز سے کی وجہ سے یہاں سمندر کی سطح متحرک ہو گئی تھی۔ اور ٹوپاز نے اس لیبارٹری کی تیاری پر اربوں ڈالر خرچ کئے تھے۔ اور پانچ سال تک مسلسل کام کرنے کی وجہ سے یہ لیبارٹری تیار ہوئی تھی۔ ٹوپاز کے مابین نے جب ایکس وائی ایجاد کی تو یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس کی باقاعدہ لیبارٹری قائم کی جائے۔ لیکن لیبارٹری کی شینیری اور تیاری کے لئے اربوں ڈالر سرمایہ چاہیے تھا۔ اس لئے ٹوپاز نے بڑے بڑے صنعت کاروں کو اس

اس لیبارٹری کا سراغ نہ لگانا تھی۔ چیف باس شہتے شہتے رک گیا۔ کیوں کہ کمرے میں تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی تھی۔ یہ آواز میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے نکل رہی تھی چیف باس پھرتی سے اُٹھے بڑھا ادا اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

ہیلو جیمز۔ مادام بریڈی کی گرد کالنگ چیف باس اور وہ بھی دیتے ہی مادام بریڈی کے سامنے جیمز کی آواز کمرے میں گونج اٹھی۔ تیس چیف باس کپیکنگ اور وہ۔ چیف باس نے باوقار لہجے میں کہا۔

چیف باس۔ تمہارے مطلوبہ آدمی کو ہم نے کر مشرقی ساحل پر عقابانی چٹان کے پاس پہنچ رہے ہیں اور وہ۔ جیمز نے اطلاع دیتے ہوئے کہا۔

اودوہ۔ کیا وہ زندہ ہے اور وہ۔ چیف باس نے کشیتاق بھرے لہجے میں کہا۔

نہ صرف زندہ ہے بلکہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہے۔ وہ ایک مشرقی شہزادے کے ٹیک اپ میں ہے۔ اس کے ساتھ دو قوی میکیل مسلح ہتھیار ہیں جو بے حد لڑکے اور خطرناک دکھائی دیتے ہیں۔ وہ اس کے باڈی گارڈ اور سیکورٹی ہیں وہ ہمراہ آ رہے ہیں اور وہ۔ جیمز نے جواب دیا۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے خود موت کے منہ میں آ جائے۔ اصل صورت حال بتاؤ اور وہ۔ چیف باس نے چونکتے ہوئے کہا۔

نہیں۔۔۔ بیماری کار کے چیمے اس آدمی کے ساتھ کار میں بیٹھی ہوئی
میں اور۔۔۔ تیز نے جواب دیا۔
اور۔۔۔ میں اپنے آدمیوں کو حکم دے دیتا ہوں وہ تم کو ہمراہ
لے آئیں گے۔ تم کس وقت پہنچ جاؤ گے اور۔۔۔ چیف باس
نے پوچھا۔

”ہم زیادہ سے زیادہ دس منٹ تک پہنچ جائیں گے اور۔۔۔
چیمز نے جواب دیا۔

اور۔۔۔ اور اینڈ آل۔۔۔ چیف باس نے جواب
دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اس کی نئی فریکوئنسی
میٹ کر کے دوبارہ آن کر دیا۔

”ہیلو۔۔۔ چیف باس کالنگ نمبر لیون اور۔۔۔ چیف باس
نے کہا۔

”کیس۔۔۔ ہر لیون سپیکنگ اور۔۔۔ دوسری طرف
سے جواب ملا۔

”کیا پوزیشن ہے اور۔۔۔ چیف باس نے پوچھا۔

”ہمارے آدمی تیار ہیں باس۔۔۔ جیسے ہی وہ مطلوبہ آدمی بنیائے
خود آپ تک پہنچا دیا جائے گا اور تم مادام بریڈی یا اس کے آدمیوں
کے حوالے کر دی جائے گی اور۔۔۔ نمبر لیون نے ہدایات کے
مطابق جواب دیا۔

”سنو۔۔۔ یہ لوگ دس منٹ کے اندر اندر تم تک پہنچنے والے
ہیں۔ نئی ہدایات سولو۔ مادام بھی اس کے ہمراہ ہے۔ اگر مادام خود یا

ہوئے کہا۔

”نمبر فور۔۔۔ نمبر لیون میں رجو اور ہر لحاظ سے چوکنا رہنا۔ میں
اور نمبر ٹو جہاز میں چیتے ہیں تاکہ وہاں خفاقی انتظامات کئے جاسکیں۔
چیف باس نے ہر ذرے سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور نمبر فور نے اذیت میں
سہرہ ملا دیا۔ اور چیف باس اور نمبر ٹو تیز تیز قدم اٹھاتے کمرے
سے باہر نکلتے چلے گئے۔

”دیکھو جیمز۔۔۔ ہمارے تہارے درمیان سودا یہ ٹھہرا تھا کہ تم مطلوبہ
آدمی ہمارے حوالے کر دو۔ ہم نہیں ساڑھے سات لاکھ ڈالر ادا کر چکے ہیں۔
بقیہ ساڑھے سات لاکھ ڈالر ہمیں اس وقت مل سکتے ہیں جب وہ آدمی
میں کھلا اور۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

”مادام کو یقین ہے کہ وہ اصل آدمی ہے۔ اس لئے تو وہ اسے لے کر
آ رہی ہے اور۔۔۔ جیمز نے برا سامنے بٹاتے ہوئے کہا۔

”تو ٹھیک ہے۔ اگر وہ اصل کھلا تو ساڑھے سات لاکھ ڈالر ہمیں
بھجوا دیتے جائیں گے اور۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

”نہیں۔۔۔ یہ غلط ہے۔ اگر تم اطمینان نہیں کر سکتے تو ہم بھی اطمینان
نہیں کر سکتے۔ تم اصل آدمی کو مار کر دفن کر دو اور ہم سے کہہ دو کہ وہ اصل
نہیں تھا بلکہ سکر تھا اور تم سے سچا کر کے چلا گیا۔ تو ہم کیا کریں گے۔

”مادام ہے اصل آدمی تو ختم ہو چکا ہو گا ہم اُسے بعد میں کہاں سے ڈھونڈیں
گے اور۔۔۔ جیمز نے ناخوشگوار لہجے میں جواب دیتے ہوئے

کہا۔

”تو پھر اس کی ایک صورت ہے کہ تم مادام اس آدمی کے ساتھ ہی
ہمارے پاس آ جاؤ۔ تہاارے سامنے ہی سب فیصلہ ہو جائے گا اور۔۔۔

چیف باس نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ میں ساحل پر پہنچ کر مادام کو مطلع کعدوں گا تم
لوگ ساحل پر کوئی شرارت نہ کرنا اور۔۔۔ جیمز نے کہا۔

”کیا مادام تہاارے ساتھ نہیں ہے اور۔۔۔ چیف باس
نے کہا۔

اس کا کوئی آدمی یادہ سب ساتھ آتا چاہیں تو اس آدمی کے ہمراہ انہیں لے
آتا۔ اور اس آدمی کے ساتھ دس ملج مشی ہیں انہیں بھی ساتھ لے آنا۔ تقریباً
کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اب انہیں لیبارٹری میں لے آنے کی
بجائے جہاز میں لے آنا ہے۔ میں دہیں ہوں گا اور۔۔۔ چیف باس
نے کہا۔

”ٹھیک ہے باس۔۔۔ نئے احکامات کی تعمیل ہوگی اور۔۔۔
نمبر لیون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اور سنو۔۔۔ جو آدمی آ رہا ہے۔ اس کے ساتھ تم لوگوں کا رویہ بے حد
مؤدبانہ ہونا چاہیے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ تم سب بے حد محتاط رہو
گے۔ اور جیسے ہی یہ لوگ جہاز پر پہنچیں تم سب نے اندر گرہیل جانا ہے
اور ہر طرف سے عمل نگرانی کرنی ہے۔ کوئی مشکوک آدمی اگر دکھائی دے
تو عرف اخذ کر لیا یا گولی مار دینا اور۔۔۔ چیف باس نے مزید

ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”بہتر باس۔۔۔ ایسا ہی ہوگا۔۔۔ آپ بے فکر رہیں اور۔۔۔
دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اور اینڈ آل۔۔۔ چیف باس نے کہا اور ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔

”یہ آپ نے اچھا کیا کہ انہیں جہاز تک ہی محدود رکھا۔۔۔ نمبر فور
نے باس سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں کسی غیر متعلق آدمی کو لیبارٹری میں کیسے آنے دیتا۔ وہیں جہاز میں
ہی فیصلہ ہو جائے گا۔۔۔ چیف باس نے سہکتے ہوئے کہا۔

”بالکل باس۔۔۔ ان دونوں نے بیک آواز جواب دیتے

پھر ٹھیک؟ رشتہ انہوں نے ہوٹل کے منیر کو کمر سے نکال کر بڑی سی سی کے مالم میں باہر جاتے دیکھا اور چند لمحوں بعد وہ دونوں چونک چڑے۔ گیمٹ پر ایک خوب صورت اور وجیہ لو جوان مشرقی لباس میں موجود تھا۔ اس کی پگڈنڈی پر ایک قیمتی ہیرا چمک رہا تھا۔ اور گیمے میں پہلے موتیروں کا ست لڑا عار تھا۔ اس کے پیچھے وہیں بائیں دو دیوہیکل جیٹس چل رہے تھے جنہوں نے باؤی گاڑی کی نو تیار مہینے ہوئی تھی۔ اور پلوؤں پر ہولسٹر لٹکے ہوئے تھے۔ ان کے چہروں سے یہی نظر آ رہا تھا کہ وہ انتہائی خطرناک قسم کے لڑاکے ہیں۔

بہت خوب صورت شہزادہ ہے۔ کلا راک نے متاثر ہو کر ہونے لگے ہیں۔

تائیں۔ واقعی۔ جیسے میں متنا آیا ہوں مشرقی شہزادوں کی باتیں ویسا ہی ہے۔ ویسے اس کے چہرے پر موجود معنویت دیکھو کون تعجب کر سکتا ہے کہ ایسا مصوم آدمی سمجھتا بھی ہو سکتا ہے؟

منیری جہیز نے جواب دیا۔

اگر بائیں جانا کام میں جائے تو انجینی کا بہت بڑا کار نامہ ہوگا۔ اس لئے شہزادہ کی گرفتاری بھی ایک حکیم کار نامہ ہوگا۔ کلا راک نے کہا۔ اور منیری جہیز نے سر ہل دیا۔ اور پھر وہ خاموش سے جیسے شہزادہ اور مادام بریڈی کے درمیان ہونے والی باتیں سنتے رہے۔ شہزادہ نے واقعی فیاضی کی اعلیٰ مثال قائم کی تھی مگر وہ لڑکھ لڑکھوں کی طرح دینا اور خود صرف۔ مادہ پانی کا گلاس پینا۔ ان کے اس خود غرض و دیس خواب کی باتیں ہی دکھائی دے رہی تھیں۔

تمام منکر و مکر، مسکین پر آسانی سے دیکھ سکتے تھے۔ پھر انہوں نے سکریں پر پرنس، مادام بریڈی اور پرنس کے دو ساتھی جیٹوں کو سیاہ رنگ کی کار میں بیٹھے دیکھا جب کہ مادام کے دو ساتھی ایک سرخ رنگ کی کار میں بیٹھے چکے تھے۔ ٹوٹی، میں رہ گیا تھا۔

بائیں میں ان دو کاروں کا خیال رکھنا ہے۔ منیری جہیز نے کہا اور کلا راک نے سر ہل دیا اور جب دونوں کاریں آگے چلیں تو وہیں ٹھیک پر آکر دائیں طرف مڑ گئیں تو کلا راک نے بھی دیکھ کر دنا فاسلے پر لگا دی۔

منیری جہیز نے لیش بورڈ پر نگاہ کیا ایک جیٹ دبا دیا۔ تیس۔ جیسے کچھ لگتا اور۔۔۔ جیٹ جیسے ہی آواز سنائی دی۔ یہ جیسے وہ پائلٹ تھا جو پہلی کا پٹر آواز رہا تھا۔ ٹیک بائیں کچھ لگتا۔ کیا تم دیکھ چکے ہو کہ وہاں دور؟

منیری جہیز نے کہا۔ تیس بائیں۔ آپ ابھی ابھی ہوٹل میں سے چلے ہیں اور۔۔۔ جیسے نے جواب دیا۔

ٹیک ہے۔ ہم آگے چار کاروں کے بعد ایک سیاہ رنگ کی چار ماؤتھ کا ہے۔ جدید ماؤل کی۔ اور اس سے آگے سرخ رنگ کی مزید چار ہیں۔ کیا تم نے انہیں چیک کر لیا ہے؟ دور؟

منیری جہیز نے کہا۔ تیس۔ میں نے انہیں چیک کر لیا ہے اور۔۔۔ جیسے نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جواب دیتے ہوئے کہا۔ یہ دونوں چار ہی مطلوبہ کاریں ہیں۔ تم نے انہیں نگاہ میں رکھنا ہے

منیری جہیز اور کلا راک چار بجے سے تھوڑی دیر پہلے ہی ہوٹل میں کھانے کے مال میں پہنچ گئے اور پھر انہوں نے وہاں ایک ایسی میز منجالی جو ٹوٹی اور مادام بریڈی کے میز کے قریب تھی۔ ٹوٹی اور مادام بریڈی کو چوں کہ وہ اچھی طرح جانتے تھے اس لئے انہیں اس سلسلے میں کوئی پریشانی نہ اٹھانی پڑی ویسے ہی ان دونوں نے کانوں میں ایئر یاوریشن لگائے ہوئے تھے۔ یہ جیٹ سوگزنک ہونے والی آہستہ ترین گفتگو کو بھی طاقتور بنا دیتے تھے۔ اس طرح سوگزنک کے فاسلے کے اندر معمولی سی آواز بھی انہیں بیل سنائی دے رہی تھی۔ جیسے زور زور سے بات کی جارہی ہو۔ اور۔۔۔ چوں کہ ان کی میز ٹوٹی اور مادام بریڈی کی میز سے سوگزنک کے اندر ہی تھی اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھے۔ ہوٹل کے باہر بیگا ویشن دیکھ کر موجود تھی۔ اور اوپر پٹھاؤں میں نگرانی کرنے والا خصوصی جیٹ کا پٹر بھی پرمعا کر رہا تھا۔ اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھے۔

پھر جب پرنس اور مادام کی باتوں کے درمیان پہنچے لیبارٹری۔ اور پھر ٹوٹاؤ کے الفاظ سنائی دیئے تو منیری جہیز کا دل خوشی سے لگیوں اچھلنے لگا اور اسی لمحے جب پاکیشیا کے علی عمران کا نام درمیان میں آیا تو وہ بری طرح چونک پڑا۔ اور جب مادام نے بتایا کہ علی عمران ٹوٹاؤ کے سوسا کر چکا ہے تو اس کا دل ایک لمحے کے لئے ڈوب سا گیا وہ تعجب کو بھی نہ کر سکتا تھا کہ اس کا دوست جو اپنے آپ کو سیکرٹ سروس کا نمائندہ بتا رہا تھا دراصل سمجھو ہے۔ بہر حال اب اسے کرنل بلینڈ کے فیصلے پر خوشی ہو رہی تھی کہ اس نے عمران کو کوہرا جواب دے دیا تھا۔ ورنہ ظاہر ہے عمران ان کو ڈبل کر اس کر رہا تھا۔

پھر جب اسی وقت ٹوٹاؤ کے چیٹ بائیں سے ملاقات کی بات ہوئی اور وہ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے تو منیری جہیز تیزی سے اٹھا۔ اس نے کلا راک کو بھی اٹھنے کا اشارہ کیا۔ بل وہ پہلے ہی ادا کر چکے تھے۔ اور ویسے بھی لوگ مال میں آ جا رہے تھے۔ اس لئے وہ ان کے دھمازے کی طرف جڑھ سے پہلے ہی تیز تیز قدم اٹھاتے مال سے باہر نکل آئے۔ اور چند لمحوں بعد ان کی دیکھ ہوٹل کی پادشہ سے باہر نکلی۔ کلا راک دیکھ چلا رہا تھا۔ منیری جہیز نے اس میں موجود بیگا ویشن چیکنگ نظام آن کر دیا۔ اب ڈیش بورڈ پر لگی ہوئی ایک چھوٹی سی سکریں روشن ہو گئی تھی۔ اس سکریں پر دیکھ کر پانچ فلائنگ ٹیم منظر دکھائی دیتا تھا۔ دیکھ کر لگا جوا بظاہر ریڈیو ایئر بیل دراصل بہت طاقتور اٹھتا تھا۔ جس سے بیگا ویشن پانچ فلائنگ ٹیم بیل جاتی تھیں اور پھر ان شعاعوں کے درمیان ہر چیز کا منظر سکریں پر روشن ہو جاتا تھا۔ اس طرح وہ پانچ فلائنگ۔۔۔ دور رہ کر بھی

اور دور۔۔۔ ہنری جیمز نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔۔۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب یہ میری نگاہوں سے دور نہیں ہو سکتی اور۔۔۔ جیمز نے جواب دیا اور ہنری جیمز نے اور اینڈ آل کہہ کر ٹھن آف کر دیا۔ اب وہ مزید مطمئن ہو گیا تھا۔

"باس۔۔۔ ان کا رخ مشرقی ساحل کی طرف ہے۔۔۔ کلاؤک نے ایک موڑ مڑتے ہی کہا۔

"جو سکتا ہے۔۔۔ بہر حال عہد ہی پتہ لگ جائے گا۔"

ہنری جیمز نے مطمئن لہجے میں کہا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ واقعی مشرقی ساحل پر پہنچ گئے۔

"اب اس سے آگے جانا جا رہے ہیں نظر ناک ثابت ہو سکتا ہے یہاں ساحل بالکل ویران ہے، اس لئے ہم چیک کر لئے جائیں گے۔۔۔ کلاؤک نے دیکھ کر رقتار آجستہ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ دیکھ ایک طرف نگاہ دو۔ ہم یہیں سے بھی انہیں چیک کر سکتے ہیں۔ پھر جیمز بھی انہیں پایا کر رہا ہے۔۔۔ ہنری جیمز نے کہا۔

اور کلاؤک نے دیکھ کر ایک طرف کھڑی ہوئی گاڑیوں کے درمیان دوک دی۔ دیکھ کر دونوں گاڑیوں پر رقتار سے سسٹان ساحل کی طرف بڑھتی صاف دکھائی دے رہی تھیں کہ چانک ہنری جیمز کی نظرس و داد کاروں پر پڑیں۔۔۔ جو ان دونوں گاڑیوں سے کافی فاصلے پر ایک دوسرے کے پیچھے جا رہی تھیں۔ اور پھر ان کے پیچھے وہ داد کاروں بھی نظر آ گئیں۔ یہ تو پورا کامدواں جا رہا ہے۔۔۔ ہنری جیمز نے بڑبڑاتے

ہوئے کہا۔

"دعا مل رہی ہے مگر میں اس لئے کوئی کسی دوسرے پر اعتماد نہیں کرتا۔ میرا خیال ہے مادام بریڈی کے آدمی اور اس پرنس کے آدمی ایک دوسرے کے تعاقب میں ہیں۔۔۔ کلاؤک نے کہا۔

"لگتا تو ایسے ہی ہے۔۔۔ ہنری جیمز نے کہا۔ اس کی نظرس مکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ چونک پڑا۔ کیوں کہ دونوں مطلوبہ گاڑیوں مکرین پر آؤں ہوئی تھیں۔

"اور۔۔۔ ڈاؤنٹ ہو گئی ہیں۔۔۔ ہمیں آگے جانا پلے ہے۔۔۔ ہنری جیمز نے کہا۔

"آپ جیسے۔ بات کریں اگر ہمیں چیک کر دیا گیا تو مارا مشن غراب ہو جائے گا۔۔۔ کلاؤک نے کہا اور ہنری جیمز نے تیزی سے ویش بورڈ پر لگا ہوا ٹین دباتے ہوئے جیمز کو کال کر ناشترہ رخ کر دیا۔

"کیس جیس سپرنگ اور۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے جیمز کی آواز سنائی دی۔

"کیا تم مطلوبہ گاڑیوں کو چیک کر رہے ہو اور۔۔۔ ہنری جیمز نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں۔۔۔ وہ میری ریجن میں ہیں اور۔۔۔ جیمز نے جواب دیا۔

"تو پھر ہمیں تلے۔ جو۔۔۔ وہ جاری ریجن سے باہر چو گئی ہیں اور۔۔۔ ہنری جیمز نے کہا۔

"دونوں گاڑیوں کا پانی چٹان کی طرف بڑھی چلی جا رہی ہیں۔ ان کی رفتار

کاٹھن آگ کر دیا۔

"بیلو۔۔۔ ایک باس کا لنگر کنٹرل اور۔۔۔ ہنری جیمز نے تیز لہجے میں بار بار یہی فقرہ دہرا کر ناشترہ رخ کر دیا۔

"کیس کنٹرل سپرنگ اور۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے کنٹرل کی آواز سنائی دی۔

"باس۔۔۔ جو ٹین میں ایشیائی سمگلر پرنس اور مادام بریڈی کی ملاقات ہوئی۔ جس نے ہوا باز اور لیبارٹری کا بھی ذکر آیا اور کھڑیوں ڈالنے کے سہلے کی بھی بات دیت ہوئی۔ پھر مادام بریڈی نے پرنس کو ہوا باز کے چیت سے ملانے کی کامی بھر لی۔ اور وہ دونوں اسی وقت چل پڑے۔

مادام بریڈی اور اس کے دو ساتھی اور پرنس اداس کے دو جھنڈی ساتھی۔ ہم نے انہیں چیک کر۔۔۔ مشرقی ساحل تک میگ ویزن دیکھ کر ذلیلے اور بعد ازاں جلی کا پٹر کے ذیلے یہ لوگ مشرقی ساحل پر موجود تھے۔

چٹان کے قریب پہنچ کر رک گئے۔ وہاں پہلے سے دس مسلح افراد چپے ہوئے تھے۔ ان کے درمیان بات چیت ہوئی یہی پھر وہ بوتھم اینڈ کمپنی کی بڑی لاپنج میں پھر کہ سمندر میں چلے گئے اور لاپنج سمندر میں مستقل طور پر موجود

بوتھم اینڈ کمپنی کے بڑے جہاز کے پاس جا کر رہ گئے۔ اور وہ سب لوگ جہاز میں داخل ہو گئے ہیں اور اس وقت جہاز میں ہیں اور۔۔۔ ہنری جیمز نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اور۔۔۔ اس کا مطلب ہے بوتھم اینڈ کمپنی کی آڑ میں ہوا باز کا مکر رہی ہے اور جہاز میں یقیناً ان کا چیف باس بھی ہو گا۔ اسی لئے وہ لوگ اُسے لئے جہاز میں گئے ہیں۔ مجھے پہلے سے اس کمپنی پر شک تھا۔ لیکن کوئی ثبوت

خاصی تیز محسوس ہو رہی ہے۔ اور اب وہ مک رہی ہیں۔ چٹان کے پیچھے سے دس مسلح افراد نکل کر گاڑیوں کے گرد پھیل گئے ہیں۔ اب گاڑیوں میں سے لوگ نکل رہے ہیں۔ ایک عورت ہے۔ ایک کوئی ایشیائی آدمی ہے۔ اس نے سر پر تاج سا پہنا ہوا ہے۔ دو تو سی ہیکل عیشی ہیں اور دو دیگر آدمی ہیں۔ وہ سب گھبرنے والوں سے بات چیت کر رہے ہیں۔ جیمز نے باقاعدہ مکتبہ کی کئی شدہ رخ کر دی۔

"باس۔۔۔ اب یہ سب لوگ ایک بہت بڑی لاپنج پر سوار ہو رہے ہیں اور۔۔۔ جیمز نے بتایا۔

"اور۔۔۔ لاپنج کس کمپنی کی ہے اور۔۔۔ ہنری جیمز نے بڑی طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"بوتھم اینڈ کمپنی کی۔۔۔ اور۔۔۔ جیمز نے جواب دیا۔

"لاپنج کس طرف جا رہی ہے اور۔۔۔ ہنری جیمز نے پوچھا۔

"باس۔۔۔ میرا خیال ہے اس لاپنج کا رخ چھلیاں پکڑنے والے بڑے تہاڑ کی طرف ہے۔ جو سمندر کے اندر موجود ہے۔ جی ہاں باس

لاپنج اسی جہاز کی طرف جا رہی ہے۔ باس۔۔۔ لاپنج اب جہاز کے قریب پہنچ گئی ہے۔ لاپنج میں موجود سب افراد جہاز میں سوار ہو رہے ہیں اور۔۔۔ جیمز نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ انہیں چیک کرتے رہو۔ میں ابھی دوبارہ بات کرتا ہوں۔ اور اینڈ آل۔۔۔ ہنری جیمز نے کہا اور پھر اس نے

ٹین آف کر کے ایک ناب کو تیزی سے گھما کر ناشترہ رخ کر دیا۔ ناب کو چند لمحے دائیں بائیں گھمانے کے بعد اس نے نئی فکر کی سی سیٹ کی اور ٹرانسمیٹر

نہل رہا تھا۔ لیکن اب اس موقع کو ضائع نہیں ہونا چاہیے۔ تمہارے ساتھ کتنے آدمی ہیں اور وہ۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے بڑے پرجوش لہجے میں پوچھا۔

”صرف میں اور کلارک ہیں۔ جیسے اوپر فضائیں میلی کا پٹر چلا رہا ہے اور“

ہنری جیمز نے جواب دیا۔
”اچھا۔۔۔ تم وہیں رکو میں جیسے کو بلا لیتا ہوں وہ میلی کا پٹر پر مجھے لے جائے گا۔ اور ہم کوسٹ گاڑ دیں۔ اسے ابھی چاؤ کو گھیر لیتے ہیں۔ میں تمام بندہ دست کر کے آتا ہوں اور وہ۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے باس۔ ہم انتظار کر رہے ہیں اور وہ۔۔۔ ہنری جیمز نے طعنے لہجے میں جواب دیا۔ اسے خوشی تھی کہ آخری آپریشن کے لئے کرنل خود آ رہا ہے۔ ظاہر ہے اب تمام ذمہ داری کرنل پر براہ راست پڑ جائے گی۔ کیوں کہ وہ انہی طرح جانتا تھا کہ بوسٹر اینڈ کمپنی کے مالکان کے حکومت سے گہرے تعلقات ہیں۔ اس لئے اگر کوئی غلطی ہو بھی نکلا تو کرنل خود سنبھالتا پھرے گا۔

”اور اینڈ آل۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور ہنری جیمز نے ہن آف کرتے ہوئے ایک طویل سانس لی۔ اب ظاہر ہے اس کے پاس کرنل کا انتظار کرنے کے اور کوئی کام نہ تھا۔

صنفد۔ کیپٹن شکیل اور جولیا۔ تینوں ہوٹل کے مال میں ایک ہی میز پر بیٹھے ہوئے تھے۔ صنفد اور کیپٹن شکیل ایک ایک میں سے رہے یہاں کے مقامی لوگوں کے ایک ایک میں تھے۔ جب کہ جولیا اپنے اصل چلنے بنی کیوں کہ وہ ویسے ہی یہاں کی مقامی عورت تھی تھی۔

”ارے۔۔۔ بہت خوب صورت ملک رہا ہے اپنا مار۔“
ایمانک باتیں کرنے کے صنفد نے چونک کر ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل اور جولیا بھی ادھر ہی دیکھنے لگے۔ گیٹ پر عمران شہزادے کے روپ میں نظر آ رہا تھا۔ اور اس کے پیچھے وہیں بائیں جوف اور جانا آ کر کھڑے کھڑے تھے۔ جولیا کو تو جیسے سکھ جوا تھا۔ عمران اس لباس میں اتنا چمک رہا تھا کہ جولیا کے دل میں سرسراہٹ سی چوٹ لگی۔

”واقعی بہت خوب صورت شہزادہ بنا ہے۔“ کیپٹن شکیل

نے کہا اور جولیا نے ایک طویل سانس لیا۔ اب ظاہر ہے وہ سوائے حسرت بھر اسانس لینے کے اور کچھ کہہ بھی نہ سکتی تھی۔ اس کے ٹھنڈا سانس لیتے ہی صنفد اور کیپٹن شکیل نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر وہ دونوں بے اختیار ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھ کر ہنس پڑے۔ اور جولیا نے خفیت بھر کر سر ہجک لیا۔

”یہ پتھر ہے جولیا۔ سنگلاخ چھر۔۔۔ اور پتھروں سے امیدیں وابستہ کرنا حماقت ہی ہوتی ہے۔“ صنفد نے کہا۔

”ارے کیا کہو۔ رہے ہو۔ کیسی امیدیں۔“ خواہ خواہ مجھے بتا رہے ہو۔ میری جوتی کو بھی پرواہ نہیں۔“ جولیا نے خفت بھرے انداز میں کہا۔

”سچ کہ ہے یہاں تو یہ موجود نہ تھا۔ در نہ جولیا کے اس طرح سانس لینے پر وہ اس شہزادے کو گولی مار دینے سے بھی نہ چوکتا۔“ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا اسے غصے سے آنکھیں دکھانے لگی۔

ان کی میز چوں کہ اس میز کے کافی قریب تھی جس پر اب عمران آکر بیٹھا تھا۔ اور وہیں ایک فوجی عورت اور تین مرد پہلے سے ہی بیٹھے تھے۔ ایک مرد کا نام ڈینی معلوم ہوا تھا۔ کیوں کہ اس نے دوستی میں عمران کو ڈور سے آواز دے دی تھی اور عمران چوں کہ اس وقت پورے شاہی دقاریں تھا اس لئے وہ ناراض ہو گیا۔ پھر انہوں نے عمران کی فیاضی بھی دیکھی اور ان کے سامنے ہی جوف نے ڈیڑھ لاکھ ڈالر کی گڈیاں نکال کر میز پر لا پڑا وہی سے پھینک دی۔ اور صنفد ان گڈیوں کو دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔ کیوں کہ ان گڈیوں کا تماشا اسے معلوم تھا۔ وہ عمران

کی عادت جانتا تھا کہ اس طرح کی فیاضی وہ اس وقت کرتا ہے جب وہ اپنے مخصوص انداز میں گڈیاں تیار کر لیتا ہے۔ اسے معلوم تھا کہ ان گڈیوں کے اوپر اندیشے کے زیادہ سے زیادہ تین فوٹ اصلی ہوں گے اور باقی جتن کر کسی بھری ہوئی جوتی کے بعد میں بے چارہ خیر چھوڑ کر اپنی قسمت کو روئے گا۔

بہر حال وہ مادام بریڈی اور عمران کے درمیان ہونے والی گفتگو سنتے رہے۔ اور جب مادام بریڈی طو پر آکھٹے جانے کا پروگرام بن گیا تو اس نے کیپٹن شکیل اور جولیا کو مخصوص اشارہ کیا اور تینوں تیزی سے اٹھے اور گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ صنفد نے ایک نوٹ ایٹش ٹرے کے نیچے پہلے ہی دبا دیا تھا۔

جولیا۔ تم اپنی کار میں جاؤ اور ہم سے دور رہ کر ہمیں کوہ کرنا شاید ہماری نگرانی۔ اگر ایسا ہو تو زیرو ٹو ٹرانسپیر میں اس گاہ کہ دینا۔ صنفد نے برآمدے میں پہنچے ہی تیز لہجے میں کہا اور پھر جولیا ان سے بچ کر علیحدہ اپنی کار کی طرف برعصی چلی گئی۔

صنفد نے سیٹرنگ سنبھالا اور کیپٹن شکیل کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے ہی اس نے۔ آئے جوعا اور پھر اسے ہوٹل کپاؤنڈ سے باہر نکال کر شکر پر لے آئے۔ اس نے شکر پر ایک طرف کار روک دی۔ چوں کہ ہوٹل کپاؤنڈ کی بیرونی دیوار بالکل چوٹی سی تھی اس لئے یہاں سے بھی مین گیٹ صاف نظر آ رہا تھا۔ اور پھر عورتی دیر بعد انہوں نے مادام بریڈی اور عمران کو ہوٹل سے باہر آتے دیکھا۔ عمران۔ مادام بریڈی جوف اور جونا سیلاہ رنگ کی بڑی سی کامین بیٹھ گئے جب کہ مادام

بریدی کے دو ساتھی دوسری کار میں۔ مٹی وہیں رہ گیا۔ دام بریدی کے ساتھیوں کی کار آگے آگئی اور عمران کی کار ان کے پیچھے تھی۔ اور پھر وہ ہوٹل پہنچاؤنڈ سے باہر نکل کر دائیں طرف بڑھتے چلے گئے۔ مناسب مصلوے کے صفدر نے بھی اپنی کار پیچھے لگا دی۔ وہ عقب نما آئینے میں اپنے تعاقب کو چیک کر رہا تھا۔ لیکن سڑک پر تو کاروں کا ایک سمندر سا بہاؤ تھا۔ اس لئے وہ پوری طرح مطمئن نہ ہو سکا کہ آیا اس کا تعاقب ہو رہا ہے یا نہیں۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد جب عمران کی کار ایک ایسی سڑک پر چڑھ گئی جہاں ٹریفک بے حد کم تھی۔ تو صفدر نے اندازہ لگایا کہ ایک کار ان کے پیچھے آ رہی ہے۔ اسی لمحے ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی۔ اور صفدر نے فہم دیا۔

”جولیا سیکنگ۔۔۔ تہہراتا تعاقب ہو رہا ہے صفدر۔۔۔ پہلے رنگ کی کار اور اس کے پیچھے سیاہ رنگ کی کار ہے اور۔۔۔ دوسری طرف سے جولیا نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ میں سمجھ گیا۔۔۔ تم بھی اپنے تعاقب کا خیال رکھنا اور۔۔۔ صفدر نے کہا۔

”میں سڑک پر لپکا ہوں۔ میرا تعاقب نہیں ہو رہا اور نہ۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

”اور کے۔۔۔ اودھائیہ آئی۔۔۔ صفدر نے کہا اور جین آف کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد عمران کی کار ساحل پر پہنچ کر ایک ویران جگہ کی

جولیا کو مار دینے کے لئے کہا اور پھر خود تیزی سے نیچے اتر گیا۔ اس نے کوٹ کی جیب سے ایک چھوٹی مسمی دھڑلہ نکالی جو حسامت کے لحاظ سے تو چھوٹی تھی لیکن اس میں انتہائی طاقت و زور نصیب تھے۔۔۔ صفدر نے کار ریت کے ایک ٹیلے کے قریب روکائی تھی اور پھر وہ کار سے اتر کر تیزی سے اس ٹیلے پر چڑھتا ہوا گیا۔ اس نے وہاں لیٹ کر دو درمیں آنکھوں سے لگائی اور پھر اُسے دو ساحل پر ایک بہت بڑی چٹان نظر آئی۔ یہ چٹان اڑتے ہوئے عقاب کی طرح تھی۔ عمران اور دام بریدی کی کار اس چٹان کے قریب پہنچ چکی تھی۔ تعاقب میں آنے والی کاریں کافی پیچھے رہ گئی تھیں۔ اور پھر چٹان کے عقب سے دس مسلح افراد نکل کر عمران کی کار کے گرد پھیلنے چلے گئے۔ دام بریدی اور اس کے ساتھی ان لوگوں سے بات چیت کرتے رہے۔ اور چند لمحوں بعد ایک بڑی مسمی لایچ چٹان کے عقب سے نکلی اور وہ سب اس لایچ میں سوار ہو گئے۔

صفدر نے لایچ پر کمپنی کا نام پڑھ لیا۔ یہ لایچ بوٹم اینڈ کمپنی کی تھی۔ پھر لایچ تیزی سے سمندر کے اندر ترقی چلی گئی۔ صفدر اس وقت تک اُسے دیکھتا رہا جب تک وہ نظر آتی رہی جب وہ نظروں سے اوجھل ہو گئی تو صفدر نے ایک طویل سانس لی۔ اور دو درمیں جیب میں مثال کر دے تیزی سے نیچے اتر آیا۔

”وہاں گھاٹ پر چلو۔۔۔ جلدی۔۔۔ ہمیں وہاں سے کوئی لایچ حاصل کرنی ہے۔۔۔ صفدر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا نے تیزی سے کار واپس موٹی۔ اور پھر صفدر نے مختصر الفاظ میں جو کچھ دیکھا کمپنی تشکیل اور جولیا کو بھی بتا دیا۔ اپنی کار کے قریب پہنچ کر

طرف رجعتی چلی گئی۔ صفدر نے کار اس کے پیچھے لگا دی۔ لیکن یہاں آگے جا کر ساحل اتنا ویران ہو گیا تھا کہ اب ان کا چھینا محال تھا۔۔۔ صفدر نے فوری طور پر ایک اور ترکیب سوچی اور اپنی کار ایک طرف کھینے روک دی۔

”باہر آجاؤ۔۔۔ اور ٹیلے جوئے ساحل کی طرف چلو۔۔۔ یوں جیسے سرسیر کرنے آئے ہوں۔۔۔ صفدر نے کمپنی تشکیل سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ واڑہ کھول کر باہر نکل آیا۔ کمپنی تشکیل نے بھی اس کی پروی کی اور پھر وہ دونوں یوں ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہنستے اور اچھلتے ہوئے ساحل کی طرف بڑھتے چلے گئے جیسے وہ یہاں آئے ہی صرف تفریح کے لئے ہوں۔۔۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور آگے بڑھے ہوں گے کہ اچانک ایک کار ان کی کار کے قریب آکر رکی۔ لیکن وہ دونوں پیچھے دیکھے تو اسی انداز میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ اور پھر چند لمحوں بعد کار ایک ٹیلے سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد ایک اور کار بھی وہاں سے گزر گئی۔ جب انہوں نے نگھیوں سے اُسے کافی دور جلتے دیکھ لیا تو وہ تیزی سے واپس مڑے اسی لمحے جولیا کی کار ان کی کار کے قریب آکر رک گئی۔ جولیا حیرت سے انہیں آتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ اور پھر صفدر کے کہنے پر کمپنی تشکیل اور وہ دونوں جولیا کی کار میں ہی سوار ہو گئے۔

”کیا ہوا۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”کچھ نہیں۔۔۔ تم آگے بڑھی چلو۔۔۔ اگر ہم آگے جاتے تو یقیناً ہم پر حملہ کر دیا جاتا۔۔۔ صفدر نے کہا اور جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دور جانے کے بعد اچانک صفدر نے

صفدر نے کمپنی تشکیل کو اپنی کار بھی لے آنے کے لئے کہا اور پھر خود ہی دیر بعد دو فول کاریں تیزی سے دوڑتی ہوئیں گھاٹ کی طرف رجعتی چلی گئیں۔ گھاٹ سے ذرا دور کاریں روک کر وہ نیچے آ کر آگے گھٹ پڑے۔

لاٹچیں موجود تھیں۔۔۔ کرایہ پر بھی چلتی تھیں اور لوگوں کی ذاتی بھی تھیں۔ صفدر نے ایک ایسی لایچ کا پتہ کیا جس میں غوطہ خوری کا بھی سامان موجود ہو اور جلد ہی وہ لایچ کرایہ پر حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ لایچ ایک بوڑھے آدمی کی تھی۔ درنا من جدید قسم کی تھی۔ اس میں غوطہ خوری کا جدید سامان بھی تھا۔ صفدر نے کرایے کے ساتھ ساتھ منہات کے طور پر خاصی رش رقم بھی دے دی۔ ادا سے بتایا کہ وہ صرف غوطہ خوری کی مشق کھلے سمندر میں کرنا چاہتے ہیں۔ بوڑھے نے جولیا کو ہمراہ دیکھ کر لایچ کرایہ پر دے دی۔ کیوں کہ اس کے ذہن کے مطابق تو جوان عورت کو ساتھ رکھنے والا کسی غیر قانونی کام میں ملوث نہیں ہو سکتے۔ پھر صفدر اور کمپنی تشکیل کا انداز بھی خاصا شریفانہ تھا۔ ادا بوڑھا یہی جانتا تھا کہ وہ لایچ لے کر کہیں جاگ نہیں سکتے کیوں کہ لایچ میں پٹرول اتنا تھا کہ وہ چالیس میل کے فاصلے میں ہی ختم ہو سکتے تھے۔

بہر حال لایچ حاصل کرنے کے بعد صفدر نے لایچ آگے بڑھا دی۔ اس نے اندازتے کے مطابق لایچ کا رخ ادھر کر دیا جہاں بوٹم اینڈ کمپنی کی لایچ گئی تھی۔ لایچ پر پہنچ کر درج تھے جو اس کے ذہن میں موجود تھے۔ سمندر میں کافی اندر آنے کے بعد انہوں نے اندر گھر کی ہوئی بوٹم اینڈ کمپنی کی کئی لاٹچیں اور ٹریلر دیکھے اور پھر انہیں دور سے ایک بڑا بحری جہاز نظر آنے لگ گیا۔ صفدر نے دو درمیں آنکھوں سے

یقینی موت

- دنیا کی تیز ترین ذرہ۔ ایٹم دلتی۔ مٹا کرنے والی ایسٹنڈری کی تباہی کے لئے عمران ایچی جان پر کھیل گیا۔ مگر _____؟
- کرنل الینڈ۔ ڈرکنگ ایجنسی کا چیف اور مل عمران مل کر ٹوپاز کے مقابلے میں اترے مگر انہوں نے _____؟
- گوریوں کی بدش میں جوئے والا کھیل۔ جس کا اہتمام یقینی موت کے سوا اور کچھ نہ تھا۔
- عمران کو زخمی کرنے کے باوجود۔ کرنل الینڈ اور گورڈن شترن کے پیٹ کا آپریشن کرنا پڑا۔ صرف ایک منجھر سے _____ کیوں؟
- گوریوں کی تڑپا بٹ پر۔ موت کا ہولناک تاج۔ تاج کلن راہ تھا۔ عمران _____؟
- برتن۔ تڑپا کا چیف ہیں۔ جس سے عمران کو اپنے منہ کا سودا ایک لاکھ ڈالر میں کرنا پڑا۔ عمران کب گیا۔ مگر کیوں؟
- ایک ایسی تیز ترین لہ انوکھی کہانی۔ جو اس سے پہلے ہی منور تھا اس پر نہیں لہری
- خوبصورت ترین سورتق • فوٹو آکسٹ • برشتنگ •

لگائی اور پھر اس کا چہرہ جھک اٹھا اس نے اپنی منبروں والی لپانچ کو اس جہاز سے واپس آتے چیک کر لیا۔ اس بار لپانچ خالی تھی۔ چنانچہ صفد سمجھ گیا کہ عمران کو اسی جہاز میں لے جایا گیا ہے۔ اس جہاز کے گرد بہت سی مینجین گولہ باری ہوئی نظر آ رہی تھیں اس لئے اس کے قریب جانا خطرے سے خالی نہ تھا۔ اور پھر عمران نے بھی انہیں صرف جگہ کی کاہی حکم دیا تھا۔ اس لئے صفد نے مناسب سمجھا کہ وہ وہیں رک جاتے ہیں البتہ غوطہ خوری کا لباس پہن لیا جائے۔ تاکہ اگر عمران کی طرف سے ایس کاٹش ملے تو پھر خوری طور پر وہ سمندر کی سطح کے نیچے سے ہوتے ہوئے جہاز تک پہنچ سکیں۔ چنانچہ اس نے کیپٹن شکیل اور جولیا کو تمام صورت حال بتائی اور وہ بھی اس کی رائے سے متفق ہو گئے۔ چنانچہ انہوں نے لپانچ کا انجن بند کر دیا تاکہ پٹرول خرچ نہ ہو اور پھر تینوں تیزی سے غوطہ خوری کا لباس پہننے میں مصروف ہو گئے۔

خَلَّمَشْدُ

یوسف براور، پیشتر، ہجیرت پاک گیت ملتان

الشيخ عبد القادر



پند بایں

مُعَزِّزُ قَارِئِیْنُ : سلام سنون ۔

یقینی سے موت : پڑھنے سے پہلے ایک قاری کا۔

لیجئے ۔ میر پور خاص سے جاوید ارشاد حقانی لکھتے ہیں ۔

منظہر کلیم صاحب : آپ کی تمام کتب میں نے پڑھی ہیں ا

بابا پریمی ہیں ۔ اور میر پور خاص میں جب بھی آپ کی نئی کتاب

اس کا پہلا قاری میں ہی ہوتا ہوں ۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ کے

آہستہ آہستہ ایکشن ختم ہوتا جا رہا ہے ۔ سادہ ایکشن کی بجائے

پر زیادہ زور ہوتا ہے ۔ جب کہ ہم صرف ایکشن کی خاطر جاسوسی

محترم ! ایکشن زندگی ہے ۔ اور بغیر ایکشن کے زندگی قائم نہ

لئے آپ ایکشن کو نہ بھلائیے ۔ اور اپنی کہانیوں میں وہی ایکشن

حلیجہ۔
 ملکوت سے اظہر حمید صاحب لکھتے ہیں۔
 منظرِ کلیم صاحب! میں نے آپ کی تمام کتب پڑھی ہیں۔ آپ کا
 وزن کھرا جلا جلا ہوا ہے۔ پہلے آپ کی کہانیوں میں صرف ایکشن ہی ہوتا
 تھا ایکشن کے ساتھ ساتھ سپنس اور خوب صورت کہانی کا حسین
 مے میں آ رہا ہے۔ محترم "ایکشن" ذہنی بچکانہ پن کی علامت ہے۔ اور
 "ایکشن" لکھتے ہیں وہ جاسوسی ادب میں انٹراڈی اور ناپختہ کار کہلاتے
 ہیں صرف ایکشن پسند کہتے ہیں وہ ذہنی تاہمواری کا شکار ہوتے
 ہیں اس لیے کہ آپ کے قاریوں کی تعداد گنت ہے اور آپ
 سب کو مطمئن نہیں کر سکتے۔ لیکن میں آپ کو یقین دلانا ہوں کہ
 شریٹ صرف "ایکشن" کی بجائے "ایکشن کم" سپنس اور کہانی
 لکھتے ہیں اور آپ کو اکثریت کی رائے کا ہمیشہ احترام کرنا چاہیے۔

مَکدَام — کیا ریچوت باس کسی بڑی محلی کا
 ہے۔ جو تم ہمیں سمندر میں لے جا رہی ہو۔ یقین کرنا ہمیں ٹیبلو
 نفرت ہے۔ چکنی چکنی سی جلد کی طرح..... — عمران
 طرف کار کے مڑتے ہی مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔

بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور مادام جو اس سے مذاق کرنے کی
کوشش کر رہی تھی۔ اُسے سنجیدہ دیکھ کر خود بھی سنجیدہ ہو گئی۔

حمپ ریاست کس جگہ ہے۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی مادام

جالیہ کی ترائی میں ایک خوب صورت ریاست ہے۔ اور ہم
ولی عہد ہیں۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

آپ کو اس گھٹیا دھندے میں پڑنے کی کیا ضرورت تھی؟
بڑا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

ہم آپ کی عزت کر رہے ہیں۔۔۔ اس کا یہ مطلب
ہے ہماری توہین کریں۔ ہماری ریاست میں منشیات کو تقدس کا
ہے۔ اور ہم مقدس کا روباہ کر رہے ہیں۔۔۔ عمران
لہجے میں کہا۔

بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور مادام جو اس سے مذاق کرنے کی
کوشش کر رہی تھی۔ اُسے سنجیدہ دیکھ کر خود بھی سنجیدہ ہو گئی۔

حمپ ریاست کس جگہ ہے۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی مادام

جالیہ کی ترائی میں ایک خوب صورت ریاست ہے۔ اور ہم
ولی عہد ہیں۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

آپ کو اس گھٹیا دھندے میں پڑنے کی کیا ضرورت تھی؟
بڑا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

ہم آپ کی عزت کر رہے ہیں۔۔۔ اس کا یہ مطلب
ہے ہماری توہین کریں۔ ہماری ریاست میں منشیات کو تقدس کا
ہے۔ اور ہم مقدس کا روباہ کر رہے ہیں۔۔۔ عمران
لہجے میں کہا۔

۷۰ مادام سے پوچھا۔

ہاں پرنس۔۔۔ سارا کسٹی کے تمام ساحلوں کا ٹھیکہ
 کے پاس ہے۔۔۔ امام نے سر ملائے ہوئے جواب دیا اور
 خاموش ہو گیا۔

مقوڑی دیر بعد لاپنج جہاز کے قریب جا کر رک گئی۔ جہاز کی
پر بہت سے افراد کھڑے نظر آ رہے تھے۔ جن میں سے تین افراد نے
یہن رکھے تھے جبکہ باقی افراد سیٹیں گنیں اٹھائے ہوئے تھے۔
کے کہتے ہی اوپر سے ایک مخصوص ساخت کی سیڑھی نیچے لٹکائی گئی
مادام عمران کو اوپر آنے کا اشارہ کر کے تیزی سے سیڑھی پر چڑھنے
عمران نے بھی اس کی پیروی کی۔ — اور ظاہر ہے اس کے بعد
کے ساتھی بھی اوپر پہنچ گئے۔

لیبارٹری قائم کر رکھی ہو۔ اس کی طاقت اور وسعت کا کیا حکمانہ ہے
نے بڑے عقیدت مندانہ لہجے میں کہا۔ اور مادام طنزیہ انداز میں
اکر خاموش ہو گئی۔

رخ تیزی سے سفر کرتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اور پھر دُور سے
کے اندر ایک کافی بڑا جہاز نظر آنے لگا۔ لاپنج کا رخ اس جہاز
پر گیا اور عمران یہ بتے اس جہاز کو دیکھنے لگا۔ اس کا خیال
تھی کسی جرمیے کا رخ کرے گی۔ لیکن اُسے جہاز کی طرف بڑھتے دیکھ کر
سے مایوس سا ہو گیا۔ کیوں کہ ظاہر ہے ایکس دائی کی اتنی بڑی
جہاز میں تو نہیں بنائی جاسکتی۔ بہر حال اس قدر تو بات
تھی کہ اس کی ملاقات ٹویاز کے بڑے گھر سے ہونے والی تھی۔ اس
سبب ڈری کا پتہ لگالینا کوئی بڑی بات نہ تھی۔ اس لئے عمران
لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ سوچ رہا تھا کہ اب جو کچھ بھی کرنا ہو

اس سے قبل بھی اہم کئی بار اس جہاز کی اپنا نمک تلاشی لے چکے ہیں
 حکم دیاں سے کچھ برآمد نہیں ہوا۔ اب بھی اگر جہاز پر چھاپہ مار
 دیاں کیا ہوگا۔ پرنس آف ڈھمپ۔ مادام بریڈنی ان کے ساتھی
 سے زیادہ ٹوپاز کا چہیت اور اس کے ساتھی دہاں ہوں گے۔
 کے چہروں پر تو یہ نہیں لکھا ہوگا کہ وہ ٹوپاز کے چہیت میں اور نہ ہی
 نے قبول ہے۔ پھر لوہے میں اینڈ کمپنی کے مالکان کوئی چھوٹی حیثیت کے
 نہیں کہ انہیں عام مجرموں کی طرح صرف شک کی بنیاد پر گرفتار کر لیا
 کلارک نے باقاعدہ دلائل کے ساتھ بات کرتے ہوئے کہا۔

ادہ۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ واقعی اس طرف تو میرا
 نہیں گیا۔ کرنل ہالینڈ نے جواب دیا۔
 بائس۔ اس کی بجائے ایک اور کام کیوں نہ کیا جائے
 صرف اس پرنس آف ڈھمپ کی نگرانی کی جائے۔ ظاہر ہے سو
 کے بعد اسے مال کی سپلائی تو دی جائے گی۔ اگر ہمارا

ہنری ہمیشہ دیکھیں میں بیٹھا کرنل ہالینڈ کا انتظار کرتا رہا۔ اور پھر
 بائیس منٹ بعد پہلی کاپٹر کی گونگواہٹ اُسے اپنے سر پر سنائی
 اور وہ اکلارک چونک کر سیدھے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد ہی
 سے ذرا فاصلے پر ایک جدید قسم کا پہلی کاپٹر ریت پر اتر آیا۔
 ہنری جیمز اور کلارک دونوں دیکھیں سے نیچے اتر آئے۔ پہلی کاپٹر کا

کے نوواہم بھی اودمال بھی: — کلارک نے کہا۔

ویری گڈ آئیڈیا — واقعی ہم سے حماقت ہو رہی تھی۔ پھیلے کے
لوگ محتاط ہو جاتے اور ہو سکتا تھا کہ عرصے کے لئے تمام کارروائیاں
رکھ دیتے — ٹھیک ہے میں واپس جاتا ہوں۔ چھاپہ کینسل
اس پرنس کی نگرانی کرو۔ مکمل طور پر نسل کر نل ہالینڈ نے
تے ہوئے کہا۔ اس کی ترجمہ میں بات اگلی تھی۔ چنانچہ وہ تیزی سے مڑا
بارہ ہیلی کا پٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جب ہیلی کا پٹر اُسے لے کر فضا
میں ہو گیا تو ہنری جیمز ادا کلہک واپس دیگن میں آگئے۔

تم نے آخر کار کر نل ہالینڈ کو قائل کر ہی لیا۔ ویسے میرا تو خیال تھا کہ چھاپہ
دیتے۔ شاید کچھ مل ہی جاتا: — ہنری جیمز نے دیگن میں بیٹھے
کلارک سے مخاطب ہو کر کہا۔

یہ لگتا تھا سوائے ناکامی کے — اور مجرم بھی چوکنہ ہو جاتے: —

نے بڑا سامنے بٹلتے ہوئے کہا اور ہنری جیمز خاموش ہو گیا۔ کیوں کہ

ہوں سے بھٹکے والا ہر لفظ بھی سیپ ہو جائے گا: — کلارک
ٹھیک ہے — اس طرح ہم واقعی صحیح وقت پر اقدام کر
نتائج حاصل کر سکیں گے اور میرے خیال میں اب بلیک باس
ڈباے کا بھی خاتمہ ہو جانا چاہیے — کیوں کہ ہمارا مقصد تو صرف
کی تلاش تھی اور وہ مقصد مل ہو ہی گیا ہے — ہنری جیمز
اب اس ڈرائے کو مزید چلانے کا کوئی فائدہ بھی نہیں۔ زیر زمین
لوگ بس بلیک باس کو یاد ہی کرتے رہیں گے۔ جس نے صرف
ہی جلوہ دکھایا ہے — کلارک نے جنتے ہوئے کہا اور ہنری
ہنس پڑا۔ اور پھر اس نے ڈیش بورڈ کا بٹن آن کر کے جیمس کو
کہہ دیا چند لمحوں بعد ہی جیمس کی آواز سنائی دی — اس نے
وہ کر نل ہالینڈ کو میڈ کو آرٹر چھوڑ کر واپس آ رہا ہے اور ہنری جیمز
ہدایت کی کہ وہ پہلے کی طرح جہاز پر نظر رکھے۔

باس — میرے پاس ایسے آلات موجود ہیں کہ اگر آپ

پہر ایسا کرو۔ سائل سب سے اپنے ساتھ لے کر۔ کلازک ایلا دیں
کہ بخوبی کام کر سکتا ہے اور: — ہنری جیمز نے کہا۔

بہتر — میں آپ کو لے لیتا ہوں اور: — جیمز نے کہا
کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

زیادہ بہتر ہے کہ آپ دباں ہیلی کا پٹر کے ذریعے خود سہرات کی گرانی
مدیرا خیال ہے کہ کرنل ہالینڈ سے بھی رابطہ قائم کر لیں۔ — جو

کوئی ایسی صورت حال پیدا ہو جائے کہ آپ کو اپنا ملک مداخلت
جائے — کلازک نے کہا اور ہنری جیمز اثبات میں سر ملاتا

سے نیچے اتر آیا۔ چند لمحوں بعد ہی ہیلی کا پٹر نیچے اتر آیا تو ہنری جیمز
سوار ہو گیا اور جیمز نے ہیلی کا پٹر دوبارہ فضا میں بلند کر دیا۔ ہنری

ہیلی کا پٹر میں بیٹھے ہی ٹرانسمیٹر پر کرنل ہالینڈ سے رابطہ قائم کیا۔
اپنے ہیلی کا پٹر میں آنے اور نہ صورت حال کے متعلق بتایا۔

مجھے اس بات کا خیال ہی نہیں رہا۔ میں نے کوئٹ

کہ انہوں نے ٹھہرائی میں بھی ہر چیز کی نہ صرف فلم بنا سکتا تھا بلکہ
جونے والی سر آواز کو بھی ٹیپ کر لیتا تھا۔ — چنانچہ مخصوص بلن
کے بعد جیمز نے ہیلی کا پٹر کو ایک جگہ پر فلکس کر دیا۔ اور پھر خود
کو آن کرنے میں مصروف ہو گیا۔ — چند لمحوں بعد اس نے جہاز
میں ملکہ کر چینگ نظام کو آن کر دیا۔ دو کے لمحے سامنے نصب
سی سکرین روشن ہو گئی۔ اور اس میں تہا ز نظر آنے لگا۔
نے ایک ناب کو تیزی سے گھمانا شروع کر دیا۔ اور جہاز
ہونا شروع ہو گیا۔ جب جہاز سکرین پر پوری طرح پھیل گیا تو جیمز
کے قریب لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ اور پھر ناب کو تیزی
شروع کر دیا۔ اور سکرین پر جہاز کے مختلف حصے ابھرنے لگے
کے لئے ایک کونے کی تصویر آتی پھر تصویر بدل جاتی۔ —
کوٹا سامنے آجاتا۔ ہنری جیمز خاموش بیٹھا غور سے ان تصویر
پر ہوتا تھا اور جیمز ایک تصویر پر کھڑا رہا۔ وہ چونکہ

اس نے سہرے رنگ کا نقاب پہنا ہوا تھا۔ جب کہ اس سے ذرا
 سیال رکھی ہوئی تھیں جن پر سرخ رنگ کا نقاب پہنے دو آدمی
 تھے۔ ان دونوں کے سینوں پر بڑے بڑے حروف میں
 جوئے تھے۔ یکمبہ دو اور دوسرے پر چار کا جندسہ نظر آ رہا
 سے دائیں طرف تین کرسیاں بھی ہوئی تھیں۔ جن میں سے
 دوام بیٹھی اور باقی دو پاس کے دو ساتھی بیٹھے ہوئے تھے۔ کمرے
 بچھا ہوا تھا۔ اور کمرے میں ہر طرف دیواروں کے ساتھ ساتھ شیٹیں
 سلج افراڈ بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔

بیت آف ٹوپاز پرنس کو خوش آمدید کہتا ہوں :
 ب پوشش نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

مکرمیہ۔ ہم اپنے استقبال سے بے حد خوش ہوئے ہیں :
 جواب دیا۔

آدازیں ہیلی کاپٹر میں گونج رہی تھیں۔

جہاز پر پہنچنے کے بعد انہیں جہاز کے نچلے حصے
 کافی بڑے کمرے میں لے جایا گیا۔ جہاں کرسیاں بھی ہوئی
 پھر وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ جوزف اور جوآننا نے کرسیوں
 سے انکار کر دیا اور وہ عمر ان کی پشت پر اس کے دائیں بائیں کھڑے
 گئے۔

”مہر بیت آف ٹوپاز پرنس کو خوش آمدید کہتا ہوں :“

ادہ۔ — تو یہ غلط فہمی جوئی ہے۔ مادام بریڈی کو — اس
س آف ڈھمپ کا نام سن کر یہ فریض کر لیا کہ ہم علی عمران میں
نے بے اختیار جھٹے ہوئے کہا۔

مجھے اب بھی یقین ہے کہ تم علی عمران ہو۔ اگر تمہارا میک اپ صاف
تھے تو اصلی علی عمران ابھی نمودار ہو جائے گا۔ — مادام بریڈی
تپتے ہوئے کہا۔

ٹاپ — آپ ہماری توہین نہیں کر سکتیں۔ ہم اس وقت
لے مہمان ہیں۔ اس لئے آپ ایسی باتیں کر رہی ہیں۔ لیکن اب آپ
لفظ ہمارے لئے استعمال کیا تو ہم یہاں بھی آپ کو عبرت ناک سزا
قادر ہیں۔ — عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

میک اپ مادام — آپ خاموش رہیں۔ ہم خود بات کر لیتے
ہیں کی تجویز درست ہے۔ پرس کا میک اپ چیک کیا جائے گا۔
س نے مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔

دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک تسلا اور ایمونیا
بوٹل موجود تھی۔ — اس نے کاندھے پر بڑا سا تولیہ اٹھا کر
عمران نے اس تسلا میں منہ جھکا کر ایمونیا سے خوب اچھی طرح
اور مادام کے ساتھی نے تولیے سے عمران کے چہرے کو مخصوص
خوب رگڑ کر صاف کیا۔ لیکن عمران نے سپیشل میک اپ
تھا۔ ظاہر ہے یہ سپیشل میک اپ ایمونیا سے نہیں دھل سکتا تھا
کافی دیر تک رگڑنے کے باوجود عمران کے چہرے پر کوئی فرق
ہوا تو وہ جیسے ہٹ گیا۔ مادام بریڈی کا چہرہ لٹک گیا تھا۔
اب بولنے مادام — پرس کا چہرہ تو ویسے ہی ہے
چیف باس نے طنز پر لہجے میں کہا۔

یہ کوئی مخصوص میک اپ ہے۔ تم لوگوں کو جدید میک
اپ کے علم نہیں۔ آج کل جو میک اپ کے کیمیکلز آرٹ
س نے مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔

اسے صاف کرنے کے لئے دنیا بھر کے کیمیکلز استعمال کر سکتے
— لیکن انہیں کبھی بھی سادہ پانی استعمال کرنے کا خیال نہیں آ
عمران کا خیال آج تک درست ہی ثابت ہوا تھا۔ مادام بھی اپنی
تکبر رسی تھی — کیوں کہ آج کل بازار میں جو میک اپ کا
ان آ رہا تھا وہ خالص بالکل سے صاف ہوتا تھا۔

پنجہ مادام کے کہنے پر چیف باس نے خالص بالکل منگوایا اور
پھر عمران کا منہ دھلنے لگا اور اسے دوبارہ تولیے سے رگڑا گیا۔ لیکن
بھی اس کے تہرے پردہ برابر بھی فرق نہ پڑا تو مادام بالکل بہت

سفاقی چاہتی ہوں پرنس — مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ آپ
اپنی نہیں ہیں؟ — مادام بریڈی نے مدامت
میں کہا۔

نے آپ کو معاف کیا۔ بہر حال ہم اپنے وعدے پر قائم ہیں، سودا

درومنٹ تو تمہیں لیجئے — ثبوت تو آپ نے تجویز کیا تھا۔
اپنا ثبوت پیش کرتے ہیں اسے بھی دیکھتی جلیے — سیکرٹ
عمران نے مادام بریڈی سے مخاطب ہو کر کہا اور آخر میں اس نے
آواز دی۔

پرنس؟ — جوزف نے ادب سے سر جھکاتے ہو
مودبانہ لہجے میں کہا۔

چیف اور مادام کو وہ کاغذات دکھائے جائیں جن سے ثابت
واقعی ریاست ڈومپ کے ولی عہد ہیں اور ہمارا نام سعود ابن رضا
عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

پرنس؟ — جوزف نے جواب دیا اور پھر خیب
ڈال کر اس نے ایک پلاسٹک کا خوب معورت لفافہ نکالا۔ جس
دو کاغذات نکال کر اس نے چیف کی طرف بڑھا دیئے —
مادام بریڈی نے غور سے انہیں دیکھا۔ ان میں سے ایک کاغذ تو

طور پر مہیا نہیں ہو سکتیں آپ براہِ راست ان تنظیموں سے وہ
کر سکتے ہیں۔۔۔ ان کے اخراجات میں ادا کر دوں گا۔
ٹوپا زنے کہا۔

ٹیکہ ہے۔۔۔ اچھا اب مجھے اجازت۔۔۔
نے کہا اور پھر وہ چیف باس سے معاف کر کے اور پرنس کو
کے بعد اپنے ساتھیوں سمیت کمرے کے دروازے کی طرف
گئی۔۔۔ چیف کا ساتھی نمبر ٹو بھی ان کی رہنمائی کے لئے ا
چلا گیا۔ ادھر عمران سوچ رہا تھا کہ یہاں سے فرصت ملے ہی وہ
ہر قیمت پر ان دونوں تنظیموں سے غائب کر دے گا۔
مجرم اس کے حالات و واقعات سے اتنی آسانی سے واقف
اے آج تک یہ خیال ہی نہ آیا تھا کہ یہ دونوں تنظیمیں دیگر مجرم
جاسوسوں کا ریکارڈ رکھ سکتی ہیں تو اس کا اور اس کے ساتھ

نے غلوں میں بھرے لہجے میں کہا۔

شکریہ۔۔۔ ہمیں خوشی ہے کہ آپ کو الیمینان ہو گیا۔ ویسے آپ
عمران کی تلاش جاری رکھیے۔ اور اب ہم بھی اسے زندہ نہ چھوڑیں
خواہ مخواہ پرنس آف ڈمپ کے الفاظ سے ہمیں پریشان کرتا
ہے۔۔۔ اگر چیف باس اجازت دیں تو سودے کی تکمیل کے بعد
ذرائع سے علی عمران کو تلاش کر کے چیف باس کے حوالے کر سکتے ہیں
بہمیں یاد آرہا ہے کہ ہوٹل میں مادام نے ہمیں بتایا تھا کہ علی عمران
فوجدار مفلک ہے۔۔۔ اور وہ ٹوپا ز سے سودا بھی کر چکا ہے۔

یوں کہا جیسے اُسے اچانک یہ بات یاد آگئی ہو۔
تو میں نے آپ کو حیک کرنے کے لئے بات بنائی تھی۔ اور جب
عمران کے نام پر چونکے تھے تو مجھے یقین آگیا تھا کہ آپ ہی اصلی علی
ہیں۔۔۔ مادام بریڈی نے نہایت بھرے لہجے میں جواب

پہنچ سکے۔ — علی عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔
 کس چیز کا سودا کرنا چاہتے ہیں؟ — چیف باس نے بھی سنجیدہ
 سوال کیا۔
 اس اطلاع ملی ہے کہ آپ ایکس دائی تیار کرتے ہیں؟ اب تک
 دائی دو سکر لوگوں سے خریدتے رہے ہیں۔ لیکن اب ہم آپ سے
 اس کا سودا کرنا چاہتے ہیں؟ — علی عمران نے
 سوال کیا۔
 کتنا مال خریدنا چاہتے ہیں؟ — چیف باس نے
 سوال کیا۔
 ہم بہت بڑا سودا کرنے کے قائل ہیں۔ اس لئے ہم
 بریڈی کو بھی بتایا تھا کہ جتنی ایکس دائی آپ کی لیبارٹری ایک
 بار کر سکتی ہے۔ ہم وہ ساری خریدنا چاہتے ہیں۔ — اور ہم
 کرسٹل وار کی رقم ایڈوانس دے کر لے سکتے ہیں۔

کھربوں ڈالر سے بھی زیادہ جا پڑے گا؟ — چیف باس
 پھاڑتے ہوئے کہا۔
 ہمیں پوری طرح اندازہ ہے اور ہم اس کے لئے پوری
 ہو کر آئے ہیں۔ آپ رقم کی بات مت کیجیے۔ رقم ہمارے
 حیثیت نہیں رکھتی۔ — آپ ہمارے تاج میں جو ہیرا درہ
 ہیں۔ یہ ہیرا عالمی منڈی سے ہم نے ایک ارب ڈالر میں خریدا
 اب اس کی قیمت دو ارب ڈالر سے زیادہ ہو چکی ہے۔
 نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
 — ادہ — میں معذرت خواہ ہوں۔ بہر حال آپ
 کر لیں؟ — چیف باس نے آمادہ ہوتے ہوئے کہا۔
 دیکھئے۔ — میں اصول کا پابند ہوں۔ چوں کہ میں نے
 ایڈوانس دینی ہے۔ اس لئے سب سے پہلے میں اس بات
 پر اتفاق کرنا چاہتا ہوں کہ اس رقم کو

اور اس میں ایسے دانی تیار ہوتی دکھائیں۔ اس طرح
صرف اس بات کا یقین آجائے گا کہ لیبارٹری ہماری ہے۔
یہ بھی چیک کر لیں گے کہ شروع سے آخر تک ہر جملہ آٹومیٹک
سے ملے ہوئے ہے۔ اس لئے اس کی کوالٹی ڈاؤن کا تصور
یا جاسکتا۔ اور تیسری بات یہ کہ آپ کو علم بھی ہو جائے گا کہ
اد لیبارٹری دیتی ہے۔ چیف باس نے کہا۔

لیبارٹری دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر اس کے علاوہ آپ
نہ کرادیں تو میرا وقت بچ جائے گا۔ عمران نے بڑے
ہلچے میں کہا۔ وہ انسانی نفسیات سے اچھی طرح واقف تھائے
اگر اس نے لیبارٹری دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کیا تو چیف
بی سکتا ہے۔ اور اگر وہ انکار کرے گا تو چیف باس
ادکنا شروع کر دے گا۔

کے سوا اور کوئی صورت بھی نہیں۔ بہر حال آپ کا وقت

ادہ۔۔۔ دیریں گڈ۔۔۔ واقعی آپ کا یہ کارنامہ قابل
ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اچھا۔۔۔ آپ تشریف رکھیں۔۔۔ میں انتظامات مکمل
کر لیں۔ کیوں کہ لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات ایسے ہیں کہ سوائے
آدمیوں کے اس کے اندر کوئی نہیں جاسکتا۔۔۔ اور آپ شاید ان
آدمیوں کے علاوہ پہلے آدمی ہوں گے۔ جو اس لیبارٹری
داخل ہوں۔ اور آپ کے داخلے کے لئے ہمیں خصوصی انتظامات
پڑیں گے۔ اور یہ بات میں بتا دوں کہ آپ اکیلے ہی اندر جاسکیں
آپ کے یہ باڈی گارڈ یہیں رہیں گے۔ چیف باس نے
کوئی بات نہیں۔۔۔ بہر حال آپ کو ان انتظامات میں کتنی
لگے گی۔ عمران نے سمرٹاتے ہوئے کہا۔

زیادہ سے زیادہ آدھا گھنٹہ۔۔۔ اگر آپ پاہن تو آپ کو
کمرے میں ہنجا دیا جائے جہاں آپ آرام کر سکتے ہیں۔۔۔ جو

عمران نے گھڑی کے قریب منہ لے جا کر سر گوشیا نہ لہجے میں
 یس صفر سپکا نگ اور شہ — چند لمحوں بعد ہی وہ
 سے صفر کی آواز سنائی دی۔ اور ڈاکل پر چلنے بچنے والے فی
 سبز ہو گیا۔

کہاں ہو تم اور تہ — عمران نے پوچھا۔
 ہم آپ کے جہاز کے قریب ہی ایک کشتی میں موجود ہیں۔
 کاما مان ہمارے پاس وجود ہے اور ہم آپ کے کاشن کے
 اور تہ — صفر نے جواب دیا۔

اوم — ویری گڈ — اس کا مطلب ہے تمہارے
 کیا ہے۔ لیبارٹری اس جہاز کے قریب ہی زیر آب جہاز کے
 میں آدمے گھنٹے کے اندر وہاں پہنچ جاؤں گے۔ تم تیار رہو
 ہے مجھے تمہاری ضرورت پر ہی جانے اور تہ — عمران نے
 شک ہے — تم تیار رہو اور تہ —

جوزف تھیں۔
 آپ تشریف رکھیں — میں کافی بھجواتا ہوں۔
 باس نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران سے ہاتھ ہوا کہ
 اخل ہو گیا۔ جوزف اور جوانا بھی اس کے پیچھے اندر چلے
 جب کہ چیف باس تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

جوزف — تم مدد مانے پر ٹھہرو اور خیال رکھو — میں
 رکھو کال کروں — چیف باس کے بلتے ہی عمران نے جوزف
 مطلب ہو کر کہا۔ اور جوزف تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتا چلا

باس — لطف نہیں آیا — میرا کئی بار جی چاہا تھا کہ اس
 لی گردن مروڑ دوں۔ بڑی مشکل سے میں نے اپنے آپ پر ضبط کیا۔
 نے بڑا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔
 گناہ نہ بناتے سے کہا اور جوانا

جو پہلے ہی جھانکی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ ہینڈ پر ہی الٹ پڑی۔

م۔۔۔۔۔ یہاں تک تو واقعی کوئی ایسی بات نہیں تھی۔ لیکن میں
چیک کیا تو پتہ چلا کہ ان دونوں کے پیروں کے نشانات خورسی ہی
تھے اور پھر وہ واپس لوٹ پڑے۔۔۔۔۔ مجھے یوں لگا جیسے انہوں
میں سے چھپا چھڑانے کے لئے یہ حرکت کی تھی۔ چنانچہ میں نے مزید
تو پتہ چلا کہ ان کی کار گھاٹ پر موجود ہے۔۔۔۔۔ وہاں انکو اڑی پر
اکہ ان دونوں آدمیوں کے ساتھ ایک عورت بھی تھی اور تینوں نے
مے کر ایک لاپنج گرایہ پر لی ہے جس میں غوطہ خوری کا سامان
ہے اور وہ لاپنج لے کر سمندر کے اس حصے کی طرف گئے ہیں جدھر
ہے۔۔۔۔۔ اور سب سے اہم بات جو لاپنج کے مالک نے بتائی
رقم دینے کے لئے ان میں سے ایک آدمی نے جیب میں ہاتھ
کی جیب سے رقم کے ساتھ ساتھ ایک ٹکٹ بھی نکالا تھا یہ ٹکٹ
تھا۔۔۔۔۔ اور یہ ٹکٹ جلسہ راناک پور کے لئے تھا۔

فہری بکس میں پھیلی ہوئی تھیں۔

مجھے تو یقین ہے مادام۔۔۔۔۔ کہ یہ لوگ پرنس کے ساتھی ہیں
ہینڈ نے جواب دیا۔

اگر تمہیں یقین ہے تو پھر پرنس ہی علی عمران ہے۔ لیکن مجھے اس
ثبوت چاہیے۔ جتنی ثبوت۔۔۔۔۔ مادام نے غصے سے ایک ہاتھ کے
کروڑ کے ہاتھ پر مارنے ہوئے کہا۔

اس کی ایک ہی صورت ہے کہ ہم لاپنج لے کر ان کے پیچھے جائیں
انہیں پکڑ کر ان پر تشدد کیا جائے مجھے یقین ہے کہ اصل صورت حال
آجائے گی۔۔۔۔۔ جیمز نے فوراً تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ آؤ گھاٹ پر جاری لاپنجیں تو موجود ہی ہوں
مادام نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔ وہ دل سے چاہتی تھی کہ کوئی ایسا
مل جائے جس سے وہ ٹوپا باز کے چوٹ باس کو یقین دل سکے کہ وہ
چنانچہ مادام تدری سے واپس کار میں بیٹھی۔۔۔۔۔ اور پھر جیمز نے انتہا

ہوں۔ کیا جہاں تو پاؤ گے۔۔۔ دوسری مردانہ آواز نے کہا۔

دیکھو نا۔۔۔ نہ ہینگ لگی اور نہ پشکڑی۔۔۔ اور عمران ٹویاز
ی تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔۔۔ اسی نسوانی آواز نے

میں ٹوپاز کی بد قسمتی سے زیادہ عمر ان کی خداداد عقل کا زیادہ دخل
 نے چکری ایسا چلائے کہ نہ صرف مادام بریڈی اس کے چکر میں آ
 رہی لالچ میں پھنس گئی۔ بھلا کھربوں ڈالر کا سودا کون چھوڑ
 — مردانہ آواز نے منستے ہوئے جواب دیا۔

لوہ پاز کے چغیف باس کی عقل پر حیرت ہو رہی ہے کہ اس نے
 جی ضرورت نہیں سمجھی اور آنکھیں بند کر کے ہر بات پر یقین کر
 — نسوانی آواز نے کہا۔

بات نہیں چلا۔ دوا صبر اور دعا کے ساتھ۔

دھل جاتا ہے :۔ جولیہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

تہا رنی بات درست ہے۔ لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ
یسا بڑی عمر ان کیلئے کیسا تباہ کرے گا۔ ایک اور آواز
”وہ شیطان ہے۔ انسان نہیں۔ اس نے اس کا بھی کوئی نہ
سوچ رکھا ہوگا۔“ جو لیلے ہنستے ہوئے کہا اور پھر ان سب
کی آواز سنائی دی۔

اور مادام نے اتنا سننے کے بعد مائیک کیچر کو اسی لمحے کشتی پر
والے حمیز کی طرف پھینکا اور پھر تیزی سے پچھلے کمرے کی طرف دوڑتی
اس کا چہرہ جوش کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔ اس کا خیال
تھکا تھا کمرے میں پہنچے ہی وہ کشتی میں نصب بڑے سے ٹرانسمیٹر کی طرف
اُداس نے تیزی سے چیف باس کی مخصوص فریکوئنسی سیٹ کی اور
دبا کر اس نے تیز لہجے میں چیف باس کو پکارنا شروع کر دیا۔

لیبارٹری دکھا کر اس سے سودا مکمل کیا جاسکے۔ مگر بات کیا
دور۔۔۔ چیف باس کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

سے لیبارٹری میں مت جانے دینا کسی قیمت پر بھی نہیں۔ اُسے وہیں
ہ پرنس آف ڈمپ نہیں۔ علی عمران ہے۔ میں نے ثبوت حاصل
ہے۔۔۔ میں جہاز پر آرہی ہوں اور۔۔۔ مادام نے پرجوش
کہا۔

وہ۔۔۔ دیکھو مادام۔۔۔ وہ ہماری تنظیم کے لئے بہت بڑا
ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارا خیال پھر غلط نکلے اور وہ غصے میں آکر سودا
ل کر دے اور۔۔۔ چیف باس نے کہا اُسے شاید مادام
پر یقین نہ آ رہا تھا۔

محم۔۔۔ حماقت مت کرو۔ وہ علی عمران ہے۔ اور تمہاری لیبارٹری
کے کامشن رکھتا ہے۔ میں جہاز پر پہنچتے ہی تمہیں جتنی ثبوت دیتی ہوں۔
نے تک اُسے رد کو۔۔۔ اور تو اسے کہہ رہا ہے کہ

ہٹو سنے میں ضرورت تھا۔
"تمہارا مقصد مل ہو گیا مادام۔۔۔ میں نے بھی گٹھو سنی ہے
پرنس نہیں عمران ہے۔" جیمز نے مائیک کیچر دوبارہ مادام کو
بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو ثبوت بھی مل گیا ہے۔ جلدی کرو۔۔۔ مادام نے خود
اچھلتے ہوئے کہا۔ اور جیمز نے سٹیئرنگ سنبھالا اور دوسرے کھلمے لا
جھکا کھا کر آگے بڑھی اور پھر انتہائی تیز رفتاری سے تقریباً اڑتی ہوئی
کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

اس سے یوں بہہ رہا تھا کہ لیبارٹری دیکھتے ہیں
ضائع ہو گا۔ بہر حال جہاں اتنی دیر ہو گئی ہے وہاں کچھ دیر اور سہی
عمران نے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ چیف باس نے عمران
پر کوئی تبصرہ نہ کیا اور خاموش رہا۔

تقریباً پانچ منٹ بعد ایک مسلح آدمی دروازے پر نمودار ہو گا
"باس — انتظامات مکمل ہو گئے ہیں — اس مسئلہ
نے چیف باس سے مخاطب ہو کر کہا۔

تشریف لائے: — چیف باس نے عمران سے مخاطب
کر کہا۔

یہ میرے ساتھی ہیں رہیں گے: — عمران نے جوزف
کے متعلق پوچھا۔

نہیں — ان کے لئے علیحدہ کمرے کا انتظام ہے۔ یہ وہاں
کریں — چیف باس نے کہا اور پھر اس نے مسلح آدمی سے

باس کو گئے ہوئے کافی دیر ہو گئی اور وہ چیف باس کی
جائے بھی بیٹھتے تھے۔ لیکن چیف باس واپس نہ لوٹا تھا عمران
پر بندھی ہوئی گھڑی دیکھی — تو اس کے اندازے کے مطابق
اس کو گئے ہوئے آدھے گھنٹہ سے زیادہ ہو چکا تھا۔ جوزف بھی
کال کے بعد اندر آ کر بیٹھ چکا تھا۔

نیال ہے ہمیں اب چیف باس کو خود سی تلاش کرنا پڑے گا۔

جانی کے تمام انتظامات مکمل کر چکا تھا کہ مادام بریڈی نے ٹرائل
 بجھے کہا کہ اس نے اس بات کا حتمی ثبوت حاصل کر لیا ہے۔
 اصلی پرنس آف ڈمبپ نہیں بلکہ علی عمران ہیں اور لیبارٹری کو تہہ
 چاہتے ہیں۔ اس لئے مجبوراً مجھے ایسا کرنا پڑا۔“ چیت
 سنجیدہ لہجے میں کہا۔

مادام — ہم نے اب تک آپ کا بے حد لحاظ کیا ہے۔
 یہ نہ سمجھیں کہ پرنس آف ڈمبپ کوئی معمولی حیثیت کا آدمی ہے
 کھلونے کی طرح استعمال کرتی رہیں۔ ہم آپ سے اپنی توہین کا
 انتقام لیں گے۔ — عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا
 اب یہ اداکاری چھوڑ دو علی عمران صاحب — میں

ہوں کہ تم بے حد چالاک عیار اور ذہین آدمی ہو۔ لیکن میری بھ
 عمر جاسوسی میں ہی گزری ہے۔ مجھے شکست دینا بچوں کا کھیل
 ہے۔

اسی راہداری سے گزرتے ہوئے ایک دروازے پر پہنچا۔ اس دروازے سے
 بیٹھ گئیوں سے مسلح دو افراد بڑے چمکنے انداز میں موجود تھے۔ انہوں
 عین باس کو دیکھتے ہی دروازہ کھول دیا۔ — اور پھر عمران
 باس سمیت کمرے میں گستا چلا گیا۔ کمرہ کسی آفس کے طور پر
 ڈھنچا تھا۔

اس کرسی پر تشریف رکھئے۔ یہ سالم کمرہ ہی لیبارٹری میں پہنچ
 گا۔ — چیت باس نے میز کے نیچے پر مٹی ہوئی کرسی سنبھالتے
 سامنے رکھی ہوئی ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور
 اثبات میں سر پلاتا ہوا کرسی پر بیٹھ گیا۔

جیسے ہی عمران کرسی پر بیٹھا اچانک دائیں طرف کی دیوار میں ایک
 دروازہ کھلا اور دو سکے لمحے عمران بے اختیار چونک پڑا۔ — کیوں کہ
 دروازے سے مادام بریڈی اپنے دو ساتھیوں سمیت مسکراتی ہوئی
 داخل ہوئی۔ عمران نے شاید بے اختیار کرسی سے اٹھنا چاہا۔ لیکن

سے لرزہ لیا۔ کیوں کہ وہ سادہ پانی کا سستے ہی سمجھ گیا کہ مادام
سے اس میک اپ کے بارے میں علم ہو گیا ہے۔ لیکن اتنی
اُسے کیسے اور کہاں سے علم ہوا۔۔۔ یہ بات اس کی سمجھ میں
نہ تھی۔

سادہ پانی۔ کیا مطلب۔ کیا تم میرے ساتھ مذاق کر
چیف باس نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔
متم۔ یہ شخص بے حد چالاک ہے۔ اس نے ایسا میک اپ
ہے۔ جو دنیا بھر کے کیمیکل سے نہیں دھل سکتا۔ اور صرف سادہ پانی
ن جاتا ہے۔۔۔ مادام نے جواب دیا۔

ہ۔۔۔ اگر واقعی ایسا ہے تو انتہائی حیرت انگیز بات ہے۔
س نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

منگووانے کی ضرورت نہیں۔۔۔ مجھے تسلیم ہے کہ میں علی عمران
ن مادام۔۔۔ تمہیں اس بارے میں کسے علم ہوا:

اور اس بات کا بھی کہ یہ علی عمران ہے۔۔۔ مادام نے چیون
سے مخاطب ہو کر کہا اور چیون باس نے تیزی سے میز کے کنارے
ہوا میں دبا دیا۔ دوسرے لمحے گھرے کی تین دیواریں تیزی سے ایک
ہشتی چلی گئیں۔۔۔ اور ہر طرف سے چار سیٹیں گن بردار مسلح آدمی
داخل ہوئے۔

"اوہ مادام۔۔۔ تمہارا بے حد شکریہ۔۔۔ اگر یہ شخص لیبر
میں پہنچ جاتا تو نجلے ہمارا کیا انجام ہوتا۔ اس کے ساتھیوں کو میں بعد
پکڑوں گا پہلے اسے موت کے گھاٹ اتار دوں۔ اس کی خوری موت
بے حد ضروری ہے۔۔۔ یو متم نے کہا اور پھر مادام کو ایک ط
سننے کا اشارہ کیا۔ مادام اپنے ساتھیوں سمیت تیزی سے اس طرف
چلی گئی جدھر چیون باس خود موجود تھا۔

عمران کو سی پر مڑی طرح جکڑا ہوا تھا۔ اور اس کے دماغ سے ف
ن آواز۔۔۔ نکلنے لگی تھی۔

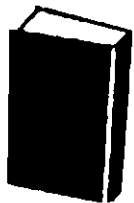
ن کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھا۔



ہنری جیمز اور جیمس ہیلی کا پٹر میں بیٹھے جہاز کے کمرے
 ہونے والی تمام گفتگو سنتے رہے۔ اور سکرین پر ان سب کو
 تے بھی رہے۔ اور جب مادام بریڈمی ناکام ہو کر اپنے ساتھیوں سمیت
 ل گئی تو ہنری جیمز نے ایک طویل سانس لیا۔ واقعی پرنس نے

ہوئے رہے۔ وہاں جو بیسیکڈ رہے۔ لیکن اب مسئلہ صرف لیبارٹری کا رہ گیا تھا۔ چنانچہ وہ کار
 ان دونوں کی گفتگو سنارہا۔ اور پھر ان دونوں کی گفتگو میں ایک وقت
 کہ وہ خوشی کے مارے اچھل پڑا۔ جب بوہتم نے پرنس کو بتایا کہ
 زیر آب جہزیہ میں ہے۔ اور اس کا راستہ اسی جہاز میں
 ہے۔ ان کی مہم کامیاب ہو چکی تھی۔ ٹویاز کے کرتادھرتا بھی سامنے
 لیبارٹری کا بھی پتہ چل گیا تھا۔ اب نہ صرف لیبارٹری پر کوسٹ
 مد سے قبضہ کیا جاسکتا تھا۔ بلکہ ٹویاز کے کرتادھرتا بھی پکڑ
 تھے۔ اور ظاہر ہے ان کے قابو میں آنے کے بعد ان کا براہ اور
 سامنے آجاتا۔ چنانچہ جب نجی باس پرنس اور اس کے ساتھیوں
 کمرے میں چھوڑ کر چلا گیا تو ہنری جیمز نے تیزی سے ٹرانسمیٹر کا
 کنٹرل بالینڈ کو کال کرنے لگا۔

پرنس کنٹرل بالینڈ سپیکنگ اور ڈ۔ دوسری



جوزف اور جوانا دونوں کو ایک چھوٹے سے کمرے
 جایا گیا۔ تیس کے درمیان میں صرف دو کرسیاں موجود تھیں۔
 کمرہ ہر قسم کے ساز و سامان سے بالکل فارغ تھا۔
 ”آپ لوگ یہاں بیٹھ کر انتظار کر سکتے ہیں۔“

و۔ میں اس دوران دوبارہ کونسل گارڈز کے چھاپے کا انتظام کرتا
 ہوں۔ ہمیں فوراً چھاپہ مارنا چاہیے۔ تاکہ انہیں رنجھے ہاتھوں پکڑا جا
 سکے۔ کرنل ہالینڈ نے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

سب سے باس۔۔۔ ہم لوگ آپ کے پاس پہنچ رہے ہیں۔ اب
 گفتگو سننے کی ضرورت نہیں ہے اور۔۔۔ ہنری جیمز

نی ضرورت نہیں۔ جو ہم چاہتے تھے اس کا پتہ چل گیا ہے۔ تم
میں سے پاس پہنچو اور یہ۔۔۔ کر تل بالینڈ نے جواب دیا۔
کے پاس۔۔۔ اور اینڈ آل۔۔۔ ہنری جمیز نے
پیرٹر انسٹیٹمنٹ کے اُس نے جیس کو واپس چلنے کئے کہا۔
نے ہیلی کا پٹر کو متحرک کرنے والی مشینری آن کی اور پھر وہ ہیلی کا پٹر
بڑا کر شمال کی طرف بڑھا چلا گیا۔۔۔ ہنری جمیز کا دل خوش

اب صورت مالی کچھ ایسی بن گئی تھی کہ ان کا ادپری دھڑ تو زمین پر تھا لیکن نچلا دھڑ کرسی کی ٹانگوں سمیت فرش میں پھنسا ہوا تھا۔ اپنے جسم کے ادپری حصے کو ہی حرکت دے سکتے تھے۔ کیا بد معاشی ہے: جوزف اور جوآنہ دونوں بیک وقت بے ہوش ہوئے کہا۔

پین باس کا آرڈر ہے۔ ہتھار باس مشکوک ہے۔ اُسے چیک ہے۔ اگر وہ درست نکلا تو تمہیں بھی رہائی مل جائے گی۔ ورنہ اس کے بعد تمہیں بھی اسی طرح زندہ دفن کر دیا جائے گا جس طرح سادفن کیا گیا ہے: مسلح آدمی نے بڑے کرخت ہلچے سے کہا۔

اب کیا شک باقی رہ گیا ہے۔ سب بات تو واضح ہو گئی ہے: نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

سب بات تو واضح ہو گئی تھی لیکن احانک مادام ریڈی کا کال آئی

سہے ہیں: جوزف نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔ ان کے ساتھ ہولسٹر بھی زمین میں دفن ہو گئے تھے اور صرف ریوا لور کے دباہر تھے۔

خالی ریوا لور: ہاں مجھے یاد ہے۔ اس کی گولیاں تو ساحل نکال لی گئی تھیں۔ اچھا ٹھیک ہے میں کرسیاں مقوڑی سی اونچی جب ہولسٹر باہر آجائیں تو تم یہ ریوا لور نکال کر باہر پھینک دیتا: اس آدمی نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

بڑی مہربانی بھائی: ہتھار! یہ احسان ہو گا: جوزف بڑے لجاجت آمیز لہجے میں کہا اور اس آدمی نے مسکراتے ہوئے دہلیز کی اس ٹھوس جگہ پر ہلکا سا پیر رکھا تو دونوں کرسیاں ذرا سہ ہو گئیں: لیکن ابھی ہولسٹر پوری طرح باہر نہ آئے تھے۔

"مقوڑا سا اور ادبچا کر دے: جوزف نے کہا اور اس آدمی نے ایک بار پھر دہلیز کے اسے مخصوص حصے کو دھکا دیا کہ

پڑا پھر دک رہا تھا۔
 آؤ جانا۔ جوزف نے کہا اور وہ دونوں اُس کو پھلا جگتے
 تھے باہر راہداری میں آئے اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتے ادھر بڑھتے
 گئے۔ جدھر سے انہیں لایا گیا تھا۔ جوزف نے وہ سائیڈ دیکھ
 کر۔ جدھر عمران کو چیف باس کو لے گیا تھا۔ اس لئے وہ تیزی سے
 بڑھتے چلے گئے۔ راستے میں کئی مسلح افراد انہیں نظر آئے لیکن کسی نے
 عرض نہ کیا۔ کیوں کہ انہیں شاید ان کے متعلق کوئی واضح ہدایت
 تھی۔ اور پھر وہ بائیں طرف دالی راہداری میں بڑھتے چلے گئے۔
 ی کے اختتام پر ایک دروازہ تھا۔ جس کے سامنے دو مسلح
 ٹرے تھے۔ لیکن ان کی توجہ کمرے کے اندر کی طرف تھی۔ کیوں کہ
 کا دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔ جوزف جیسے ہی اس راہداری
 پر پہنچا اس نے اپنے قدم احتیاط سے اٹھانے شروع کر دیئے۔ اور

بڑی احتیاط سے انہیں زمین پر لٹا دیا اور پھر دروازے کی طرف
 پہلے وہ ان کی بغلوں سے لٹکی ہوئی سٹین گنیں نکال چکے تھے
 کے قریب جا کر وہ رک گئے۔ کمرے کا منظر عجیب تھا
 ایک کرسی پر بندھا ہوا تھا۔ جب کہ اس کے تینوں اطراف
 سٹین گنوں سے مسلح افراد اُسے نشانہ بنائے کھڑے تھے۔
 کی طرف پشت کئے چیف باس مادام بریڈی اور اس کے
 کمرے سے تھے۔

ٹھہر۔ پہلے میری ایک بات سن لو۔
 نے چیف باس سے مخاطب ہو کر کہا۔
 میں وقت ضائع کرنے کا قائل نہیں ہوں۔ اسے
 چیلنی کر دو۔ چیف باس نے چختے ہوئے کہا۔ اور
 کی انگلیاں سٹین گنوں کے ٹریگروں پر جمتی چلی گئیں۔ مگر ادھر جوز
 دونوں سٹین گنوں سے نشانہ بنائے کھڑے تھے۔

کے ساتھی حیرت سے آنکھیں پھاڑے انہیں اندر آتا دیکھتے رہ
کی سمجھ میں ہی سچویشن نہ آئی تھی۔

س کو کھولو۔۔۔ جلدی کرو۔۔۔ جوزف نے چیختے ہوئے

تم کہاں سے آ گئے۔۔۔ چیف باس نے اپنے آپ
تے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں غصے کے ساتھ ساتھ حیرت تھی۔

کہتا ہوں باس کو کھولو۔۔۔ ورنہ ڈھیر کروں گا۔۔۔ جلدی
۔۔۔ جوزف نے پوری قوت سے دھاڑتے ہوئے کہا۔ اور اُسی

نے ٹریگر دبا دیا۔ اور مادام بریڈی کے دونوں ساتھی اچھل
کے ساتھ جا گرے۔۔۔ وہ شاید جیبوں سے ریوالتور نکالنے کی

کمر بستہ تھے۔ اور یہی لمحہ جوزف اور جوانا دونوں کے لئے ہی
بت ہوا۔ کیوں کہ اچانک فائرنگ کی وجہ سے جوزف کی نظریں

س سے اٹک لٹنے کے لئے تھپ گئے۔۔۔ اور دوسرے

نظر آ رہا تھا۔ مگر جوزف شاید اس کی توقع سے کہیں زیادہ پھرتیلا تھا۔
زمین پر گرتے ہی تیزی سے کروٹ بدلی۔۔۔ اور دوسرے لمحے ہول
موجود ریوالتور اس کے ہاتھوں میں تھا۔ اور اس نے لیٹے لیٹے فائر کر دیا
چیف باس کے ہاتھ سے ریوالتور نکلتا چلا گیا۔

مادام بریڈی نے اچھل کر دروازے کی طرف جانا چاہا مگر جوزف
دونوں نے ہی فرشس سے پھلانگیں لگا دیں۔۔۔ اور دوسرے لمحے

مادام کو بازوؤں میں پکڑا۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک زوردار جھکادیا
چیختی ہوئی سلسلے والی اکلوتی دیوار کے ساتھ جا گرائی۔۔۔ جب کہ

نے چیف باس کو اپنے بازوؤں میں جکڑنے کی کوشش کی مگر چیف
بے حد پھرتیلا تھا۔ اس نے تیزی سے اپنے جسم کو دائیں طرف مروڑ

جوزف کی گرفت سے چکنی پھیلی کی طرح نکلتا چلا گیا۔۔۔ اور جوزف
بل ایک بار پھر زمین پر گر۔۔۔ مگر جوزف نے ہاتھ زمین پر لگتے ہی الٹی

لگا کر اور اس کے دونوں ہاتھوں دائیں کی صورت میں جکڑ کاٹی ہوئے

دون پر پڑی۔۔۔ دوسرے لمے مادام کے حلقے سے آدمی جیخ ہی نکل سکی
 اس کی گردن ٹوٹی چلی گئی اور وہ زمین پر ایک لمے کے لئے یوں تڑپی جیسے
 پانی سے باہر نکل کر تڑپتی ہے۔۔۔ دوسرے لمے وہ ساکت ہوتی

جلدی بتاؤ کون سا بن ہے۔۔۔ جوزف نے پوری قوت سے چیف
 کی گردن کو جھکا دیتے ہوئے کہا۔

وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ سرخ۔۔۔ چیف باس نے
 گھٹے لہجے میں کہا اور جوزف کی بجائے جو انانے اچھل کر میز کے کنارے
 ہوا سرخ بن دبا دیا۔

سرخ بن دبتے ہی ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ اور نہ صرف عمران کو سی
 زمین میں دھنسا چلا گیا بلکہ جوزف اور جو انانہ بھی چیف باس سمیت
 میں دھنستے چلے گئے۔۔۔ پورے گھر کے کافر شش ہی غائب ہو گیا تھا۔
 نیک زوردار جھکا گھٹے سے جوزف کے ہاتھوں کی گرفت۔۔۔ دوسرے لمے کو

کی حرکت بند ہو چکی تھی۔۔۔ سرخ نے پانی کی چٹائی پر
 سے وہ دھماکہ ہوتے ہی آزاد ہو چکا تھا۔ چیف باس نکلے کہاں غائب
 تھا۔

پانی کی سطح پر جیسے ہی وہ نمودار ہوئے ان پر جہاز سے فائرنگ شروع
 گئی۔ اور وہ تینوں ایک بار پھر غوطہ لگا گئے۔ اور جہاز سے دور ہوتے
 ہوا انانہ اب سنبھل گیا تھا۔۔۔ اور المیہ ان سے تیر رہا تھا شاید اچانک
 میں گرنے کی وجہ سے اس کا ذہن سا تھ چھوڑ گیا تھا۔ اُسے تیرتا دیکھ کر
 نے اُسے چھوڑ دیا اور پھر جہاز سے کافی دور جا کر انہوں نے سر باہر نکال کر
 دوسرے لمے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ کوئٹہ گاؤں کی تیز رفتار لاکھ
 سائرن بجاتی ہوئیں چاندوں طرف سے جہاز کی طرف پکی چلی جا رہی تھیں
 اور ایک پہلی کا پٹر جہاز کے عین اوپر فضائیں پر واڑ کر رہا تھا
 جوزف:۔۔۔ اپنا دم دور سے کسی کے چہرے کی آواز سنائی
 اور وہ سب تیزی سے اس طرف مڑے اور پھر انہیں دور سے ایک
 کی طرف مڑے۔۔۔

بلی کا پڑا ب جہاز پر اتر چکا تھا۔ اور کو سٹ گاڑ ڈکے مسلح سپاہی بھی
دوڑتے پھرتے صاف نظر آ رہے تھے۔

ان حیرت بھرے انداز میں یہ سب کچھ دیکھتا رہا۔ اس کی سمجھ میں کچھ
نہ تھا کہ آخر یہ سب لوگ کیوں اچانک ٹپک پڑے ہیں۔

مخدر — یہ غوطہ خوری کا لباس امارہ دو — میں ذرا صورت حال
اؤں : — عمران نے مخدر کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ اور صفحہ
باتے ہوئے تیزی سے لباس امارہ ناسرد کر دیا۔

چیف باسک نے جان بوجھ کر جوزف کو سرخ بٹن
بتایا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ سرخ بٹن کے دبتے ہی کمرے کا فر
جائے گا اور وہ سب پانی میں جاگریں گے۔ کیوں کہ اس
میں اس کے سوا اور کوئی صورت بھی نہ آئی تھی۔ اگر وہ وہیں عمرا
تو یہ حشر لگتا اُسے ملاک کر دیتا۔ کہوں کہ مانام اور باسک کے

اس رشتے میں سے ہوتا ہوا جہاز کے اندر پہنچ گیا۔ یہ ایک ادا کمرہ تھا۔
مکھڑے میں پڑا سانس دہست کرتا رہا۔ اسی لمحے اس نے
کی آغاز سنی۔ شاید اس کے ساتھی وہاں پہنچ چکے تھے اور
قائم ہو کر رہے تھے۔ گرد دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ جب اس
سے کو سٹ گاڑ کی لاپنجوں کے مخصوص سائرن تیزی سے نزدیک
آئے۔ اور وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور بھاگا ہوا کمرے
پر آیا۔ جہاز میں افراتفری کا عالم تھا۔ جہاز میں موجود مسلح لوگ
بھٹکی ہوئی بھیڑیوں کی طرح ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔

اس بار مطمئن لہجے میں پوچھا۔ وہ اب پوری طرح سنبھل چکا

روکو تاک کہ جس کی کاپیٹ کرنل ہالینڈ ہوں — سلاہ لباس
رخت لہجے میں کہا۔

سایکھنسی۔۔۔ مگر اس کا یہاں میرے جہان میں کیا کام۔ کیا تم
میں کون ہوں؟۔۔۔ چیف باس کے لہجے میں اس

ستا ہوں — تم بوقت تم ہو — جو نگاہ ہر ایک بہت بڑا ٹھیکیدار
پر وہ غشیات کی بین الاقوامی تنظیم کو باز کا چیف باس بھی ہے ۔
نے طنز یہ لہجے میں کہا ۔

چیف — کیا تم گھاس تو نہیں کھا گئے کرنل — میرا کسی

صفت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
 ”تم فکر نہ کرو۔۔۔ میرے پاس تمام ثبوت موجود ہیں۔
 پرنس آف ڈھمپ کہاں ہے؟“ کونسل ہالینڈ نے کہا۔
 ”پرنس آف ڈھمپ۔۔۔ کون پرنس آف ڈھمپ۔۔۔
 کسی پرنس سے واقف نہیں ہوں؟“ بوٹھم نے بڑے
 میں کہا۔

”ہنری جیمز۔ جاؤ اور پہلے لیبارٹری تلاش کرو اور سنو
کہ وہ ہیلی کا پٹر سے فلم اور پورٹریٹ پر وہ جیکٹر یہاں لے آئے ہیں
بھی دکھا دوں۔“ کرنل ہالینڈ نے دوسرے سادہ لباس
کہا اور وہ سر ملاتا ہوا تیزی سے گھر سے باہر نکلتا چلا گیا۔

اب بھی وقت ہے کرنل۔ مجھ سے معافی مانگ لو۔
رکھو۔ میرے ہاتھ بہت لمبے ہیں۔ میں تم جیسے آدمیوں کو چمچ
سل سکتا ہوں۔ بوٹھر کا لہجہ اور زیادہ غصیلانہ تھا جاچار

اس پر اس پو دجیلر میں سیٹ لی اور بیڑی سے چلنے والے پر دجیکر کا ہٹ
 دیا۔ سامنے دیوار پر چھوٹی سی سکریں بن گئی اور دوسرے لمحے اس پر
 کمرے کا منظر ابھرتا چلا آیا۔ یہ وہی منظر تھا جس میں عمران اور یہ
 لوگ موجود تھے۔ جوں جوں فلم چلتی گئی۔ بوتمم کی آنکھیں حیرت سے پھٹی
 تھیں۔ وہ تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ ان سارے واقعات کی باقاعدہ فلم بھی
 لی گئی ہے۔ اور ظاہر ہے یہ فلم ایسی تھی جو اس کے گلے میں
 کا پھندہ ڈالوا سکتی تھی۔ وہ بظاہر خاموشی سے فلم دیکھ رہا تھا۔ لیکن اس
 باغ میں آندھیاں سی چل رہی تھیں۔ اور پھر حجب وہ وقت آیا جب
 عمران کو لیبارٹری کے متعلق بتا رہا تھا تو بوتمم اپنے آپ پر قابو نہ
 آ سکا دوسرے لمحے وہ بڑی طرح چیخا ہوا پر دجیکر کی طرف لپکا اور اس
 کی سی تیزی سے پر دجیکر کو فلم سمیت اٹھایا اور دوڑتا ہوا دروازے
 کھولا۔ کوٹ گارڈز نے سنبھلتے ہی اس پر فائرنگ کی مگر بوتمم
 پر ہنی ہوئی تھی۔ وہ دروازے کے باہر گرتے ہی ایک لمحے کے لئے

کے کمرے کی سڑک سے دانی دیوار میں ایک بڑا سا برقی اس
 لگاتھا۔ اور فلم پر دجیکر سمیت اس آتش دان میں پڑی دھ
 مل رہی تھی۔ اور بوتمم کے حلق سے طنزیہ قہقہے نکل رہے تھے اس
 ثبوت ہی جلادیا تھا جس کے زور پر کرنل بالینڈ اچھل رہا تھا۔
 لینڈ فلم کو ملتے دیکھ کر بوتمم کی بجائے آتش دان کی طرف لپکا لیکن
 حجب جاکر ٹھٹھک کر رک گیا۔ فلم چوں کہ ایسے میٹرل سے بنی ہوئی تھی
 کہ آگ پکڑ لیتا تھا اس لئے وہ اب اسے نہ بچا سکتا تھا۔
 تم۔ تم بچ نہیں سکتے۔ اسے گولی مار دو۔ کرنل
 نے چیخے ہوئے کو سٹ گارڈز سے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے
 چکا تھا۔
 خبردار۔ اب تمہارے پاس میرے خلاف کوئی ثبوت نہیں
 تم نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔ اور کوٹ گارڈز جو دیوالو
 کے تھے اس کی بات سنتے ہی ٹھٹھک کر رک گئے۔ کیوں کہ

جہاز سے لڑ رہا ہو بلے گا۔ جس سے پہلے کا ہوا
پھر لیبارٹری کا راستہ بھی مل جائے گا اس طرح اس کا چھپا
جائے گا۔

مگر دس پندرہ منٹ بعد اس وقت کرنل ہالینڈ کے ہونٹوں
جب ہنری جیمز نے آکر رپورٹ دی کہ پورے جہاز کی تہہ
باوجود نہ ہی وہ پرنس آف ڈھپ نظر آ رہا ہے اور نہ ہی اس
اور لیبارٹری کے راستے کا بھی کوئی پتہ نہیں چلا۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ سب لوگ کہاں غائب ہو گئے
کہ وہ اس جہاز میں ضرور کوئی تہہ خلع ہوں گے اور راستہ
کرنل ہالینڈ نے دکھلائے ہوئے لیجے میں کہا۔

میں تمہیں مزید آدھا گھنٹہ دے سکتا ہوں۔ اپنا اطمینان
اس کے بعد اپنے عبرت ناک حشر کے لئے تیار رہنا۔
کسی ریمینان سے بیٹھا ہوا تھا مسکرتے ہوئے کہا۔

یہ سب کچھ سن کر وہ دو دو بولے۔ اور
باتیں ہو کہ میرے ایک فون پر تمہارا کیا حشر ہو گا؟۔
بار بڑے مطمئن لیجے میں کہا۔ اور کرنل ہالینڈ کا جی چاہ رہا تھا کہ وہ ہونٹوں
لی مار دے۔ یا خود اپنے سر میں گولی مار لے۔ کیوں کہ محنت اُسی سے
تھی۔ اس نے سوچے سمجھے بغیر خوشی میں آکر ظلم ہونٹوں کے
نے منگوالی تھی۔ اور چون کہ ظلم کی یہی کاپی تھی اس لئے ظاہر ہے اب
الاحتمی ثبوت تو ضائع ہو ہی گیا۔

تم مجھ پر عجب مت جھاؤ۔ مجھے معلوم ہے کہ لیبارٹری زیر آب
میں ہے اور اس کا راستہ اسی جہاز سے جاتا ہے۔ میں جہاز اور
یہ کے پرچے اڑا دوں گا۔ کرنل ہالینڈ نے اپنے آپ کو
کرتے ہوئے کہا۔

ہونہ۔ پرچے اڑا دوں گے۔ تم نے مجھے کوئی عام آدمی سمجھ
ہے۔ اس سارے غلطی کا میں نے آئندہ دس برس کے لئے ٹھیکہ لے
لے گا۔

دیا تھا۔ لیکن اس کا اُس فی الحال فکر نہ تھی۔ کیوں کہ مادہ
مرکبی تھی اور اب وہ مزید اس میں سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے

مران تیرتا ہوا جہاز کے عین نیچے پہنچ گیا۔ جہاز کے اوپر جانا فی الحال
تھکا اور اسے ضرورت بھی نہ تھی وہ تو اس خفیہ لیبارٹری کا راز
رکھنا چاہتا تھا۔ — بوم بم کے کہنے کے مطابق زیر آب جزیرہ
لے گا راستہ جہاز میں سے تھا۔ لیکن اس کا ذہن اس بات کو تسلیم
نہیں کرتا۔ کیوں کہ جہاز سے راستے کا مطلب تو یہی ہے کہ جہاز میں سے کوئی
شیء لیبارٹری تک بنائی گئی ہو۔ — لیکن اگر یہ سرنگ بنائی جاتی تو
ٹگاؤڑ کو یقیناً اب تک اس سرنگ کا علم ہو جاتا۔ اور پھر جہاز
تھا۔ وہ سمندر میں فکس نہیں کیا گیا تھا اس لئے جہاز سے سرنگ
ملاقات ہی ہو سکتی تھی۔ — اس لئے اس نے یہی اندازہ لگایا تھا کہ بونو
بھی ہو گا کہ وہ اس جہاز سے علحدہ از علحدہ جزیرے تک پہنچ سکے۔

نے غوطہ خور سی کا لباس پہنا اور پھر وہ غوطہ لگنے کے لئے
شکیل اور جویا نے ہمراہ آنے کے لئے کہا۔ لیکن عمران
نہ دیا۔

تم لوگ یہیں رہو۔ مجھے ضرورت محسوس ہوئی تو میں ڈرائیو

جزیرے کے قریب جوتا لیا چلا گیا۔ اور پھر اس کے قریب پہنچ کر
 جزیرے کے گرد گھومتا چلا گیا۔ لیکن جزیرے کی ٹھوس چٹانیں چاروں
 طرف بالکل سپاٹ تھیں کہیں بھی کوئی رخسہ نظر نہ آ رہا تھا۔ وہ کافی
 دیر اور دھر گھومتا رہا۔ لیکن اسے جزیرے کے اندر جانے کا کوئی
 نہ ملا تو وہ جزیرے کے اوپر والی سطح پر جو سمندر کی سطح سے ذرا نیچے تھا
 ہوا کر اس کرتا چلا گیا۔ لیکن یہاں بھی سپاٹ زمین کے سوا اور کچھ نہ
 تھا۔ جب کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آئی تو اسے اچانک خیال آیا کہ اس
 میں اگر بوتھم کو اٹھا کر لیا جائے تو اس سے آسانی سے راستہ کا پتہ کیا
 جاسکتا ہے نہ صرف پتہ کیا جاسکتا ہے بلکہ اس سے ان حفاظتی انتظامات کا
 پتہ کیا جاسکتا ہے۔ جو وہاں داخلے کی رکاوٹ کے لئے قائم
 کئے گئے ہوں گے۔ لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ جہاز پر کوئٹ گارڈز دا
 وجود تھے اور کوئٹ گارڈز کی موجودگی میں وہ جہاز میں داخل نہ ہو س
 سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے سوچ کر یہی پروگرام بنایا کہ فی الحال مادام

دیکھتے ہیں اس سے پہلے کہ اسے ایک بڑا بڑا جہاز کی
 خدشہ تھا وہ ختم ہو گیا۔ مائیک بٹن کسی مخصوص فریکوئنسی کا نہ تھا اور
 پر بھی اس کی کیمج کی ہوئی گفتگو سنائی جاسکتی تھی۔ چنانچہ مائیک بٹن
 دوبارہ جہاز کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اور پھر اس نے جہاز
 پر اسے احتیاط سے چسپاں کیا اور پھر اسے آن کر نے کے بعد
 واپس اپنی لابیج کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کیوں کہ اس کے پاس
 کلائی کی گھڑی کی صورت میں تھا اور غوطہ خوری کا لباس پہننے کی
 وہ پانی کے اندر اس ٹرانسمیٹر کو استعمال نہ کر سکتا تھا۔
 بعد وہ لابیج پر پہنچ گیا۔
 کیا ہوا عمران صاحب؟ صفدر نے اشتیاق
 میں پوچھا۔
 لڑکائی لڑکی۔ کچھ نہ کچھ تو ضرور ہی ہو گا۔
 غوطہ خوری کا لباس اتار تے ہوئے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

سکتے۔ تمہیں پہلے یہ سٹرٹیکٹ دینا ہو گا کہ تم نے ملا جواز چھوڑ
اور یہاں سے تمہیں کچھ موصول نہیں ہوا ہے۔ جو تم کی چیختی
سنائی دی ۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ میں سرٹیفکیٹ بھی دے دوں گا۔
 ہے کہ ہم آپس میں صلح کر لیں۔۔۔ کرنل ہالینڈ کے لیے
 پریشانی نمایاں تھی۔ دو شاید دس کروڑ ڈالر ہر جانے کی بات
 خوف زدہ ہو گیا تھا۔ کیوں کہ ظاہر ہے بوقتہم کی حیثیت ایسی تھی
 کافیصلہ یقیناً اس کے حق میں ہو جانا تھا۔۔۔ اور ایجنسی کا بورڈ
 کرنل ہالینڈ کا عبرت ناک حشر کر دے گا۔

”صلح — کیسی صلح — تم نے میری بے عزتی کی۔ مجھے بلا مار دینے کا حکم دیا۔ اور میں صلح کر لوں۔ میں تمہیں بتاؤں گا کہ بوجہ ہے اور کیا حیثیت رکھتا ہے۔“ — بوجہ تم نے پہلے سے زیادہ

اب وہ آسانی سے ان آوازوں کو سن سکتے تھے مختلف لوگوں
 آوازیں پس منظر میں سنائی دے رہی تھیں جب کہ ایک آواز
 ی تھی۔

دلو کرنل بلینڈ۔ اب تمہارے پاس چھاپے کا کیا جواز ہے۔
سب سے ناک حشر کے لئے تیار ہو جاؤ۔۔۔ بونٹم کی آواز میں
نہ دونوں کیفیات شامل تھیں۔

محمد سے یہ فہم ہوتا ہے کہ ان کے لئے یہ ہے :

ی طاقت سے وہ ظم ضائع کر دی۔ اب وہ بری طرح پھس گیا تھا۔ اسی
 دن کو خیال آیا کہ یہ موقع اچھا ہے اگر کرنل ہالینڈ اس کا ساتھ دے تو وہ
 یہی طور پر اس لیبارٹری کو تلاش کرے گا۔ اور کرنل ہالینڈ چوں کہ
 یہی طرح پھنسا ہوا ہے۔ اس لئے وہ ڈوبے کو تنگے کے سہارے کے
 ق اس پر اعتماد کرنے پر مجبور ہو گا۔

صفد — لایچ کو جلدی سے جہاز کی طرف لے چلو — جلدی
 — عمران نے تیز لہجے میں صفد سے مطالب ہو کر کہا۔

اور صفد تیزی سے لایچ کے انجن کی طرف دوڑتا چلا گیا اور پھر لایچ
 بھٹکا کھا کر آگے بڑھی اور تیز رفتاری سے جہاز کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

کرنل ۛ ہالینڈ نے حتی الوسع کوشش کی کہ کسی طرح اس لمحے
 سے نکل جائے اور جو قلم کو صلح پر آمادہ کرے لیکن جو قلم کسی طور پر
 ہر ما تھل۔ اور اب وہ گورنر کو ٹیلی فون کرنے لگا تھا۔ اور کرنل ہال
 یوم تھا کہ گورنر یا اس کے کسی نمائندے کی آمد کے بعد اُسے لازماً
 ہی پڑے گا۔ اس لئے محوڑی سی کش مکش کے بعد وہ سرٹیفیکٹ

میری بابت علم ہو گیا۔ اس نے مجھے اغوا کر لیا۔ لیکن میں ان کے
 ہی اور ان کے پیشہ در قاتلوں کا خاتمہ کر کے نکل آنے میں کامیاب
 — وہاں میں نے نمبر تھری سے یہ ضرور اگلوایا کہ ان کی ایکس
 وائی کی لیبارٹری ہے۔ اور چیف باس کی آواز بھی ٹرانسمیٹر پر
 — اور ٹرانسمیٹر کی آواز سے یہ بھی مجھے پتہ چل گیا کہ ٹوپاز کا ہیڈ کوارٹر
 — کے اندر ہے یا ساحل کے قریب ہے — کیوں کہ رابطہ قائم
 سے پہلے سمندر کی لہروں کی مخصوص آواز ٹرانسمیٹر پر سنائی دی تھی۔
 میں نے اپنے ایک دوست اور یہاں کے بڑے غنڈے ٹونی سے
 — ٹونی مادام بریڈی کو جانتا تھا اور اُسے یہ بھی علم تھا
 بریڈی اور ٹوپاز کے چیف باس کے درمیان تعلقات ہیں۔ چنانچہ
 چیف باس کو ٹریس کرنے کے لئے ایک پلاننگ بنائی اور میں
 — شیا کا مشہور سمگلر بن گیا — پرنس آف ڈھمپ —
 نے آخر کی کہ میں — ایکس وائی کا کھربوں ڈالر کا سودا کرنا

قاتل بلاک ہو گئے تو انہوں نے مادام بریڈی کو یہ مشق سونپا کہ وہ
 کرے اور اغوا کر کے لائے — میرا دوسرا نام پرنس آف
 بھی انہوں نے مادام بریڈی کو بتا دیا۔ مادام بریڈی کو ٹونی بھی
 تھا کہ پرنس آف ڈھمپ اس سے ملنا چاہتا ہے —
 گئی کہ جس پرنس آف ڈھمپ کو ٹوپاز تلاش کر رہی ہے وہ
 چاہتا ہے تو وہ مجھ سے ہڈل میں ملی اور مجھے ساتیوں سمیت
 گئی — میرے دوسرے ساتھی ہمارا بیچا کرتے ہوئے
 آئے۔ اور وہاں انہوں نے ایک لاپخ حاصل کر لی۔ یہاں
 ایسا تھا جو دنیا کے کسی کیمیکلز سے نہ مل سکتا تھا۔ اور
 آف ڈھمپ کے باقاعدہ کاغذات بھی تیار کر رکھے تھے۔ چنانچہ
 چکر میں آگئے اور انہوں نے مجھے پرنس آف ڈھمپ تسلیم
 اور مادام بریڈی کا کام ہو کر ملی گئی میں نے چیف باس کو بڑے
 چکر دیا تو یہ مجھے لیبارٹری دکھانے پر آمادہ ہو گیا۔ اور اس نے

اور جس کے گریہ بہار کے پیکر کے ساتھ دیر سے ہوئے
 آگیا۔ جہاں مجھے ایک کرسی پر جکڑ دیا گیا اور مادام پرڈی اپنے
 سمیت وہاں آگئی اور اس نے بتایا کہ میرا میک اپ سادہ پانی
 سکتا ہے۔ اور میں پرنس آف ڈمپ نہیں بلکہ پاکیشیا
 ہوں۔ چنانچہ ٹوپاز نے فوراً میرے قتل کا فیصلہ کر لیا اور تین
 سے چار چار سٹین گن برداروں نے مجھے نشانہ بنالیا۔ لیکن
 شہسائیکوں کو خطرے کا احساس ہو گیا وہ اس کے آدمی کو قتل کر
 عین موقع پر آپہنچے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے بارہ آدمی مارے گئے۔
 پرڈی اور اس کے دو ساتھی مارے گئے اور چیف باس میرے ایک
 نئی کے بازوؤں میں جکڑا گیا۔ وہ اسے قتل اس لئے نہ کرنا
 میں جس کرسی پر جکڑا ہوا تھا وہ سائنس کرسی تھی۔ اور وہ اس کا حل
 ہوتا تھا۔ اس نے ادھر ہی جکڑ دیا اور اسے سرخ بٹن دبانے کے لئے
 سرخ بٹن کے دبے ہی اس کمرے کا فرش غائب ہو گیا۔ اور

پرڈی۔ اور آپ کو خود کشی۔ کہ مجھے اب پر رحم آلیا اور
 گیا۔ اب چکر آپ کی سمجھ میں آیا۔ عمران نے پوری تفصیل
 واقعات بتاتے ہوئے کہا اور کرنل ہالینڈ اور مہتری جیمز اس کی
 سن رہے تھے جیسے بچے کوئی دل چپ کہانی سنتے ہیں۔
 کو تمام تفصیل اس لئے بتانی پرڈی کہ کرنل ہالینڈ کو اس کی
 پوری طرح پتہ چل جائے۔

مجھے معاف کر دو علی عمران۔ واقعی مجھ سے زندگی
 غلطی ہوئی کہ میں نے تمہیں شروع میں کوئی اہمیت نہ دی۔ تم
 عظیم انسان ہو۔ کرنل ہالینڈ نے بڑے معذرت بھر
 کہا۔

چلو شکر ہے آپ نے اب تو اہمیت دی۔ میرے لئے
 ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
 فضول بکواس۔ سب من گھڑت کہانی ہے۔ تم کچھ

ہیں چاہے وہ جی — کار نامہ —

مذ فون تیار ہو گیا۔

رتیار ہو جاؤ چیف باس صاحب — یہاں میرے دوست
کی ترقی کا سوال ہے — عمران نے اس بار بونہم سے
دکر کہا۔

تم مجھ پر تشدد نہیں کر سکتے۔ کوئٹہ گارڈز موجود ہیں
حک میں تشدد جرم ہے — بونہم نے چیختے ہوئے کہا۔
— وہ کیا ہوتا ہے؟ — عمران نے مسکراتے ہوئے
بیب سے ایک چھوٹا سا قلم نما آلہ نکال لیا۔

کرنا چاہتے ہو عمران؟ — کرنل ہالینڈ نے پریشان لہجے میں
اُسے بھی علم تھا کہ اس ملک میں تشدد دسرکاری آدمیوں کے
بڑا جرم ہے۔

کوئی آدمی ساحل پر ہے؟ — عمران نے کرنل سے مخاطب

سکورس — یہاں سے کوئٹہ گارڈز بھر کر اس
کی کار کے بمپر کے نیچے ایک خفیہ ٹین لگا دیا تھا۔ جس کا انہیں علم نہ
آتا اب وہ سمت بتا رہا ہے جہاں اس وقت وہ کار موجود ہے۔
جیسے جیسے آپ آگے بڑھتے جائیں گے۔

سمت بتانا جائے گا۔ اس طرح آپ کار تک پہنچ جائیں گے۔ کار بونہم
کے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہوگی دہان چھاپہ مارا جائے تو دہان سے ٹوٹ
خفیہ کاغذات برآمد ہونگے ہیں — جس میں اس لیبارٹری کے
ہو سکتا ہے اور ٹوپاز کے باقی نمبروں کے نام دیتے بھی۔ اس طرح
سے لیبارٹری تلاش کر سکتے ہیں۔ — عمران نے کہا۔

ہا — ہا — تم اس کار کی بات کر رہے ہو۔
کے استعمال میں تھی۔ وہ کار میں بتا دیتا ہوں کہ کہاں ہے۔
کے مال خانے میں جمع ہے۔ کیوں کہ وہ سڑک پر کھڑی رہ گئی اور
خالی ہو گئی۔ چنانچہ پولیس اُسے مال خانے میں لے گئی۔ لیکن چور
کے

بارا کو اپن بول لایس والی لی اسی ہیسی اور بڑی لیبارٹری تو
 لکھ اس کا راستہ اتنا آسان ہو کہ ہر ایرہ وغیرہ اُسے ڈھونڈ
 — بوتم نے بڑے فخریہ انداز میں قبضہ لگاتے ہوئے کہا۔
 چیف باس ہمیں لیبارٹری میں لے جائے گا اور اس کی سیر
 گانے — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسرے لے
 ریوالور نکال لیا۔

عمران — تم بوتم پر تشدد نہیں کر سکتے۔ چاہے یہ مجرم
 ہو۔ یہ ہمارے ملک میں بہت بڑا جرم ہے۔
 نے پریشان لہجے میں کہا۔

تشدد کب کر رہا ہوں — بوتم کا بال بھی ٹیڑھا نہ ہو گا۔
 ہا اور پھر اس نے ریوالور کا چیمبر کھول کر اس میں سے گولیاں نکالنا
 دیں۔ جب سارا چیمبر خالی ہو گیا تو اس نے چیمبر بند کرتے

سائیڈ میں کھڑا ہو گیا جواب خود بھی حیرت سے آنکھیں پھاڑے یہ عجیب
 غریب تماشہ دیکھ رہا تھا۔

سبو بوتم — یہ ریوالور خالی ہے۔ میں نے اسے تمہارے
 خالی کیا ہے۔ لیکن میں اسے تمہاری کنپٹی کے ساتھ لگا کر صرف دس
 گنوں گا۔ اگر تم نے دس تک لیبارٹری کا راستہ نہ بنایا تو پھر میں
 دوں گا۔ اس کے بعد کیا ہو گا۔ یہ شاید تم کبھی بھی معلوم نہ کر
 ٹریگر دھنسنے کے بعد خالی ریوالور تمہاری روح کو تمہارے جسم سے
 باہر پھینک دے گا۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
 یہ کیا مسخرہ ہے۔ تم سب میرا وقت ضائع کر رہے ہو۔
 شریف کیٹ لکھو اور میرے جہاز سے دفع ہو جاؤ۔ ورنہ میں گورنر
 کرتا ہوں۔ — بوتم نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور
 ہوئے ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ مگر اس سے پہلے کہ
 ہاتھ ٹیلی فون تک پہنچتا، عمران نے ریوالور کا رخ ٹیلی فون کی طرف

بیچا تھا۔ اس نے اس کا ہن دیا تو اس ڈاکل پر وہی نقطہ دوبارہ چمکنے
 وہ تیزی سے مشرق کی طرف دوڑ رہا تھا۔ عمران چند لمحے غور سے
 نظر کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے مسکراتے ہوئے قلم کو آف کر کے دوبارہ جیب

آؤ میرے ساتھ۔ اب میں تمہیں لیبارٹری میں لے چلتا ہوں۔
 بونم کو بھی ساتھ لے لو۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
 یہ میرا پرائیوٹ جزیرہ ہے۔ تم اس کو میری اجازت کے بغیر توڑ پھوڑ
 کر سکتے تے۔ بونم نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔
 توڑ پھوڑ کیسی بھائی بونم۔ میں تو لیبارٹری ڈھونڈ رہا ہوں۔
 نے کہا اور کرنل ہالینڈ کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتے ہوئے تیزی سے
 کے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

لے آؤ۔ اور دیکھو یہ بھاگنے نہ پائے۔ کرنل ہالینڈ

بونم۔ میری بات سنو۔ عمران نے بونم کو با
 ا اور ایک طرف تقریباً گھسیٹا ہوا لپٹنے کے انجن روم کے ساتھ بیٹھ
 کے میں گھستا چلا گیا۔

کیا بات ہے۔ بونم نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔
 سنو بونم۔ میں کرنل ہالینڈ سے اپنی بے عزتی کا بدلہ
 لوں۔ اس نے مجھے مسخرہ کہہ کر دھتکار دیا تھا اور میں نے اپنے طور پر لیو
 پتہ لگنے کے لئے یہ سب چکر کھیلا تھا۔ اور یہ بھی سن لو کہ تم
 ہالینڈ والی فلم تو جلا دی ہے۔ لیکن میرے پاس وہ ٹیپ موجود ہے
 تم نے اپنے آپ کو ٹوپاز کا چیف اور لیبارٹری کے وجود کی تصدیق
 ہے۔ ظاہر ہے تم اپنی آواز سے نہیں کر سکتے۔ اگر میں نے یہ
 سنل ہالینڈ کے حوالے کر دیا تو وہ تمہارے جزیرے کو بموں سے توڑ کر
 ڈھونڈ نکالے گا۔ اور ثبوت موجود ہونے کی وجہ سے کوئی ا

سکے قلم پر داخل دوستی ہو گیا۔ لیکن اس بار نقطہ اس کے
ان میں جل بچ رہا تھا۔ اور پیر قلم میں سے جلکی جلی آواز نہ بکھلنے لگی۔ کرنل ہالینڈ
رہا تھا۔

قلم پہنچا دوں۔ کیا مطلب؟ کرنل ہالینڈ کی آواز میں حیرت
اور اس کے بعد ہونے والی تمام بات چیت بڑے صاف الفاظ میں
متائی دے رہی تھی۔ اور پھر وہ فقرہ بھی آگیا جب بوتم نے بڑے فخر سے
ہاکہ میں ٹوپا زکا چیت ہوں کوئی گھسیارہ تو نہیں ہوں کہ ایکس دانگی اتنی قیمتی
سی لیبارٹری تو بنائوں لیکن اس کا راستہ آسان ہو کہ ہر ایرہ وغیرہ اُسے
ڈھونک لے۔

بوتم کا چہرہ دھواں دھواں ہونے لگا۔ واقعی یہ اس کے خلاف ایک واقعہ
نہ تھا۔ اب اُسے کیا معلوم تھا کہ اس چھوٹے سے قلم میں یہ سسٹم بھی موجود
ہے۔ یہ بات چیت کو اس واضح انداز میں ٹیپ کر سکتا ہے۔ اس نے
برقی سے ہاتھ مار کر قلم کو جیننا چاہا مگر عمران تو کرنل ہالینڈ نہ تھا کہ اطمینان

تھی کہ میں کام کے پیچھے آدمی بنگا مار رہا تھا۔ عمران نے مسکراتے
جواب دیا۔

تم کیا سودا کرنا چاہتے ہو؟ بوتم نے چند لمحے سوچنے کے بعد
دیکھو۔ میں اپنی ناکامی کا اعتراف کر لیتا ہوں۔ تم کرنل ہالینڈ
سٹیفکیٹ کھوا لو۔ بس یہ خیال رہے کہ اس میں ہماری جہیز کا نام نہ آئے
میرا دوست ہے۔ اس کے بعد ہم سب واپس چلے جاتیں گے۔
میں تمہارے جہاز پر آؤں گا۔ اور تمہیں اس ٹیپ کی قیمت دینی ہوگی یا
نارہ۔ بس یہی میرا حاضہ ہو گا۔ اس کے بعد ہم جانوراد کرنل ہالینڈ۔

اس سے دس ارب ڈالر وصول کر دیا میں ارب۔ مجھے کوئی پرواہ نہیں
سنو۔ مجھے ایکس دانگی کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ ہی مجھے
لیبارٹری تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ کام ہماری لائسنس کا نہیں ہے۔
نقد رقم چاہیے نقد۔ ایک لاکھ ڈالر۔ بولو۔ سودا منظر
مادہ میں صورت میں رہے۔ کرنل ہالینڈ کے حوالے کر دوں چکا ہوں

بے گویاں گا کی اسرار کروں گا۔ اور یہ نعم مہارے کو ملے
 گا۔ پھر تم جانو اور کرنل ہالینڈ۔ میرا کام ختم۔ عمران نے
 ری تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

میرے پاس نقد ایک لاکھ ڈالر نہیں ہے۔ البتہ میں بوتم اینڈ کمپنی کا
 لاکھ ڈالر کا چیک تمہیں دے سکتا ہوں۔ بوتم اینڈ کمپنی کی ساکھ
 ہے کہ چیک ہر صورت میں کیش ہوگا۔ بوتم نے کہا۔
 ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم بوتم اینڈ کمپنی کی
 نہیں گرنے دو گے۔ عمران نے رضا مند ہوتے ہوئے کہا۔
 تم نے کوٹ کی آمد و فی جیب میں ہاتھ ڈال کر چیک بک نکالی اور
 نکال کر اس نے تیزی سے اسے پُر کرنا شروع کر دیا۔

چیک سیلف کا کاٹنا۔ میرا نام نہ لکھنا۔ عمران نے کہا اور
 نے سر ہلاتے ہوئے سیلف کا چیک کاٹ کر اس پر اپنے دستخط کئے
 خطا کر کے چیک عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

ہالینڈ اور مہتری جمیز دونوں بڑی بے چینی کے عالم میں کھڑے
 کر رہے تھے۔

”سودی کر تلو۔ میں نے بڑی کوشش کی ہے کہ بغیر
 یہ قابو میں آجائے لیکن یہ شخص کسی طرح بھرے میں ہی نہیں آ
 تم مجھے کسے سے تشدد کی اجازت دے دو تو میں ابھی سب کچھ
 اگلوں گا۔“ عمران نے معذرت بھر سب لہجے میں کہنا
 ساتھ ساتھ مہتری جمیز کا چہرہ بھی تاریک ہوتا چلا گیا۔
 ”مم۔ مم۔ مم۔ مگر تشدد تو جرم ہے۔“ کرنا
 ہوئے کہا۔

پھر مجبوری ہے۔ ہمارے یہاں تو کسی پر فدا سا بھی شک پڑ جلد
 کی کھال ادھیر دیتے ہیں۔ عمران نے بڑا سامنے بٹاتے ہو
 تمہارے ہاں سب کچھ ہو سکتا ہے۔ یہ جہو ہی ملک ہے۔ یہاں
 مرنا آتا۔ کرنا۔ نہ دانتوں سر مونٹا کٹتے ہوئے کہا۔

تہبہاری مرضی بھائی۔۔۔ لوگ تو شیطاؤں سے گلے ملنا فخر سمجھتے ہیں۔
تو بھی نہیں ملاتے:۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

ادھر بوہقم کے اوپر جلنے کے بعد لاپنج تیزی سے جہاز سے دور ہستی

ایسی ذلت آمیز شکست میں نے زندگی میں کبھی نہیں کھائی:۔

نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں بھی ہوئی تھیں اور چہرہ دھواں
سورج ہوتا تھا۔

کیسی شکست کرنل۔۔۔ جہاں عمران ہو وہاں شکست داخل نہیں
:۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس
ب میں ہاتھ ڈال کر ایک کاغذ نکالا اور کرنل کی طرف بڑھا دیا۔

یہ کیسا ہے:۔۔۔ کرنل نے چونکے ہوئے پوچھا۔

تہبہارا جاری کردہ سرٹیفکیٹ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور
نے جھٹ کر دو کاغذ لے لیا اور پھر اُسے پھرتے سے کہہ اٹھا کہ

بالینڈ نے بڑے عقیدت بھرے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے وہ عمران
قدموں میں بھگتا چلا گیا۔

”ارے ارے۔۔۔ ایک تو تہبہارا جسمانی توازن خراب ہے۔ تو
بھگنے کی بڑی جلدی رہتی ہے:۔۔۔ عمران نے گڑبٹا کر اُسے پکڑ کر
ہوئے کہا۔ اور کرنل فرط جوش سے عمران سے لپٹ گیا۔ اس کے چہرے
چمک اُگنی اُتھنی۔

”ارے ارے۔۔۔ میری پسلیاں نہ توڑنا۔ میں بوڑھا آدمی ہوں
تم ماشاء اللہ جوان:۔۔۔ عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں اُس
کو تے ہوئے کہا اور کرنل کے حلق سے بے اختیار قبضہ نکل گیا۔ اس
پکڑا ہوا سرٹیفکیٹ تیزی سے پھاڑا اور اس کے چھوٹے چھوٹے پردے
کے بعد اُسے سمندر میں پھینک دیا۔

مان رطوبت کی وجہ سے گیلا گیلا رہتا تھا۔ بدھتم نے اس جہاز میں خصوصی
 پر اس قسم کے آتش دان مخصوص کمر میں لگوائے ہوئے تھے جو مسلسل
 بجتے تھے۔ اس طرح پورے جہاز کی اندرونی جوا خشک اور گرم رہتی
 تھی۔ اس طرح اگر کبھی کچھ غرے کے لئے ایکس دائی کے تھیلے جہاز میں رکھ
 جاتے تو وہ خشک ہوا کی وجہ سے خراب ہونے سے بچ جاتے تھے۔ یہی
 تھی کہ پہلے کرنل ہالینڈ والی فلم بھی انہی کوٹلوں پر گر کر جلی تھی اور اب قلم
 پورے بھی اس دھکتی ہوئی آگ میں جل کر راکھ ہو گئے تھے۔
 نمبر نو۔ ہمیں اس علی عمران کی اس وقت تک ٹکرائی کرنی چاہیے۔
 ملک یہ ہمارے ملک سے نکل نہیں جاتا۔ ہمیں اس کی حرکتوں سے چوکنا رہنا
 پڑے گا۔ بدھتم نے قلم کے جلنے کے بعد اطمینان کی ایک طویل سانس
 لی۔ اس نے میز پر پڑا ہوا اپنا سامان واپس جیبوں میں منتقل کر
 لیا۔

تمہاری بات درست ہے۔ واقعی ہم اُسے تلاش نہیں کرے
 رہی چیک دالی بات۔ تو میں اُسے روکنے پر تیار نہیں ہوں۔
 میں نے چیک دیا تھا۔ اس وقت میرا ارادہ یہی تھا۔ اور میں اس ارادہ
 عمل بھی کر گزرتا۔ لیکن اگر میرے پاس سٹیک کیٹ ہوتا۔۔۔۔۔
 چیک روکنے کا مطلب ہے کہ عمران کو دوبارہ اپنے پیچھے لگایا جائے
 کسی قیمت پر نہیں چاہتا۔ بدھتم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
 تو پھر ایسا کیا جانے کہ ہم اپنی سرگرمیاں ترک کر کے لیبارٹری
 جائیں اور صرف ایکس دائی کی زیادہ سے زیادہ تیاری پر توجہ دیں
 نمبر فور نے کہا۔
 جب کہ میرا خیال ہے کہ ہم لیبارٹری کی بجائے اپنی اپنی راکٹ
 پر شفٹ ہو جائیں۔ اور جب ہمیں اس بات کا مکمل طور پر اطمینان
 کہ عمران اس ملک سے نکل گیا ہے۔ تب ہم لیبارٹری
 کے۔۔۔۔۔

کے صرف بیرونی دنیا کی نگرانی بھی کر سکتے ہیں۔ بلکہ آنے والے مشکوک
 ختم بھی کر سکتے ہیں۔ — نمبر فور نے مکمل دلائل دیتے ہوئے
 یہ چوں کہ اس کے دلائل میں کافی وزن تھا۔ اس لئے نقوڑی سی بحث کے
 ہم اور نمبر نو بھی اس کی تجویز سے متفق ہو گئے۔

بلکہ ایک بات کا مجھے خیال آ گیا ہے پہلے ہی کرنل ہالینڈ نے ہیلی کا پٹر
 سے ہوا میں رہ کر ہمارے جہاز کے ایک اندرونی کمرے کی فلم بنالی تھی۔
 ایسا نہ ہو کہ اس وقت بھی وہ ہیلی کا پٹر پر جاری نگرانی کر رہے ہوں۔
 یہی ہی ایبارٹرنی میں جائیں وہ اس کے رستے کی بھی فلم بنالیں۔
 اچانک کہا۔

بس باس — آپ نے واقعی اچھی بات سوچی ہے۔ اب جب
 میٹ ہمارے ہاتھوں سے نکل چکا ہے۔ اب ہمیں پوری طرح محتاط
 رہنے — نمبر نو اور فور نے اثبات میں سر ملاتے ہوئے کہا۔
 مرد — میں اس کا کام اچھی کرتا ہوں۔ — تو تم نے کچھ لمحہ

جواب ملا اور بوتھم مسکرا کر خاموش ہو گیا۔ چند لمحوں بعد
 سنائی دی اور پھر ایک بھاری آواز سنائی دی۔

”یس مسٹر بوتھم — لینڈلر سپیکنگ — فرماتے
 بولنے والے کا لہجہ خاصا بادقار تھا۔ وہ ایئر فورس راڈار
 ”مسٹر لینڈلر — آپ سے آج ایک کام آپڑا ہے۔
 کہ آپ نے پرائم مسٹر یاؤس میں کہا تھا کہ کبھی آپ کے لائق کو
 بلا تکلف بتا دیجئے گا۔ — بوتھم نے سنجیدہ لہجے میں
 ”مجھے اچھی طرح یاد ہے مسٹر بوتھم — اور آپ جیسے
 کام کر کے مجھے بے حد خوشی ہوگی — دوسری طرف
 نے جواب دیا۔

”آپ کی ترقی کا کوئی مسئلہ انجمن میں پڑا ہوا ہے۔ کیوں
 بوتھم نے کہا۔

”جی ہاں۔ — میں اس کا کام اچھی کرتا ہوں۔ — تو تم نے کچھ لمحہ

جواب دیا۔

”آپ کا راڈ ار کتنی بلند می تک چیک کر لیتا ہے : — بوتھم
لمحہ خاموشی سمجھنے کے بعد پوچھا۔

”میں نے فلائنگ چیک کر لیا ہے — آپ بے فکر رہیں۔ اور پہلی کاپی
ایک طرف رہا۔ خلائی سیارہ تک ہم راڈ پر چیک کر لیتے ہیں
پر نہ ہنستے ہوئے جواب دیا۔

”ادہ — پھر ٹھیک ہے — اطلاع غلط ہوگی۔ شکریہ —
ہی ایئر مارشل سے مل کر آپ کی ترقی کی بات کروں گا — شکریہ :
میں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”بے حد شکریہ — میں ہمیشہ آپ کا ممنون رہوں گا :
لرنے کہا۔

”اور کے — گڈ بائی : — بوتھم نے کہا اور سیور رکھ دیا۔
”جلوہ خدشہ تو ختم ہوا۔ اب ہم اطمینان سے لہار تری میں داخل ہو

”اب میں دیکھوں گا اس بوتھم کے بچے کو کہ یہ مجھ سے
کر نکلتا ہے — کرنل ہالینڈ نے سرٹیفکیٹ پھاڑ کر
پھینکے ہوئے کہا۔

”فی الحال تو مسئلہ ہے بوتھم کا — اور آپ بوتھم کا
کمزور ہو کر رہے ہیں۔ وہ تو شہر رکب سے شہر

جیب میں ڈال رہا تھا۔ اس سے وہ بن دہاں سے آگیا۔
 جگہ چپکا کر گھڑی کو جیب سے نکال کر کان سے لگا لیتا۔ گھڑی
 تھی اس لئے اُسے اس کے یانی میں خراب ہونے کا خدشہ نہ نہ
 بٹن کو مختلف جگہوں پر چپکا چپکا کر وہ دوسری طرف سے آنے
 کر رہا تھا۔ اور پھر ایک جگہ جیسے ہی اس نے مائیک بٹن چپکا یا۔
 بوتھم کی آواز سنائی دی۔ اور عمران مطمئن ہو کر واپس
 چند لمحوں بعد وہ دوبارہ لاپنج پر پہنچ چکا تھا۔
 کیا ہوا:۔ کرنل ہالینڈ نے اس کی لاپنج پر آتے
 پہنچے میں کہا۔
 فی الحال تو ہسپتال میں داخل کر آیا ہوں۔ اب
 ہے کہ لڑکی۔ عمران نے بڑے مطمئن پہنچے میں جواب
 چند لمحے تو حیرت سے عمران کو دیکھتے رہے۔ ان کی سمجھ میں شاید
 نہ آیا تھا مگر دوسرے لمحے وہ بے اختیار ہنس پڑے۔

پتہ چل جائے۔ کرنل ہالینڈ نے سوچتے ہوئے کہا۔
 ارے نہیں۔ اب بوتھم اتنی آسانی سے پھنسنے والا نہیں ہے۔ وہ
 ملی کا پتہ کو چیک کرے گا۔ آپ لاپنج جہاز کی دوسری طرف لے چلیں
 میرے ساتھی موجود ہیں۔ وہاں جا کر کوئی پروگرام بناتے ہیں
 لے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔
 اور پھر کرنل ہالینڈ کے کہنے پر لاپنج کا رخ دوسری طرف کر دیا گیا۔ اور
 وہ بعد لاپنج صفد وغیرہ کی لاپنج کے قریب پہنچ گئی۔ اور پھر
 کرنل ہالینڈ اور ہنری جیمز صفد کی لاپنج پر شفٹ ہو گئے اور عمران کے
 کوکسٹ گارڈز کی لاپنج کو واپس بھیج دیا گیا۔
 آپ لوگ یہاں کچھ دیر آرام کریں۔ میں ذرا سنہرے کا ایک پکر
 س:۔ عمران نے لاپنج پر پہنچتے ہی کہا اور غوطہ خوری کا لباس
 شروع کر دیا۔

— عمران سے ملا اس وقت رو کا جب گھڑی میں سے
باتنی بلند ہو چکی تھیں کہ وہ سب اطمینان سے اپنی اپنی جگہ پر
تھے۔

— یہ تو بونتم کی آواز ہے: — کرنل ہالینڈ نے چونکتے

آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ مادام بریڈی نے
میں نے کئی کئی چنڈے میں لگا کر میرے ساتھیوں کی باتیں سن لی
اسے معلوم ہوا تھا کہ میں علی عمران ہوں اور میرا میک اپ
ماف ہو سکتا ہے — عمران نے کرنل سے کہا۔

— سن کر — صفدر نے چونکتے ہوئے کہا۔

— آپ لوگ بھی تو یہ سمجھتے ہیں کہ باتیں بھی ضرور کرنی ہیں اور
جن سے دشمنوں کو فائدہ پہنچے۔ اس لئے تو کہتا ہوں میری
یکھو — لیکن اب اس کا کیا حائے کہ تم عقلمند بننے

پرفٹ کیا اور جب بونتم کی آواز سنائی دی تو میں واپس آ
کمال ہے — مجھے تو اس میں کا خیال تک نہ رہا
رکھنا — کرنل ہالینڈ نے کہا اور عمران اس کی بات
بجائے ٹرانسمیٹر گھر میں سے نکلنے والی باتیں سناتا رہا۔
— ادہ — واقعی — ادہ — وہ شیطان۔

ہے۔ یقیناً اس نے وہ سرٹیفکیٹ اڑا لیا ہے —
میں نے اندر کی جیب میں ڈال لیا جوتا: — بونتم کی آواز
عمران اپنی شان میں تعصیہ سن کر بے اختیار مسکرا دیا۔ کرنل
کے لبوں پر بھی مسکراہٹ تیرنے لگی۔

اور پھر قلم ٹوٹنے کی رپورٹ سننے ہی عمران چونک پڑا۔
— ادہ — پنج گئے یہ لوگ — ورنہ یہی قلم ان کی

میں نے یہ قلم اسی مقصد کے لئے دیا تھا — عمران

میں سے محاط ہو کر لہا۔ اور ان دونوں نے یہ سنتے ہی بغیر غوطہ خوری
 میں چلا آئیں لگا دیں۔ اور پھر پانچ منٹ بعد ہی وہ دونوں افراد
 گھسیٹے ہوئے لاپنج پر لے آئے۔ وہ دونوں افراد جہاز کے
 دروازے میں تھے۔ ایسی مددی جو واٹر پروف کپڑے کی بنی ہوئی
 اور ظاہر ہے پانی میں زیادہ دیر رہنے کی وجہ سے بے ہوش

یاں اتار کر پس لور اور لن کامیک اپ کر کے جہاز پر پہنچ جاؤ۔
 صرف یہ چیک کرنا ہے کہ اگر بوتھم اور اس کے یہ دونوں ساتھی
 تھے ہیں تو کون کسے کمرے میں داخل ہوتے ہیں۔ اور اگر
 ہیکنگ بھی کر لینا۔ بوتھم کی پہچان یہ ہے کہ اس کے سر کے بال
 اور داڑھی کالی ہے۔ لڑائی میں سب سے زیادہ دھم دھماکا
 دے گا۔ عمران نے انہیں ہدایات دیں اور وہ دونوں
 فح کے کمرے میں چلے گئے۔

کے بعد لیبارٹری میں جانے کے لئے تھے۔ عمران بھی چونک کر کھڑے
 اب مسئلہ صرف اتنا تھا کہ کیا صفدر احمد کیپٹن شکیل بروقت جہاز پر پہنچ
 یا نہیں۔

عمران نے پھرتی سے ونڈ بن دیا کہ اسے تیزی سے دائیں طرف گھما کر
 جھکے سے کھینچ لیا۔ اور گھڑی کے ڈائل کے نچلے حصے میں ایک نقطہ تیز
 چلنے بجھنے لگا۔

صفدر بول رہا ہوں اور: — دوسرے لمحے صفدر کی آواز
 دی۔

بوتھم اور اس کے ساتھی لیبارٹری میں جانے کے لئے اٹھ کھڑے
 ہیں۔ تم کہاں ہو اور: — عمران نے کہا۔

ہم جہاز پر پہنچ چکے ہیں۔ آپ بے فکر ہیں۔ اور
 نظر آگیا۔ اور اینڈ آل: — صفدر نے تیز لہجے میں کہا اور رابطہ
 ہوا۔ نا موشس ہو گا۔ تقریباً دس منٹ بعد صفدر کی آواز دوبارہ

تھاکر آپ کا تعلق : — بوڑھے نے گھبرائے ہوئے لہجے میں یہ ایک خفیہ مشن ہے۔ تم ابھی گھاٹ پر جاؤ۔ جب ہم مناسب لاپنچ تمہیں مل جائے گی اور سنو — کسی کو اس کا ذکر نہیں باقی عمر جیل میں گزرے گی — کرنل ہالینڈ نے حکمانہ لہجے میں جی — جی — بے فکر رہیں جناب : — بوڑھے نے پھر تیزی سے لاپنچ سے اتر کر گھاٹ کی طرف دوڑنا چلا گیا۔ میں نے اس سے اسے بھگا دیا ہے کہ نیچے کمرے میں وہ دوڑے ہیں : — کرنل ہالینڈ نے بوڑھے کے جانے کے بعد ٹھیک بے اچھا کیا۔ اب آپ جس قدر جلد ہو سکے کریں : — مہرا نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کرنل ہالینڈ اٹھا کر لاپنچ سے اتر کر گھاٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران نے کہا اور ونڈ بین کو دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔
اب کرنل بلاؤ کو سٹ گاؤڈز کو — اور اب مزہ آئے گا چھاپے کا :
ن نے کرنل بالینڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔
کو سٹ گاؤڈز کو — مگر پھر کہیں سرٹیفکیٹ نہ لکھنا پڑ جائے :
نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔
تو کیا ہوا — سرٹیفکیٹ پھر تمہارے پاس ہو گا۔ اب تم ایسا کرو کہ
کے گورنر کو بھی کالی کر لو۔ جس کا رعب بوجھم دے رہا تھا۔ اور پولیس کو بھی
دو ہی طرح تیار ہی سے چھاپہ مارنا چاہیے : — عمران نے مسکراتے
کہا۔
ٹھیک ہے — مجھے تم پر اب مکمل اعتماد ہے۔ مگر گورنر اور کو سٹ
ز کے انتظامات کے لئے ہمیں گھاٹ پر جانا ہو گا : — کرنل بالینڈ

کسی ہی رہے گی۔ بعد ہی انعام ملنا پڑا جیسے — اور سحر — انکار
 دنہ — عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

..... — مہزی کی آنکھیں میٹھی ہوئی تھیں — ایک لاکھ
 وہ تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔ یہ تو اس کی پانچ سال کی تنخواہ سے بھی
 رقم تھی اور پھر اکٹھی۔

مگر چھوڑو — جلدی کرو — چھاپے کے بعد شاید بوتمم اینڈ کمپنی
 سرمایہ حکومت منجمد کر دے تو یہ چیک بھی بے کار ہو جائے گا۔ مجھے معلوم
 ان بنک چوبیس گھنٹے کام کرتے ہیں۔ اور تم کسی بھی پانچ میں اسے جمع
 منٹوں میں اس کی رقم اپنے اکاؤنٹ میں منتقل کر آ سکتے ہو۔ جلدی
 سے پہلے کہ کرنل واپس آئے تمہیں فارغ ہو کر آ جانا چاہیے۔

کہا اور پھر چیک زبردستی اس کی جیب میں ڈال کر اسے دھکیل کر لاپنج
 اتار دیا۔ — اور مہزی حیز ایک لمحے کے لئے ٹھٹھک کر پھر یوں
 طرف جاکا جیسے اسے خطرہ ہو کہ عمران کہیں چیک واپس نہ مانگ لے۔

چیکنگ کے تمام انتظامات مکمل ہو گئے۔ — بوتمم نے نمبر
 رے میں داخل ہوتے دیکھ کر کہا۔

ایس باس — میں نے مکمل انتظام کر لیا ہے۔ اب جزیہ رے
 اور مچیلیوں کی کار گزاریاں بھی سباری نظروں میں رہیں گی۔ اور نمبر فوراً
 کر مشنری کا جائزہ لینے میں معروف ہے تاکہ مال کی رقم کھٹ تیار

وہ کوئی نمبر کوئی کار کوئی کوچیاں کرنا چاہتا تھا۔ پھر وہ تمام لوگوں کو بلاتا رہا۔ اور بڑے فخر سے انداز میں اس قیمتی لیبارٹری کو دیکھتا رہا۔ بار بار اس بات کا خیال آ رہا تھا کہ اگر یہ لیبارٹری ایکبسی کے ہتھے چڑھ جائے تو کتنا نقصان ہوگا۔ مالی طور پر ٹوپا زبیا ہو جاتی اور ظاہر ہے اس سادہ بوتلم اینڈ کمپنی بھی ختم۔ اور وہ اپنے سب ساتھیوں سمیت میں۔ اور پھر جل سے موت کی کوٹھڑیوں میں۔ کیوں کہ اس ملک میں خلیات کی سمجھنا اور تیاری دونوں جرائم کی سزا موت تھی۔ آدھے گھنٹے تک لیبارٹری میں گھومنے پھرنے کے بعد وہ مطمئن ہو کر واپس اپنے کمرے میں پہنچا جی تھا کہ اچانک کمرہ تیز میٹی کی آواز سے گونج اٹھا۔ اس نے چونک کر میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بیٹن آن کر دیا۔ میٹی کی ٹرانسمیٹر سے نکل رہی تھی۔

جیلو ہیلو۔ چیف باکس۔ ریڈی بول رہا ہوں۔ دوسری طرف سے جہاز کے انچارج ریڈی کی گھبراہٹ ہوئی آواز سنائی دی۔ کوئی نہ کوئی کھوا انہیں مل گیا ہوگا۔ اسی بنا پر وہ واپس آئے ہیں۔ جیلو ہیلو بھی ان کے ہمراہ ہوگا۔ نمبر فور نے کہا۔ تو اس بار پھر لیبارٹری شدہ خط سے اسے بکر مارا۔

اس لئے وہ خاصی تیز رفتاری سے بھاگا جا رہا تھا۔ اور پھر چند لمحوں کے کمرے میں داخل ہو کر نمبر ٹو اور نمبر فور کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ آخر کو سٹ گارڈز کو دوبارہ چھان کی کیا ضرورت پیش آگئی؟ نمبر ٹو نے تشویش زدہ لہجے سے مخاطب ہو کر کہا۔

کوئی نہ کوئی کھوا انہیں مل گیا ہوگا۔ اسی بنا پر وہ واپس آئے ہیں۔ جیلو ہیلو بھی ان کے ہمراہ ہوگا۔ نمبر فور نے کہا۔ تو اس بار پھر لیبارٹری شدہ خط سے اسے بکر مارا۔

اس لئے وہ خاصی تیز رفتاری سے بھاگا جا رہا تھا۔ اور پھر چند لمحوں کے کمرے میں داخل ہو کر نمبر ٹو اور نمبر فور کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ آخر کو سٹ گارڈز کو دوبارہ چھان کی کیا ضرورت پیش آگئی؟ نمبر ٹو نے تشویش زدہ لہجے سے مخاطب ہو کر کہا۔

آدمی اُسے تلاش نہ کر سکتا تھا۔

نمبر فور کے جلنے کے بعد نمبر ٹو نے ایک ٹن آن کیا اور مشین
سکرین پر جہاز کا کلوز اپ سیٹ کرنے لگا۔ تاکہ یہیں بیٹھے بیٹھے
والی گفتگو بھی سن سکے اور انہیں دیکھ بھی سکے۔ اب وہ مسئلہ
کیوں کہ اُسے معلوم تھا کہ اگر کرنل بالینڈ جرمیہ میں آ بھی جائے
اُسے لیبارٹری کا نام و نشان بھی نہیں مل سکتا۔

”مگر تم جانتے ہو کہ لیبارٹری کو غائب کرنے اور سٹور کو ادا پر لے
میں خاصی مقدار میں پٹرول خرچ آجاتا ہے۔ کیوں کہ اس کی مشینری بیس
گیسلنوں کے حساب سے چلتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہمارا خدشہ غلط
ہو اور ہم ہزاروں ڈالر کا پٹرول بھی خرچ کر بیٹھیں اور بعد میں حقیقت با
بھی ناراض ہو جاتے۔“ نمبر فور نے عجیبی تائید ہوئے کہا۔

”تم جانتے ہو نمبر فور۔“ کہ لیبارٹری کی مشینری اربوں ڈالر کی
کی ہے اور اس وقت ایکس ڈائی کی تیار شدہ جو مقدار لیبارٹری
موجود ہے اس کی مالیت کروڑوں ڈالر تک پہنچ جاتی ہے اور پھر خاص
بھی لاکھوں ڈالر کا موجود ہے۔ ان سب کے مقابلے میں ہزاروں
ڈالر کے پٹرول کی کیا اہمیت ہے اور پھر نپدرہ بیس منٹ تو لیبارٹری
غائب ہونے میں بھی لگ جاتے ہیں۔ اب اگر ہم نے اسے فوری طور
غائب کرنا چاہا تو یہ غائب نہ ہوگی۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ ا

کی تیز رفتار لالچوں نے جہاز کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اور چاروں طرف سے پہلے کرنل ہالینڈ کے حکم پر کوسٹ گارڈز کے سپاہی جہاز پر چڑھ گئے۔ اور انہوں نے ہر طرف مورچے لگائے۔ جب کوسٹ گارڈز کے اہلکار ج نے آکر قبضہ کی رپورٹ دی تو کرنل ہالینڈ - گورنر شرمین جہاز پر چڑھتے چلے گئے۔ ہندی جمیز جو کرنل کے آنے سے پہلے ہی چکا کما اور اپنے آکاؤنٹ میں بیٹ کر آکر واپس لاپنج پر پہنچ چکا تھا۔ بعد جہاز پر آیا اور ساتھ ہی جولیا - جوزف اور جولنا بھی جہاز پر چڑھ کر رہ گئے۔ میں جہاز کا اہلکار ج ریڈی ہوں۔ اور میرے ہم سفر شخص نے آگے بڑھ کر مودبانہ لہجے میں کہا۔

میں سارا کسٹمی کا گورنر شرمین ہوں۔ اور یہ ناکہ کنگ ایجنسی میں ہیں۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ جو قہم اینڈ کمپنی کا یہ جہاز منشیات کی سمگلنگ کا ٹھکانہ ہے۔ گورنر شرمین نے بڑے باوقار لہجے میں کہا کہ منشیات کی سمگلنگ سے ہمارا کیا تعلق۔ ہمارا کام تو مجرموں کو

راک سٹی کا گورنر شرمین کرنل ہالینڈ کے زبردست دباؤ کے پر آنے کے لئے تیار ہو گیا۔ لیکن اس نے کرنل کو علی الاطلاق ہٹا کر اگر یہ چاہے ناکام رہا تو وہ کرنل ہالینڈ کے خلاف خود مقدمہ چلائے۔ ہالینڈ نے جب عامی بھر لی تو وہ ساتھ آنے کے لئے تیار ہو گیا۔ ویسے

ہوئے تھے۔

ان ساکھ رہے : — عمران نے ان کے قریب ہوتے ہوئے
بیان لہجے میں پوچھا۔

راہداری کا آخری کمرہ — صفد نے آہستہ سے جواب دیا اور
ملا جا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

انہیں ہال میں آئے ہوئے دس منٹ ہی ہوئے تھے کہ بوتم حجرے
ہوا۔

د — گورنر شریں — آج آپ کیسے ادھر آ چکے :
بڑے بے شکسانہ لہجے میں گورنر سے مخاطب ہو کر کہا۔

ہالینڈ نے اصرار کیا ہے کہ میں ان کے ساتھ چلوں۔ یہاں لگاتے
کا تعلق منشیات کی سمگلنگ میں ملوث تنظیم ٹوپانہ سے ہے۔ اور آپ
س وائی کی تیاری کے لئے کوئی خفیہ لیبارٹری بنا رکھی ہے — ویسے
میں یہ بھی متفقہ کر دیا۔ سرکار اسانہ سے کہہ کر آگے

یہ تو کوئی طریقہ نہیں کہ خواہ مخواہ معزز شہریوں کو تنگ کیا جائے
گورنر شریں نے تیز لہجے میں کہا۔ وہ چوں کہ بوتم حجرے کا ذاتی دوست
وہ تو ہر قیمت پر یہی چاہتا تھا کہ مچاپہ ناکام ہو۔
"کرنل ہالینڈ نے میرے پیروں پر گر کر معافی مانگی تھی۔ اس
سے معاف کر دیا تھا۔ لیکن اس بار ایسا نہیں ہوگا۔ اسے
سزا جگتنا ہوگی : — بوتم نے جواب دیا اور عمران اس
کے بے اختیار مسکرا دیا۔

"پلوٹیک ہے — انہیں اپنا فرض پورا کر لینے دیجئے
مجھے دکھائیے — کہاں ہے لیبارٹری یا ایکس وائی کی کھیم
گورنر شریں نے کرنل ہالینڈ سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموشی کو
"بوتم سے کہیے کہ وہ ہمیں زیر آب جزیرے میں لے چلے
سامنے آجائے گی : — اچانک عمران بول پڑا۔
"آپ اس کے منہ پر کڑی نظر رکھیں۔ کرنل ہالینڈ کو

نے بالکل درست سوچا ہے۔ اگر آپ کسی کی ذاتی ملکیت میں اس کی
راغلت کرنا چاہتے ہیں تو پہلے آپ کو عدالت سے وارنٹ حاصل
کرنے کا جواب دیا۔

یہ تو ان کی ذاتی ملکیت ہے۔ پھر آپ یہاں کیوں آگئے ہیں؟
جگہ کہتے ہوئے کہا۔

کھلے سمندر میں کھڑا ہے۔ اس لئے یہاں ہم آسکتے ہیں۔
لہجے میں کہا۔

جس جزیرے کا راستہ اسی جہاز سے ہی جاتا ہو تو کیا آپ جزیرے
آگے تھے۔ عمران نے کہا۔

ثابت کر دیں کہ اسی جہاز سے جزیرے کو راستہ جاتا ہے تو
یہ میں نے پہلے کے لئے تیار ہوں۔ گورنر کی بجائے
چیلنج کرتے ہوئے جواب دیا۔

اور کرنل ہالینڈ کے چہرے پر زردی سی دوڑتی چلی گئی۔
"یہ کیا مذاق ہے کرنل۔ جلدی کرو۔۔۔ میرا وقت
ہے۔۔۔ گورنر نے تلخ لہجے میں کہا۔

"آپ کا وقت قیمتی ہے تو اس کی کلیئرنس سیل لگا دیں
گما۔ اور ویسے بھی آج کل کلیئرنس سیل کا بڑا رواج ہے۔

جو چیز نہ کہتی ہو۔ اس کی کلیئرنس سیل نکال دیتی قیمت دس روپے
اور پھر اسے کاٹ کر نیچے دس روپے کم کر کے اصل قیمت مکہ

معصوم گاہکوں نے سمجھا نہ سبھی دس روپے رعایت پر چیز مل رہی ہے
خیال ہے گورنر خرمین۔۔۔ عمران کی باتوں کا چرخہ چل رہا
"یہ کیا بکواس ہے کیا آپ پاگل ہیں۔۔۔ گورنر کا

غصیلا تھا۔
"دو باتیں اکٹھی کیسے ہو سکتی ہیں گورنر صاحب۔۔۔

کہہ سکتے ہیں کہ اس کا تعلق ہے کہ باتوں کے لئے اس

ساتھ جیسے خاص طور پر رکھا گیا موجب کہ دوسرے ڈبے یوں ہی
 رہے پر پھینک دیئے گئے تھے۔ عمران نے قریب جا کر جب ڈبے
 کو وہ چونک پڑا۔ یہ ڈبے کڑی کے بنے ہوئے تھے۔ اور
 رہنے کے ساتھ نصب تھے۔

نے سجاد کے لئے بنوائے ہیں۔ آپ کو کوئی اعتراض؟
 توں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

نہیں۔ ہم بھلا کون ہیں اعتراض کرنے والے۔ آپ
 باز سجاد کے لئے بنوایا ہے۔ عمران نے مسکراتے
 لیکن اس کی تیز نظریں بڑی باریک بینی سے ڈبل کے ارد گرد کی
 نگاہ لینے میں مصروف تھیں اور پھر اسے ایک ڈبہ کچھ اپنی جگہ سے
 ہٹا کر دیکھا۔ دہاں سفید سی لکیر نظر آرہی تھی۔ عمران آگے بڑھا
 ڈبے کو کچھ کرادھا اور دھڑلانا شروع کر دیا۔ لیکن ڈبہ مضبوطی سے
 بٹھا۔ اچانک عمران نے ڈلے کو اپنے طرف کھینچ کر جھوٹا دیا اور

سرگوشی کی اور بوتلم کے چہرے پر المینان کے آثار ابھرنے چلے گئے۔
 نے اپنے بازو چھڑا لئے ادا اب وہ مطمئن کھڑا تھا۔

یہ تو عجیب و غریب قسم کی آبدوز ہے؟۔ گورنر نے
 کہا جہاں ایک چھوٹی سی کیپسول بنا آبدوز کھڑی صاف نظر آرہی تھی
 ہاں۔ یہ آبدوز ہے۔ میں اسے اپنے جزیرے میں
 استعمال کرتا ہوں۔ اور اس کا میرے پاس باقاعدہ لائسنس موجود
 بوتلم نے مطمئن ہوجے میں کہا۔

اس آبدوز کو اس طرح خفیہ جگہ پر دیکھ کر اب مجھے بھی یقین
 کوئل ہالینڈ کی بات سچ ثابت ہو سکتی ہے۔ اس لئے میں
 کہ ہمیں تم اپنے جزیرے کے اندر لے چلو۔ گورنر نے
 لہجے میں کہا۔

آپ اگر کہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آ
 لکھتے ہیں کہ ملاوہ نہ نہ دو آدمی۔ کیوں کہ اس آبدوز میں چار آدمی

اس خلا میں داخل ہوتی گئی۔ — اب عمران اس آبدوز کی وجہ سے سمجھ گیا
 ہے میں داخلے کا سسٹم ایسا رکھا گیا تھا کہ اسی آبدوز کے ذریعے ہی
 ہوا جاسکتا تھا۔ کیوں کہ جب تک آبدوز اس چٹان کے قریب نہ پہنچتی
 بلکہ سے حرکت نہ کر سکتی تھی۔ — چٹان کے متنے سے جو غلا پیدا ہوا
 پانی موجود تھا۔ آبدوز اس پانی میں تیرتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ اور پھر
 رک گئی اس کے بعد وہ جگہ خود بخود ادھر پر اٹھتی چلی گئی۔ — عمران غور سے
 یہ سب کچھ آبدوز کے اندر سے مختلف ٹین دبائے سے وقوع پذیر ہو

نمبر ٹونے سکریں پر دیکھتے ہوئے جب محسوس کر لیا کہ
 اس آبدوز کو ڈھونڈھ نہ سکے گا تو اس نے فوراً ریڈی کو ٹرانسمیٹر کال
 بتایا کہ وہ فوراً بوقلم کو پیغام پہنچا دے کہ وہ بے خاک گورنر اد کرنل ہالینڈ
 جزیرے میں آجائے۔ — اس نے یار ٹری کو غائب کر دیا ہوا ہے

رے ساتھی میں جو جزیرے میں رکھی ہوئی مچھلیوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں :
 زبر لٹا اور خور کا تعارف گورنر سے کراتے ہوئے کہا اور گورنر نے سر ہلا
 کے بعد بو تم نے انہیں پورے جزیرے میں گھمایا ۔ وہاں ہر
 ر کے ڈھیر موجود تھے اور لیبارٹری کہیں نظر نہ آ رہی تھی ۔ کرنل ہالینڈ
 پر شدید مایوسی کے آثار رفتہ رفتہ نمایاں ہوتے جا رہے تھے ۔ جب
 ر سے سب جگہوں کو دیکھ رہا تھا ۔ بظاہر تو کوئی مشکوک چیز نظر
 لیکن عمران جانتا تھا کہ کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی گڑبڑ ضرور موجود ہے ۔
 نے ریڈی کو بو تم سے سرگوشی کرتے دیکھ لیا تھا اور اس سرگوشی کے
 نہ صرف مطمئن ہو گیا تھا ۔ بلکہ وہ انہیں جزیرے پر لے جانے
 تیار ہو گیا تھا جب کہ پہلے اس نے بھاگنے کی کوشش کی تھی ۔
 زیرہ گھومنے کے بعد وہ دوبارہ درمیان میں آکر رک گئے ۔
 نے دیکھ لیا کرنل ۔ کہ یہاں کوئی لیبارٹری نہیں ہے اور نہ ہی

گورنر صاحب بالکل درست کہہ رہے ہیں کرنل ۔
 لیبارٹری نہیں ہے ۔ عمران نے جواب دیا اور کرنل کو یوں
 سے اس کا دل دھڑکنا ہی بند کر گیا ہو ۔ آخری امید عمران تھا مگر
 نایب کر رہا تھا ۔
 چلو علیس : گورنر نے مڑتے ہوئے کہا ۔
 جناب قبل بو تم صاحب ۔ یہ فرمائیے ۔ یہاں
 کے لئے آپ نے کوئی جزیرہ نکالا ہے ۔ اچانک
 سے مخاطب ہو کر کہا ۔ اور گورنر فاس مڑتے مڑتے رک گیا ۔
 بجلی جزیرہ : بو تم نے چونکتے ہوئے کہا ۔
 ہاں ۔ یہاں مجھے بہ طرف بلب لگے ہوئے نظر آ
 ہے یہ زیبائش کے لئے تو نہیں ہوں گے ۔ لیکن جزیرہ مجھے
 آتا : عمران نے مڑے سجدہ لئے من کہا ۔

اور اگر میں یہاں جزیہ دیکھا دوں تب نہ — عمران نے کہا۔

”میں کہہ رہا ہوں یہاں جزیہ موجود نہیں ہے۔“ خواہ مخواہ تم جھک مارے ہو۔ — بوتم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”آدمیرے ساتھ — میں جادو بھی جانتا ہوں۔“ ابھی جزیہ

د جا رہی تھی۔ عمران نے کہا اور تیزی سے ایک جیب کی طرف بڑھتا

بلا گیا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک سک نکالا اور پھر جیب اتار کر اس نے

کے جیب کے پیارنگ سپاٹ پر دیکھ کر جیب دوبارہ ہولڈر میں لگایا۔ اور

ایک طرف لگا ہوا بٹن دبایا۔ بٹن دبتے ہی ان کے پیروں کے نیچے سر کی تیز

راڈ سنائی دی۔ اور پھر ان سے تھوڑی سی دور پھیلیوں کے ڈھیر والی جگہ تیزی سے

گھومتی چلی گئی۔ ڈھیر دیواروں میں غائب ہو گیا۔ اسی آہستہ آہستہ لیبارٹری

پر ابھرتی چلی آئی۔ وہ مشین جس نے لیبارٹری کو نیچے چھپا رکھا تھا۔ اس کا

دناڑ لگایا تھا۔ نتیجہ یہ کہ وہ بند ہو گئی اور جب کہ دوسری مشین جو لیبارٹری کو

رہے آہستہ آہستہ چلتی رہی۔ اور اس کا دناڑ ابھی آواز

وں میں — اور رے اچیں چارے ہوتے ہیں۔

”مجبوری ہے۔“ اتنی قیمتی لیبارٹری کے مقابلے میں تمہارا

سنا ہے۔ بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ — بوتم نے

نئے جواب دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ گورنر کو کہتا بوتم نے اشارہ

اور فوراً بیک وقت اپنے اپنے ریوالوروں کے ٹریگر دبا دیئے۔

گولیوں کے دھماکوں کے ساتھ ہی دو چھین بلند ہوئیں اور گورنر اور

مختے ہوئے زمین پر گرے اور تر پھٹنے لگے۔ لیکن عمران چل کر

ی چو کنا تھا اس لئے اس نے بوتم کا اشارہ جوتے ہی چھلانگ

اس سے پہلے کہ گولی اس کے جسم کو چھوتی وہ اچھلا اور قلاباز سی

اس کے سر سے ہو کر اس کی پشت پر بیچ گیا۔ اس نے بوتم

زدوں میں جکڑنا چاہا لیکن بوتم اس کی توقع سے کہیں زیادہ پھرتلا

نے انتہائی تیزی سے اپنے جسم کو سمیٹا اور پھر اس کی لات بجلی کی

سے گھومتی ہوئی عمران کی پسلیوں پر پڑی۔ اور عمران لڑک

اس زادی سے بونتم سے نکرایا تھا کہ بونتم اپنے بونتم سے نکرایا تھا۔
 وہ دونوں ہی گر پڑے۔ اس بار پھر ان کے ہاتھوں سے ریلو اور دور
 تھے۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں سنبھل کر ریلو اور اٹھ
 نے ایک ریلو اور کی طرف چلا نکلتے لگائی۔ اور پھر اس کا ہاتھ ریلو اور
 میں کامیاب ہو گیا۔ یہ ریلو اور بونتم کے ہاتھ سے نکلا تھا۔ اور
 کہ عمران سنبھل کر وار کرتا۔ نمبر ٹو چلا نکلتے لگا کہ اپنا ریلو اور اٹھ لینے
 ہو گیا۔ ریلو اور اٹھتے ہی وہ تیزی سے مڑا اور جیسی لمحے عمران۔
 دیا اور نمبر ٹو کے ہاتھ سے ریلو اور اٹھ کر دور جا گیا۔

بھاگو۔ آبدوز کی طرف۔ اچانک بونتم نے
 بونتم اور نمبر ٹو تیزی سے بھاگتے ہوئے ایک کمرے میں گھستے
 نے ان کی ٹانگوں پر فائر کرنا چاہا لیکن ریلو اور سے صرف ٹھس
 ہوئی وہ خالی ہو چکا تھا۔ اور اتنے وقفے میں نمبر ٹو اور بونتم

سراں اب بونتم سے کا بونتم سے نکرایا تھا۔
 بدلی اور جیسے ہی بونتم اس کے جسم کے اوپر آیا۔ عمران
 بازوؤں اور پیروں کی مدد سے بونتم کو اٹھا کر ان دونوں پر دے مایا
 اور ہاتھ میں سنبھلتے اس انتظار میں کھڑے تھے۔ کہ جیسے ہی بونتم
 سے علیحدہ ہو وہ اُسے گولی مار دیں۔ بونتم چون کہ اچانک ان
 سے نکرایا تھا اس لئے بونتم کے ساتھ ساتھ وہ دونوں بھی زمین پر
 اور ریلو اور ان کے ہاتھوں سے نکلتے چلے گئے۔ عمران انکے پیچھے
 ہی کسی گیند کی طرح فضا میں اچھلا اور۔ ان تینوں پر جا گیا
 وقت وہ تینوں ہی لٹھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس لئے عمران کے
 سے وہ دوبارہ نیچے گرے۔ لیکن اس بار نمبر ٹو جس جگہ گرا
 سے اس کا ہاتھ ریلو اور تک پہنچ گیا تھا۔ اس نے پھرتی سے ریلو اور اٹھ
 میں پڑے پڑے ہاتھ موڑ کر فائر کر دیا۔ گو اس نے جلدی میں
 کے ساتھ ساتھ ان کے ساتھ ساتھ ان کے ساتھ ساتھ ان کے ساتھ ساتھ

زیر سے ملے بولے۔ اور وہ ان کا مقبویہ بھی سمجھ گیا۔
 آبدوز کے بغیر باہر نہیں جایا جاسکتا۔ اس لئے ظاہر ہے عمران اندر
 اس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر سر جلتے گئے۔ عمران نے اٹھ کر
 پہلے اپنے زخمی بازو کا جائزہ لیا۔ جس میں سے خون مسلسل
 عمران نے محسوس کیا کہ گول بازو کے اندر چلنے کے قریب ہی
 — اور جب تک یہ باہر نہ نکلے گی خون بہنا بند نہ ہوگا۔
 نے دانتوں پر دانت مضبوطی سے جلتے ہوئے اپنے زخمی بازو کو
 سے پکڑا اور پھر دوسرے ہاتھ کا انگوٹھا زخم کے اندر محسوس ہونے
 سائڈ میں ایک مخصوص زاویے سے رکھا۔ اور پھر اس نے پورا
 دھتے کو اپنے ہی بازو میں ایک جھکے سے گاڑ دیا۔ اور پہلے ہی جھکے
 کر زخم سے باہر آگئی۔ لیکن اس بار تکلیف اتنی شدید ہوئی کہ
 سکا۔ اور لہر کر زمین پر گر پڑا اور اس کی آنکھوں کے سامنے
 نقل طور پر پھیلتا چلا گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

جو قہم نے عمران کے ہاتھ میں ریو الو را اور نمبر ٹو
 ریو الو را نکلتے دیکھ کر اضطرابی طور پر بھاگنے کا فیصلہ کیا۔
 لڑائی ہو رہی تھی وہ جگہ اس کمرے سے نزدیک تھی۔ جہاں آبد
 اس لئے جو قہم کے چہینے پر وہ دونوں بھاگتے ہوئے اس کمرے
 اور دوسرے ملے وہ نہ صرف آبدوز میں بیٹھ چکے تھے بلکہ آبد

آدمے میں بے ہوشے ایک دروازے کی طرف بڑھایا۔ جو ہم
 بھیچے تھا اور پھر وہ دونوں بڑی احتیاط سے برآمدے سے نکل کر
 — وہ بڑے چوکے انماذ میں اِدھر اُدھر دیکھ رہے تھے اور
 وہ اچانک چونک پڑے۔ انہوں نے آج وہ دُعا لے کرے سے
 ملتے دیکھا۔ وہ ڈھیلے قدموں سے باہر نکل رہا تھا۔ اور پھر
 عزم نے پھرتی سے شیخ گن کارخ عمران کی طرف کیا اور ڈیگر دیا
 ش کی تیز آواز سے میدان گونج اٹھا اور عمران اچھل کر نیچے گرا اور
 لڑھکتا ہوا ایک ستون کی آڑ میں جاگرا۔ وہ چند لمحے
 تار اور یوں تڑپتا رہا جیسے مچھلی پانی کے بغیر تڑپتی ہے۔ اور
 ماقہ پر سیدے ہوتے چلے گئے۔

یہ ختم ہو گیا۔ — ہم بچ گئے۔ — جو عزم نے
 ہوا۔ اور پھر بے تحاشا عمران کی طرف دوڑ پڑا۔
 سے بالکل — ہو سکتے — ڈرامہ موڈ — منہ ٹو

بھی اثبات میں سر ملادیا۔ اس کے چہرے پر المینان کے
 اور وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھے اور اسی لمحے انہیں کمر
 سے کسی کے کر لہنے کی آواز سنائی دی۔ وہ دونوں اچھل پڑے
 "شاید کوئل یا گورنر میں سے کوئی زندہ ہے۔" — منہ
 پھر وہ عمران کی لاش کو پھلانگتے ہوئے تیزی سے کمرے کی
 چلے گئے۔

البتہ ایک رسک لیا جاسکتا تھا۔۔۔۔۔ اور کوئیاں ان کے برون
پھر شاید وہ پنج نکلے کیوں کہ اس طرح بارود کا نہ ہر مزید نہ پھیلتا۔ او
دینے سے خون بھی بند کیا جاسکتا تھا۔ لیکن ان کی حالت ایسی تھی کہ
وہ ان بھی مر سکتے تھے۔۔۔۔۔ اور یہاں ایسی کوئی صورت نہ تھی کہ
ساتھ مٹکو کو زائد خون بھی دیا جاسکتا تھا۔ بہر حال اس نے رسک لیا
لیا کیوں کہ ایک فی صد چانس ان کے بچنے کا تھا جب کہ دوسری
بھی تو وہ زیادہ سے زیادہ آدھا گھنٹہ اور زندہ رہ سکتے تھے۔
تیزی سے افسردہ فی حبیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک باریک سا خنجر با
التناق تھا کہ بسے دیوالور اپنے ہمراہ لے آنے کا خیال نہ رہا تھا ورنہ
کو اس طرح زندہ بچ کر نہ جانے دیتا۔۔۔۔۔ اس نے خنجر نکالا اور
ان دونوں کی قمیضیں پھاڑ ڈالیں اور ان سے پٹیاں بنالیں۔ اور
نے گورز کے زخم کو خنجر سے کاٹنا شروع کر دیا۔ اس کا ہاتھ بڑ
کہ اسے جو کچھ طرز پر رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ خنجر کو اس طرح

تھوڑی سی دیر بے ہوش رہا۔ کیوں کہ یہ اچانک ہونے
 وجہ سے عارضی جھکاؤ اور پھر اس کی انگلیں کھلتی چلی گئیں۔
 اپنی قوت ارادی کو بروئے کار لانے میں لگے۔ اس کے بعد
 سے اندھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے دیکھا کہ اب بازو سے خون

طور پر ان کے بچنے کی آخری کوشش بھی کر لی۔ اور کرنل ہالینڈ کی پٹی
 نے خنجر کو کپڑے سے صاف کر کے جیب میں ڈالا۔ ادب ان دونوں
 نے پلا دیا جاتا تو شاید یہ بیچ نکلتے۔ لیکن وہاں پانی کہیں نہ
 ملا اور باہر کی طرف مڑا تاکہ کہیں سے پانی ڈھونڈ لائے۔ کمرے
 تھے ہی اچانک اس کی نظریں سامنے دوسرے کنارے پر کھڑے
 دو نمبر ٹوپر پرٹیں جو ہاتھوں میں شیٹیں گھسیٹ رہے تھے عمران
 کی فرصت نہ ملی اور بوتھم نے ڈرگد بادیہا۔ عمران اتنے فاصلے
 کی اچھلی کی حرکت دیکھ چکا تھا۔ اس لئے وہ بجلی کی سی تیزی سے نیچے
 ملتا ہوا تھوڑی دیر ایک ستون کی آویں ہوا۔ لیکن یہاں بھی وہ
 کی زد سے باہر نہ تھا۔ اور پہلی گولیاں ٹھیک اس جگہ
 ان ایک لمحہ پہلے عمران موجود تھا۔ اس لئے عمران نے بڑی طرح
 شروع کر دیئے۔ وہ انہیں اپنے مرنے کا بھرپور تاثر دینا چاہتا

بے حس و حرکت ہونے کی وجہ سے وہ دھولہ کھاجیں سے اٹھ
 تھی کہ وہ یہ نہ سوچیں گے کہ پہلے زخم کے علاوہ عمران کے تہ
 کوئی زخم نہیں پیرہ مر کیسے گیا۔ وہ انسانی نفسیات کو
 تھا کہ آدمی ایسے موقعوں پر سامنے کی چیز کو نظر انداز کر دیتا ہے
 یہی تھا کہ وہ جیسے ہی اس پر غصے گئے۔ وہ اچھل کر ان دونوں پر
 گھم۔ ایک ہی اسی موقع پر اندر کمرے سے کسی کے کمرے
 دی۔ شاید خون رک جانے کی وجہ سے کوئی جوش میں آگیا تھا
 کی آواز سننے ہی وہ دونوں بڑی طرح چمکے اور پیر دونوں
 کو پھلانگتے ہوئے اندر کمرے کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ جب
 کمرے میں گئے عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اور پیر وہ بھی
 ان کے پیچھے بڑھتا گیا۔ وہ دونوں چوں کہ عمران کی موت کی طرف
 ہو چکے تھے۔ اس لئے وہ اپنی پشت کی طرف سے بالکل ہی غلام

اور پھر بوجھ چنیا ہوا سی لینڈ کی طرح اچھل کر کمرے کی دیوار
 — اور اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شین گن اچھل کر ایک
 عمران اُسے اچھلتے ہی تیزی سے اس کے ہاتھ سے نکلی ہوئی
 جیٹا اداس سے پہلے کہ بوجھ دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرنے
 ان شین گن سنبھال چکا تھا۔ اور پھر اس نے ٹرگر دبا دیا۔
 بڑا ہٹ کی آواز گونج اٹھی۔ لیکن گولیاں بوجھ کے جسم
 ش سے ٹکرائیں۔

ہمارے جسم میں بھی گھس سکتی ہیں۔ اس لئے ہاتھ اٹھا کر کھڑے
 عمران نے غراتے ہوئے کہا۔
 مگر تم تو مر چکے تھے۔ بوجھ نے لٹختے ہوئے
 بجے میں شدید حیرت تھی۔

طرح تو لاکھوں بار مر چکا ہوں۔ مجھے مرنے کی اداکاری پر

اور بوجھ چمچ کر منہ کے بل نیچے جاگرا۔ عمران نے ایک اور
 وہ بے حس و حرکت ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے
 کمر اس کی بغل پکڑی اور طریقہ اطمینان کا سانس لیا کیوں کہ
 بارہی تھی کہ وہ ایک گھنٹے سے پہلے ہوش میں نہیں آ سکا۔

اور عمران اُسے چھوڑ کر شین گن اٹھائے تیزی سے کمرے سے
 پھر تیزی سے بھاگتا ہوا وہ اس طرف بڑھا جہاں ددون نظر آ
 اور پھر برآمدے کے کھلے دروازے میں گھس کر وہ راجا رسی سے
 تک پہنچ گیا۔ — حاصل اُسے فکر تھی کہ وہ جلد از جلد کرنل او
 جزیرے سے باہر لے جائے تاکہ ان کی زندگیاں بچ جائیں۔ آبد
 ہی وہ واپس آیا اور پھر اس نے حتی الوسع پھرتی سے بارہی بارہی
 کرنل ہالینڈ کو اٹھا کر آبد و زمین لاد لے۔ اور پھر بے ہوش
 اس نے آبد و زمین ڈالا۔ کرنل ہالینڈ کی حالت گورنر سے زیادہ بہ

فلسفہ این

مصنف :- منظر کلیم ایم اے

و سارے برادری - دنیا کے خطرناک ترین مجرم - جس کا دعویٰ تھا کہ
مشکل مشن صرف دو روز میں مکمل کر لیتے ہیں۔

و عمر کو سیکرٹ سروس پر سارے برادری کے چلے دوپے خوفناک

چلے۔ عمران کی کار پر ہم پھینکا گیا۔ جہنم پر برسوا گولیوں

دی گئی۔ جولیا پر دن و رات جان لیوا حملہ کیا گیا۔

سے پڑھوئل میں تویر کے پہلو میں خیر ادا دیا گیا۔

و مصنف اور کیپٹن شکیل کو زہریلی سوتیوں کی مدد سے مفلوج کر دیا

ہیوی لوفڈ ٹرک پر سگنٹ ہم کا خطرناک حملہ۔ جس میں عمران

موت کی کش مکش میں مبتلا تھے۔

کے کارکنوں کی گرفتاری کے احکامات جاری کرنے شروع کر دیئے۔
ہنری جیمز - اب مجھے اجازت - میرے ساتھی تو میرے
و کہ گئے ہوں گے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

یہ عمران - اس لئے تمہیں پہلے ہسپتال میرے ساتھ چلنا ہو
مار کو کھک ایجنسی اور کرنل ہالینڈ پر وہ احسانات کئے ہیں جو کبھی فراموش
یا سکتے۔ ہنری جیمز نے بڑے عقیدت بھرے انداز میں اس
تے ہوئے کہا۔

میرے زخم پر پٹی لگ جانے سے سارے احسانات فراموش ہو
عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

نہیں۔ وہ تو نہیں ہو سکتے۔ بہر حال تم زخمی ہو
نے کو کھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

نہیں ہو سکتے تو پھر ٹی بندھوانے کا کیا فائدہ۔ ایسا نہ ہو کہ

بہارِ پیما ہے

کے ایک اور فخر پیش کش

پرس و خیل

— اپنے نام کی طرح عجیب و غریب اور نادر و نادر گار شخصیت
حادثوں میں مراٹھ سے مجھے دو جوتے آگے
بنیاد اور تقاریر کرنی فریدی سے بھی کہیں زیادہ اور
جاری، پیرت سے اور دانشمندی میں کیپٹن پرورد

بلڈ ہاؤس

★ بلڈ ہاؤس — باہان کی ایک ایسی خوفناک تنظیم جس نے پورے
کو اپنی دہشت کے حصار میں لے رکھا تھا۔

★ بلڈ ہاؤس — جس کے مقابلے پر آکر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ
ارکان کو اپنے جہول میں دوڑنے والا خون بھی منجمد ہوتا محسوس ہوا۔
★ راجی شنگ — بلڈ ہاؤس کا چیف — جس نے عمران
سیکرٹ سروس کے ارکان پر اس قدر خوفناک عذاب نازل کیا کہ عمران جہول
پینے پر مجبور ہو گیا۔

★ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان جو بلڈ ہاؤس کا خانہ
کرتے خود اپنی موت کو دعوت دے بیٹھے۔

★ باہان جسے مددگار ملک میں جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ